معلم قرآن

پارہ عم یتساءلون (۳۰)

کے

الفاظ کے معانی، ترجمہ، شان نزول اور مختصر تفسیری نوٹ

جس کو

عالیجناب ڈائرکٹر و سکریٹری صاحب تعلیمات

اور ٹکسٹ بک کمیٹی گورنمنٹ بھوپال

نے

درجات پنجم تا دہم کے لئے مقرر فرمایا

مرتبہ

مظہر احمد ادہمی

اسسٹنٹ ماسٹر الگزنڈرو جہانگیریہ ہائی اسکول بھوپال

طبع ثانی

(گورنمنٹ پریس بھوپال)

ہدیہ فی پارہ ۸ر

مُبسملاً و محمّداً و مُصلّیاً و مُسلّماً

ابتدائے آفرینش سے انبیا علیہم السّلام احکام الٰہی لیکر آئے اور نبی آخرالزماں کی آمد کا مژدہ سنا سنا کر چلے گئے آخر کار خدا کا وعدہ پورا ہوا، اللہ کا آخری نبیؐ خدا کا آخری فرمان لیکر آیا اور مسلمانوں کے ہاتھ میں دیکر فرما دیا کہ " اگر اس کو مضبوط پکڑے رہوگے تو دنیا اور آخرت کی فلاح تمھارے ساتھ ہوگی، اس کو چھوڑ دوگے تو کہیں کے نہ رہوگے"۔

قرآن مجید اللہ کا کلام اور خدا کا آخری فرمان ہے، اس کے حکم اٹل ہیں جو قیامت تک جاری رہیں گے۔ اور زندگی کے جو اصول جو قرآن حکیم نے پیش کئے ہیں وہ دنیوی زندگی اور حیات اُخروی کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہیں قرآن مجید نے انسان کو جہالت کے گھپ اندھیرے سے علم کی روشنی میں پہنچا دیا۔ زندگی کا صحیح معیار قائم کر کے دنیا میں حقیقی امن و سکون پیدا کر دیا۔ شانتی قرآن کی تعلیم سے میسر آسکتی ہے۔ جنھوں نے کلام الٰہی کو اپنا دستور العمل بنایا وہ دُنیا کے وارث و مالک بن گئے۔

عالم کے مسلمانوں کی دنیا و آخرت کی فلاح اور مستقبل کی بہبودی صرف قرآن کے حکموں پر چلنے اور عمل کرنے پر منحصر ہے، اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ایک ایک بچہ کو قرآن شریف کے معنیٰ کا علم ہو، اُس کے مطلب اور مفہوم کو سمجھتا ہو۔ قرآن دنیا کی بھلائی اور آخرت کی فلاح کے خزانوں سے بھرپور ہے۔ انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور اُس کی زندگی کو پُرسکون بنانے کے لئے آیا ہے۔ انسان کو جس جس چیز کی ضرورت ہے یا ہو وہ سب قرآن میں موجود ہیں جب تک مسلمان قرآن شریف پر نہ چلیں گے وہ حقیقی مسلمان نہیں رہ سکتے، اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان بچہ بچہ اسکے معنیٰ سے آشنا ہو۔ یہ بات عام طور سے مشہور ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کا سمجھنا مشکل کام ہے، لیکن جو بات زیادہ مشہور ہوا کرتی ہے اکی صحت اکثر مشتبہ ہوا کرتی ہے۔ اسیطرح سے یہ بات بھی ہے کہ کلام الٰہی سمجھنے کیلئے ایک زبردست علم کی ضرورت ہے اور اگر ترجمہ پڑھنے میں غلطی ہوگی تو گنا ہگار ہوں گے اسلئے نفس عبارت کی تلاوت کافی ہے۔ لیکن یہ خیال حکم الٰہی کے بالکل خلاف ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنیکے لئے آسان کر دیا ہے۔ پس کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے۔ وہ باتیں جو کلام مجید میں بتلائی گئی ہیں ان کا سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ ہاں اُن پر عمل کرنا نفس کو سخت گراں گزرتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنے نفس کو ذرا سی تکلیف دینا گوارا نہیں کرتا۔ نفس کو ہر وہ بات جس سے اُسے پابند اور مقید ہونا پڑے بہت بری معلوم ہوتی ہے مگر یہ خیال کہ قرآن کا سمجھنا فرخاص لوگوں کا کام ہے، درحقیقت ایک قسم کا دھوکا ہے۔ اللہ اور رسول کے کلام کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، نادانوں کو راہ بتلانے، جاہلوں کو سمجھا کر باخبر بنانے، بے علموں کو علم سکھلانے کے لئے آئے تھے۔ چنانچہ سورۂ جمعہ میں ارشاد ہو رہا ہے " وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی باتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے

اور اُن کو کتاب اور دانشمندی سکھلاتا ہے، اور یہ لوگ پہلے سے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ؛

اگر قرآن مجید کی اس آیت کو سُن کر بھی یہ کہا جائے کہ قرآن شریف کو اور رسول اللہ صلعم کی باتوں کو سوائے زبردست عالموں کے اور کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا - اللہ کی نعمت کی بے قدری کرنا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے کلام کو سمجھ کر جاہل عالم ہو جاتے ہیں گمراہ لوگ ٹھیک راستے پر چل کر بزرگ بنجاتے ہیں۔ اس لئے کلام مجید کو سمجھنے کی کوشش کرنا خود کو ذلت کے گڑھے سے نکالنا ہے۔ اور جب تک معنیٰ نہ سمجھیں گے تو عمل کیونکر ہوگا۔ اس لئے دنیوی و اُخروی فلاح کا مدار کلام الٰہی کے عمل پر منحصر ہے اور عمل کا مدار معنیٰ کے سمجھنے پر ہے اس لئے قرآن شریف کے معنیٰ و مطالب کو دل لگا کر سمجھئے - ہاں باریک نکات علماء کے حوالے کر دیجئے -

موجودہ انجیلیں وہ نہیں ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر عبرانی زبان میں روح القدس کے ذریعہ سے نازل کی گئی تھیں۔ تمام عیسائی عالم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ایک بڑی مدت بعد اُن کے معجزوں اور پند و نصائح کو لوگوں نے حواریوں اور اُن کے شاگردوں سے سن سنا کر اپنے طور پر جمع کر لیا ہے -

کلام مجید کی اللہ نے کس خوبی کیساتھ حفاظت فرمائی ہے کہ آجتک ایک حرف کا بھی فرق ہونے نہیں پایا - جا بجا قرآن نے اپنے کلام الٰہی ہونے کا دعویٰ کیا ہے - چنانچہ کلام الٰہی لفظاً اور معناً الحمد سے لیکر والناس تک پورا کا پورا وہی کلام الٰہی ہے جو بذریعہ وحی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ جس کی ترتیب بھی آنحضرتؐ کے مبارک عہد میں ہو چکی تھی، جب کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو حضور اقدس صلعم بذات خود وحی کے لکھنے والے منشیوں سے ارشاد فرما دیتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں موقع پر فلاں آیت کے بعد لکھو - اس طرح پر کلام الٰہی مکمل و مرتب ہو چکا تھا - اس کے سوادات کو البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صاف کرا کر ایک جلد میں اکٹھا کرا دیا -

گو بائبل اصلی صورت پر نہیں ہے، مگر پھر بھی عیسائی اس کی تبلیغ اور تعلیم نہایت محنت اور ذوق و شوق سے کرتے ہیں سیکڑوں عیسائی علماء نے اپنی زندگیاں اسکی تعلیم کے لئے وقف کر دی ہیں - اس کے مقابلہ میں ہماری بےحسی کو دیکھئے - تقریباً نوے فیصدی مسلمان قرآن مجید کے معنیٰ و مطالب سے بالکل بےخبر ہیں پھر بھی اس طرف توجہ نہیں ان ہی حالات نے مجھے طبعاً اس بات پر آمادہ کیا کہ میں پورے کلام مجید کے ایک ایک لفظ کے معنیٰ الگ الگ بتا کر پھر ترجمہ لکھوں اور آخر میں نہایت مختصر مختصر نوٹ دوں تاکہ اُس کے مفہوم کی وضاحت ہو جائے اور کوئی بات سلف صالحین کے خلاف نہ ہو - تیسواں پارہ جو عموماً نماز میں پڑھا جاتا ہے سب سے اول پیش کر رہا ہوں - اگر خدا کی مدد اور بزرگوں کی دعا شامل حال رہی تو بتدریج اور پارے بھی پیش کرتا رہونگا -

احقر نے ترجمہ مرشدی مولائی حضرت مولانا حافظ شاہ **محمد اشرف علی** صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا رکھا ہے اور ذیل کی تفاسیر میری نظر کے سامنے ہیں -

(۱) تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی -

(۲)۔ تفسیر خازن۔

(۳)۔ تفسیر بیان القرآن مولانائے تھانوی مدظلہٗ

(۴)۔ تفسیر حقانی

(۵)۔ اعظم التفاسیر

(۶)۔ ترجمان القرآن، نواب صدیق حسن خاں صاحب۔

(۷)۔ تفسیر فیضی

(۹)۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف

(۱۰)۔ ارض القرآن حصۂ اول و دوم۔ سید سلیمان صاحب ندوی

بعض علمائے خیر نے فرمایا کہ " ترجمہ آیات سے الگ لکھنا خلاف سلف صالحین ہے۔ ترجمہ ہر آیت کے یا تو نیچے لکھو یا اُس کے مقابل کا اس اشاعت میں ہر آیت کا ترجمہ اُس کے سامنے نمبر ڈال کر لکھا گیا ہے اور ہر صورت میں جو جو مضامین آئے ہیں اُن میں بھی حضرت مولانائے تھانوی مدظلہٗ کی تفسیر بیان القرآن کا تتبع کیا گیا ہے۔ نفس مضمون کو مختصر طور سے آیات سے پہلے لکھدیا ہے تاکہ معانی و مطلب کے سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو سکے قدیم اقوام کے جغرافیائی مقام و قوع معلوم کرنے کے لئے آخر میں ایک نقشہ بھی لگا دیا ہے۔ فقط

خادم مولانائے تھانوی احقر العباد

مظہر احمد اوہمی عفی عنہ

اسسٹنٹ ماسٹر

الگزنڈر و جہانگیر ہائی اسکول

بھوپال

بھوپال محلہ فتحگڈھ

۱۴ صفر ۱۳۵۷ھ = ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

۱۔ سورۃ الفاتحۃ

چونکہ یہ سورۃ قرآن شریف میں سب سے پہلے لکھی جاتی ہے۔ نماز کی قراءت بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو فاتحہ کہتے ہیں۔ اس میں یہ تعلیم دی جاری ہے کہ بندے اپنی نماز میں۔ دعا اور مناجات میں اللہ میاں کے اوصاف اس ڈھنگ سے بیان کریں کہ وہ صفتیں جو اللہ پاک کی ذات کے سوا اور کسی میں نہ پائی جا سکیں۔
یہ بڑی خیر و برکت کی سورۃ ہے۔ اس شان کی سورۃ توریت، انجیل، زبور وغیرہ آسمانی کتابوں میں نازل نہیں فرمائی۔ یہ سماتیں آیتیں دنیا والوں کے دھن دولت سو مرتبہ میں کہیں بڑھی چڑھی ہیں ''اللہ میاں خود مسلمانوں کا کام بنانے والے ہیں''
کلام مجید کی تمام سورتوں کے نام اور آیتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد اور تعلیم پر موقوف ہے۔ پہلے پہلے سورتوں کے نام نہیں لکھے گئے تھے۔ حجاج نے اس ضرورت کو پورا کیا۔
سورۃ قرآن شریف کے ایک مستقل ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

سُورَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ سَبْعُ اٰیَاتٍ
۱ بِسْمِ: بِ۔ ساتھ۔ سے / اِسْمِ۔ نام	۹۔ اَلـ رَّحْمٰنِ۔ بڑا مہربان	۲۳۔ صِرَاطَ۔ راہ۔ راستہ
۲۔ اللّٰہِ۔ اللہ۔ خدا۔	۱۰۔ الـ رَّحِیْمِ ② نہایت رحم والا	۲۴۔ اَلَّذِیْنَ۔ وہ لوگ۔ اُن کا۔
۳۔ الـ رَّحْمٰنِ۔ بڑا مہربان	۱۱۔ مٰلِکِ۔ مالک	۲۵۔ اَنْعَمْتَ۔ تونے انعام کیا۔
۴۔ الـ رَّحِیْمِ ○ نہایت رحم والا	۱۲۔ یَوْمِ۔ دن	۲۶ عَلَیْھِمْ: عَلٰی۔ اوپر۔ پر / ھِمْ۔ وہ۔ اُن
۵۔ اَلْحَمْدُ: اَلْ۔ سب تمام / حَمْدُ۔ تعریفیں	۱۳۔ الـ دِّیْنِ ③ جزاء۔ بدلہ	۲۷۔ غَیْرِ۔ سوائے۔ بجز۔
۶ لِلّٰہِ: لِ۔ واسطے لئے / اللّٰہِ۔ اللہ۔ خدا۔	۱۴۔ اِیَّاکَ۔ تیری ہی۔ خاص تیری	۲۸۔ اَلْمَغْضُوْبِ۔ غضب۔ غصہ کیا گیا۔
۷۔ رَبِّ۔ پالنے والا۔ مالک	۱۵۔ نَعْبُدُ۔ ہم عبادت کرتے ہیں۔	۲۹۔ عَلَیْھِمْ۔ اُن پر۔
۸۔ الـ عٰلَمِیْنَ ① تمام۔ عالم۔	۱۶۔ وَ۔ اور	۳۰۔ وَ۔ اور
	۱۷۔ اِیَّاکَ۔ تیری ہی خاص تیری	۳۱۔ لَا۔ نہ۔ نہیں
	۱۸۔ نَسْتَعِیْنُ ④ ہم مدد چاہتے ہیں	۳۲۔ الـ ضَّآلِّیْنَ ع ⑦ راستے سے بھٹکے ہوئے۔
	۱۹۔ اِھْدِ۔ بتلا۔ دکھا۔	۳۳۔ اٰمِیْنَ ○ ہم سے قبول فرما۔
	۲۰۔ نَا۔ ہم کو۔ ہمیں۔ ہم	
	۲۱۔ الـ صِّرَاطَ۔ راستہ	
	۲۲۔ الـ مُسْتَقِیْمَ ⑤ سیدھا۔	

نوٹ۔ عربی زبان میں لفظوں کے اول میں "اَل" آتا ہے جو اُن کے معنوں میں خصوصیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے خاص معنوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ یہ "اَل" اُس لفظ کا جُز و نہیں ہوتا ہے۔ ہم چند سورتوں میں اس کو الگ لکھیں گے تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آسکے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) خُدا کی حمد و ثنا اور بزرگی کا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾	(۱) سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو ہر عالم کا پالنے والا ہے (۲) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (۳) جو جزا کے دن کا مالک ہے۔

(۲) صرف اللہ کی عبادت کا اقرار اور اُسی سے تمام کاموں میں مدد چاہنا۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾	(۴) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کی درخواست کرتے ہیں

(۳) بندے کی خُدا سے دُعاء اور درخواست۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾	(۵) ہم کو سیدھا راستہ بتلا (۶) اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا (۷) نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر غصّہ کیا گیا۔ اور نہ اُن کا جو راستے سے بھٹک گئے۔

ع ۱

نوٹ۔ اس سورۃ کے تین حصّے ہیں۔ انسان پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ پھر بندگی کا اقرار کرکے صرف اسی کی پاک ذات سے تمام دُنیا کے اور آخرت کے کاموں میں مدد چاہتا ہے۔ اس کے بعد سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق کی درخواست کرتا ہے۔ (۲) پھر ایسے بندوں کے قدم بقدم چلنے کی خواہش کرتا ہے۔ جن پر اللہ کا انعام ہوا ہو تاکہ وہ خود بھی مُستحقِ انعام ہو جائے (۳) اور اُن لوگوں کے راستے سے بچنے کی التجا کرتا ہے جن پر خُدا کا غضب نازل ہوا ہو تاکہ وہ خود اللہ میاں کے غصّے سے بچا رہے (۴) پھر ایسے لوگوں کے راستے سے الگ تھلگ رہنے کی درخواست کرتا ہے جو سیدھے راستے سے بھٹک کر غلط راستے پر پڑ گئے تاکہ وہ خود غلط راستے پر کہیں چل کر گمراہ نہ ہو۔

۲۔ سُورۃُ النّاس

۱۱/۷/۶۹

سورۃ ناس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ لبید بن اعصم نے (اپنی بیٹیوں کی مدد سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کی چند روز کے لئے بیماروں کی سی حالت ہو گئی تھی آپ نے دُعا فرمائی تو یہ اور سورۃ فلق نازل ہوئی۔ اس میں چھ اور سورۂ فلق میں پانچ آیتیں ہیں۔ دونوں کا مجموعہ گیارہ ہے وحی کے ذریعہ سے آپ کو جادوگر اور سحر کی جگہ معلوم ہو گئی چنانچہ ذروان نام کے کنوئیں میں سر کے بال اور کنگھی ایک گابھے کے چھلکے میں ایک پتھر کے نیچے دبے ہوئے نکلے۔ ایک تانت کا ٹکڑا بھی تھا۔ جس میں گیارہ گرہ لگی ہوئی تھیں حضرت جبریل علیہ السلام نے ان سورتوں کو پڑھنا شروع کیا۔ ہر آیت پر ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ اس طرح تمام گرہیں کھل گئیں اور آپ بالکل

اچھے ہو گئے (از بخاری و نسائی)

اہل سنت والجماعت کے مذہب میں جادو کا اثر مسلّم ہے اور جادو برحق ہے۔ مگر فرقہ معتزلہ اس کا انکار کرتا ہے

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّه	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِيَ سِتُّ اٰیَاتٍ
۱- قُلْ- تو کہہ	۸- الـ- نَّاسِ ③ لوگ-	۱۴- یُوَسْوِسُ- وسوسہ ڈالتا ہے دل میں بری باتیں ڈالتا ہے-
۲- اَعُوْذُ- میں پناہ لیتا ہوں	۹- مِنْ- سے	۱۵- فِی- میں- درمیان-
۳- بِرَبِّ- بِ- سے- ساتھ رَبِّ- مالک- پالنے والا	۱۰- شَرِّ- برائی- بدی-	۱۶- صُدُوْرِ- صدر- سینے
۴- الـ- نَّاسِ ① لوگ- آدمی	۱۱- الْـ- وَسْوَاسِ وسوسہ ڈالنے والا- برے خیال دل میں پیدا کرنے والا-	۱۷- الـ- نَّاسِ ⑤ انسان- آدمی
۵- مَلِكِ- بادشاہ	۱۲- الْـ- خَنَّاسِ ④ پیچھے ہٹ جانے والا	۱۸- مِنَ- سے
۶- الـ- نَّاسِ ② لوگ	۱۳- الَّذِیْ- وہ- جو کہ-	۱۹- الـ- جِنَّةِ- جنات
۷- اِلٰهِ- معبود-		۲۰- وَ- اور-
		۲۱- الـ- ناس ⑥ انسان- آدمی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) اللہ کی اُن شروں سے پناہ لینا جن سے دین کا نقصان ہو

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③

(۱) آپ کہیئے کہ میں پناہ لیتا ہوں آدمیوں کے پالنے والے کی (۲) آدمیوں کے بادشاہ کی (۳) آدمیوں کے معبود کی۔

(۲) وہ برائیاں جن سے انسان اللہ کی حفاظت میں رہنا چاہتا ہے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

(۴) بہکانے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے (۵) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ (برے برے خیال) ڈالتا ہے (۶) خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ہو۔

نوٹ۔ اس کا ماحصل بندوں کا اللہ کی حفاظت میں رہنا، شیطان کے وسوسوں سے بچنا اور انسان کی برائیوں سے پناہ مانگنا ہے۔ کیونکہ دنیا بھر میں ایک آدمی بھی ایسا نہ ہوگا جو شیطانی وسوسوں سے اور شہوانی خیالوں سے مبرّا ہو۔ ہر ایک کا ایک ساتھی ہوتا ہے جو برے کاموں کو اُس کی نظر میں اچھا کرکے دکھلاتا ہے۔ فریب دینے میں ذرا سی کمی نہیں کرتا۔ دنیا بھر کی خواہشیں دل میں ڈالنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اِس سے وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ اپنی حفاظت میں لے لے۔

اِنسانوں کی مکاری سے اور فریب سے بچالے اور شیطان سے جو دل میں بُرے بُرے خیال پیدا کرکے شک جاتا ہے محفوظ رکھے۔ 16/6/69

۳- سُوْرَۃُ الْفَلَق

اس سورۃ کے نازل ہونے کا سبب بھی وہی لبید بن اعصم کا جادو ہے۔ کنوئیں میں سے تمام چیزوں کے نکالنے والے حضرت علیؓ تھے۔ اس میں دُنیا کی بُرائیوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب طبیعت ناساز ہوتی تھی تو انھیں پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے۔

وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ
۱۸- الـ - نَّفّٰثٰتِ پھونکنے والیاں جادوگرنیاں	۸- خَلَقَ ② پیدا کی گئی۔ مخلوقات	۱- قُلْ۔ تو کہہ۔ آپ کہئے۔
۱۹- فِيْ - میں - درمیان -	۹- وَ - اور	۲- أَعُوْذُ۔ میں پناہ لیتا ہوں
۲۰- الـ - عُقَدِ ④ (عقدہ) گرہیں	۱۰ مِنْ - سے	۳- بِرَبِّ -
۲۱- وَ - اور	۱۱- شَرِّ - برائی - بدی -	بِ - ساتھ - سے -
۲۲- مِنْ - سے	۱۲- غَاسِقٍ - اندھیری (رات کی)	رَبِّ - مالک -
۲۳- شَرِّ - برائی - بدی -	۱۳ إِذَا - جب	۴- الـ - فَلَقِ ① صبح - صبح کی روشنی -
۲۴- حَاسِدٍ - حسد کرنے والا - دوسرے کی نعمت کے مٹ جانیکی آرزو کرنیوالا	۱۴- وَقَبَ ③ پھیل جائے -	۵- مِنْ - سے
۲۵- إِذَا - جب -	۱۵- وَ - اور	۶- شَرِّ - شر - برائی -
۲۶- حَسَدَ ⑤ حسد کرے نعمت کے زوال	۱۶- مِنْ - سے -	۷- مَا - جو چیز
	۱۷- شَرِّ - برائی - بدی -	

۱۹| بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) اللہ کی حفاظت میں آنا اور اس سے پناہ مانگنا

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ①

(۱) آپ (اے محمدؐ) کہیئے کہ "میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں -

۲ وہ برائیاں جن سے دنیا بھر کے نقصان ہوتے ہیں جسم کو اور جان کو دکھ پہنچتا ہے

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ⑤

(۲) تمام مخلوقات کی برائی سے (۳) اندھیری رات کے شر سے جب سمٹ کر آئے (۴) اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کی بدی سے (۵) اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔"

نوٹ۔ وہ ذات جو کہ رات کے گھپ اندھیرے میں سے صبح کو طلوع کرکے روزانہ دنیا میں فرحت اور سرور کا عالم انسان کی نظر کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ وہی اور صرف وہی انسان کو تباہ کرنے والی آفتوں سے پناہ دے سکتی ہے یعنی (۱) کُل مخلوقات کے شر سے (۲) گھپ اندھیرے سے (۳) جادو کی مضرت سے (۴) حسد سے کہ عالم میں اس سے زیادہ سخت اور کوئی بُرائی نہیں ہے۔ سورۃ اسی بات پر ختم ہوتی ہے۔ ۱۹/۶/۶۹

۴۔ سُورۃُ الاخلاص

یہود کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ سے عرض کیا "آپ اپنے خدا کے صفات بیان کیجئے تاکہ آپ پر ایمان لائیں۔ ہماری کتابوں میں اُس کی پوری صفت موجود ہے۔ یہ بتائیے کہ خدا کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے۔ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ اُس سے کون سی چیز ہوئی ہے۔ اُس کو کس کی میراث ملی ہے۔ اُس کی میراث کون لے گا۔ اِس خدائی کارخانہ میں اُس کا وزیر کون ہے اور مشیر کار کون ہے۔ اِس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔

اِس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ اضافیہ (وہ صفتیں جو اُس کی پاک ذات میں موجود ہیں) بیان فرما کر آخر میں صفاتِ سلبیہ (وہ صفتیں جن کا اللہ کی ذات میں پایا جانا ممکن نہیں) بیان کرکے اپنی ذات کی اور صفات کی پوری پوری تشریح کر دی تاکہ خالص توحید ثابت ہو جائے۔

یہ سورۃ انسان کو شرک سے کفر سے بچاتی ہے اور خالص توحید کی تعلیم دے کر آخرت میں دوزخ کے عذاب سے نجات کا سبب ہے۔ اس لئے اس سورۃ کو نجات اور توحید بھی کہتے ہیں۔ ہر چیز کا ایک نور ہے۔ قرآن شریف کا نور یہ سورت ہے۔ قرآن شریف میں تین ۳ ہی قسم کے مضامین ہیں (۱) عقائد (۲) احکام (۳) قصص۔ اس چھوٹی سی سورۃ میں وہ عقائد کی باتیں موجود ہیں جس سے تمام باطل عقیدوں کی تردید ہوتی ہے۔ گو یہ صرف چار ہی آیتیں ہیں مگر

سُورَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَرْبَعُ ۴ اٰیاتٍ
۱۔ قُلْ۔ تو کہہ۔	۷ لَمْ۔ نہیں	۱۳۔ لَمْ۔ نہ۔ نہیں۔
۲۔ ھُوَ۔ وہ	۸ یَلِدْ۔ جنا (اُس کے اسکے اولاد نہیں ہے)	۱۴۔ یَکُنْ۔ ہے
۳۔ اَللّٰہُ۔ خُدا۔	۹۔ وَ۔ اور	۱۵ لَّہٗ۔ — لَ۔ واسطے۔ لئے۔ — ہٗ۔ اُس کے۔ وہ
۴۔ اَحَدٌ ① ایک	۱۰ لَمْ۔ نہیں۔	۱۶۔ کُفُوًا۔ برابر۔ ہمسر۔
۵۔ اَللّٰہُ۔ خُدا۔ اللہ۔	۱۱ یُوْلَدْ ③ جنا گیا (نہ وہ کسی کی اولاد ہے)۔	۱۷۔ اَحَدٌ ④ کوئی۔ ایک۔
۶۔ الصَّمَدُ ② بے نیاز جو کسی کا محتاج نہ ہو۔	۱۲۔ وَ۔ اور	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ کا اپنی ذات میں اور صفات میں اکیلا ہونا

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ (۱) اے محمد آپ (ان لوگوں سے) کہدیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے (وہ اپنی ذات میں یگانہ اور صفتوں میں تنہا ہے عالم کی کل ضروریات اس کے علم اور قدرت میں ہیں۔ اس کے سارے کام اور صفتیں کامل اور پوری پوری ہیں)

(۲) اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝۲ (۲) اللہ بے نیاز ہے (وہ جو چاہے کر ڈالے۔ کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے اس کی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلیں نا امید ہیں)

(۳) کوئی اس کا شریک نہیں ہے

لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۝۳ (۳) اس کے اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے (کیونکہ اولاد باپ کے شریک ہوا کرتی ہے۔ جب شرکت ہوگی تو پھر بے پروائی نہ ہوگی۔ اور یہ نقص کی شان ہے۔ خود اولاد ہونے میں احتیاج کی شان پائی جاتی ہے۔ اس لئے خدا اس سے پاک ہے)

(۴) کوئی اس کا ہمسر اور نظیر نہیں ہے

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ (۴) اور نہ کوئی اس کے برابر ہے (جب وہ ہر چیز کا خالق و مالک ٹھہرا تو پھر مخلوق میں اس کا ہمسر اور نظیر کہاں ہو سکتا ہے)

نوٹ۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں باطل مذاہب والوں کے پانچ فرقے ہیں۔

۱۔ دہریہ۔ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ عالم کا کوئی بھی پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ اسباب کے جمع ہو جانے سے یوں ہی بن گیا ہے۔ اس فرقے کا نام مُعَطِّلَہ ہے۔

(۲) فلاسفہ۔ یہ صانع کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر کوئی صفت اُس کے لئے ثابت نہیں کرتے۔ جو چیزیں عالم میں پائی جاتی ہیں اس کے اسباب مختلف ہیں۔ اللہ کی واحد ذات نہیں ہے۔

۳۔ ثَنَوِیہ۔ اس فرقہ کا خیال ہے کہ عالم کو پیدا کرنے والی ایک ذات نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بہت سے دیوتا اُس کے صانع و خالق ہیں یہ اُن کی مورتیاں بنا بنا کر پوجا کیا کرتے ہیں۔

۴۔ مُشَبِّہ۔ یہ عالم کے پیدا کرنے والے کو مخلوق کی طرح خیال کر کے اُس کے جورو بچے مانتے ہیں۔ جیسے یہودی حضرت عُزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عیسائی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔

۵۔ مجوس۔ یہ عالم کے دو خالق مانتے ہیں ایک کا نام یزداں اور دوسرے کا اہرمن بتاتے ہیں۔ یزدان نیکیوں کا خالق

ہے۔ اور اہرمن برائیوں کا مالک ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی تلاوت کرنے والا جب سچے دل سے لفظ هُوَ کہتا ہے تو مذہبِ معطلہ اور دہریہ سے بیزاری ظاہر کر دیتا ہے (۲) جب اَللّٰه زبان سے نکالتا ہے تو دوسرے فرقے کے عقیدے سے بری ہو جاتا ہے (۳) اَحَدٌ منہ سے نکالتا ہے تو ثنویہ اور بُت پرستوں کی روش سے اپنی براءت اور علیحدگی ظاہر کر دیتا ہے (۴) جہاں اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہا اور وہ مشبہ کے باطل مذہب سے دور ہوا (۵) جس وقت لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ پڑھتا ہے تو یہودیوں کے اور عیسائیوں کے اعتقاد سے بیزاری ظاہر کرتا ہے (۶) اور جہاں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہا اور وہ آتش پرستوں کے معتقدات سے الگ ہوا۔

یہ چار آیتیں مومن کو دنیا بھر کے کُل باطل عقیدوں سے الگ کر کے خالص وحدانیت کی تعلیم دیتی ہیں کہ قابلِ بندگی بس ایک ہی ذات ہے اور وہ اللہ ہے۔ اور اس کا کوئی ساجھی اور شریک نہیں ہے۔

۵- سُوْرَةُ اللَّهَب

(جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ملا کہ "آپ اپنے قریب کے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے" تو آپ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر سب کو آواز دے کر جمع کیا اور فرمایا "اگر میں تم سے ایسی بات کہوں جو سمجھ میں نہ آتی ہو تو تم یقین کرو گے؟ مثلاً میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک فوج نکل کر تم کو غارت کر دے گی تو تم اُس کو تسلیم کرو گے۔ سب نے کہا بے شک ہم تصدیق کریں گے۔ کیونکہ آج تک کسی نے آپ پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم کو ایک سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو آئندہ آنے والا ہے"۔ اس پر ابولہب جو کہ آپ کا چچا تھا بول اُٹھا "تو ہلاک ہو گیا تو نے ہم کو اسی واسطے جمع کیا تھا" اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں بھیجیں۔

یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور احکامِ الٰہی پر عمل نہ کرنا دین و دنیا دونوں کی تباہی کا سبب ہے۔ کیونکہ ابولہب اور اُس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے نہایت ذلت اور کس مپرسی کی موت مرے۔ دھن دولت کچھ بھی کام نہ آیا۔

سُوْرَةُ اللَّهَب مَكِّيَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ خَمْسُ ۵ اٰيَات
۱- تَبَّتْ - ٹوٹ گئے۔	۵- تَبَّ (۱) برباد ہو گیا۔	لَهٗ - اُس - وہ۔
۲- يَدَا (يَدَانِ) دونوں ہاتھ	۶- مَآ - نہیں - نہ	۹- مَالُهٗ
۳- اَبِيْ لَهَبٍ - ابولہب (اس کا	۷- اَغْنٰى - کام آیا۔	مَالُ - دھن - دولت۔
نام عبد العزیٰ تھا)	۸- عَنْهُ	هٗ - اُس کا - وہ
۴- وَّ - اور	عَنْ - سے	۱۰- وَ - اور -

۱۱- مَا - جو کچھ -	۱۶- لَهَبٍ ۝۳ شعلہ	۲۱- فِيْ - میں - درمیان -
۱۲- كَسَبَ ۝۲ اس نے کمایا -	۱۷- وَ - اور	۲۲- جِيْدِ - گردن -
۱۳- سَيَصْلٰى - سَ - عنقریب، يَصْلٰى - وہ داخل ہوگا	۱۸- اِمْرَاَتُهٗ - اِمْرَاَةُ - بیوی (جس کا نام اُمِّ جمیل تھا)، هٗ - اس کی	۲۳- هَا - وہ - عورت - اس کی -
۱۴- نَارًا - آگ	۱۹- حَمَّالَةَ - لاد لاد کر لانے والی -	۲۴- حَبْلٌ - رسّی -
۱۵- ذَاتَ - والی - والا	۲۰- الْ حَطَبِ ۝۴ لکڑیاں	۲۵- مِّنْ - سے
		۲۶- مَّسَدٍ ۝۵ مضبوط بٹی ہوئی - (جمع مساد ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے -

۱- رسول اللہ کی مخالفت سے ابو لہب کی دنیا و آخرت کی ہلاکی

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳

(۱) ابو لہب کے (جس نے آپ کی دعوتِ اسلام پر گستاخی کی تھی) دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے (۲) نہ اُس کا مال کام آیا اور نہ اس کی کمائی (۳) وہ عنقریب شعلہ مارنے والی آگ میں داخل ہوگا -

۲- ابو لہب کی بیوی اُمِّ جمیل کی ہلاکت بوجہ عداوتِ اسلام

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

(۴) اور اُس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد لاد کر لاتی ہے (۵) اس کے گلے میں ایک خوب بٹی ہوئی رسّی ہوگی -

ع ۵

نوٹ - چند روز کے بعد ابو لہب کو افلاس نے آگھیرا - اُس کے بیٹے کو جو شام جا رہا تھا شیر نے چیر ڈالا اور وہ خود عدسہ کی بیماری میں مبتلا ہوا - مرض متعدّی تھا - کوئی پاس تک نہیں جاتا تھا بڑی تکلیف دیکھ کر مرا - چہرہ بگڑ گیا تھا - دیکھنے والوں کو ڈر معلوم ہوتا تھا - کتّے کی طرح بھونک بھونک کر مرا - اُس کی بیوی اُمِّ جمیل لکڑیوں کا گٹھا باہر سے خود لاتی تھی - ایک گٹھا سر پر سے گرا رسّی کا پھندا گلے میں پڑا ہوا تھا وہ ایسا کھنچا کہ تڑپ تڑپ کر بُری طرح سے جان دی - بیٹیا ناس ہو گیا - کوئی نام لیوا بھی نہیں رہا -

ابو لہب کی بربادی یہ بتلاتی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی سخت تباہ کرنے والی ہے - اسلام کے احکام کی پابندی چھوڑ کر نہ دنیا کی فلاح ہو سکتی ہے اور نہ آخرت کی - علمائے حق کی مخالفت جو صحیح طور سے دین کے کام میں لگے ہوں ایسی ہی پریشان کرنے والی ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے برباد کرنے والی -

2/1/4/9

۶- سُوْرَةُ النَّصْر

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تھے کہ یکبارگی فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

خدا کی مدد اور فتح آپہونچی۔ اہل یمن آگئے" اکثر قبائل کو اسلام لانے میں فتح مکہ کا انتظار تھا۔ کہ اگر آپ نے اپنی قوم پر فتح پائی تو آپ سچے رسول ہیں۔ جس سال یہ سورۃ نازل ہوئی لوگوں کے دلوں میں اسلام لانے کا بے حد جوش تھا چاروں طرف سے لوگ آآکر مشرف باسلام ہوئے۔ دو برس پورے نہ ہوئے تھے کہ تمام جزیرہ نما مسلمان ہو گیا۔ ایک آدمی بھی ایسا نہ رہا کہ مشرف باسلام نہ ہوا ہو

اس سورۃ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی اطلاع اور امت کو رخصت کرنے کا حکم ہے جب انبیاء سے وہ کام انجام پاچکتے ہیں جو اُن کی ذات پر موقوف ہوتے ہیں تو اُن کو اس فانی دنیا کو چھوڑ کر عالم ارواح میں داخل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ جب اپنا فرض نبوت پورا فرما چکے تو آپ کو اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی اطلاع دی گئی۔

اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سورۃ فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی ہے اور اس میں سید دوعالم کے انتقال کی خبر دی گئی ہے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
۱۔ إِذَا۔ جب۔	۱۲۔ دِيْنِ۔ دین (اسلام)	كَ۔ تیرا۔
۲۔ جَاءَ۔ آگئی۔	۱۳۔ اللّٰهِ۔ خدا۔ اللہ۔	۱۸۔ وَ۔ اور
۳۔ نَصْرُ۔ مدد۔	۱۴۔ أَفْوَاجًا ② فوج فوج جوق جوق	۱۹ اسْتَغْفِرْهُ
۴۔ اللّٰهِ۔ اللہ۔	۱۵ فَسَبِّحْ۔	اِسْتَغْفِرْ۔ مغفرت چاہیئے۔
۵۔ وَ۔ اور	فَ۔ پس۔ پھر۔	هُ۔ اُس سے
۶۔ ال۔ فَتْحُ ① فتح	سَبِّحْ۔ پاکی بیان کر۔ تسبیح کر۔	۲۰ إِنَّهُ۔
۷۔ وَ۔ اور	۱۶ بِحَمْدِ	إِنَّ۔ بے شک
۸۔ رَأَيْتَ۔ تونے دیکھ لیا۔	بِ۔ ساتھ۔	هُ۔ وہ
۹ ال۔ نَاسَ۔ لوگ	حَمْدِ۔ تعریف۔ ستائش۔ خوبی۔	۲۱۔ كَانَ۔ ہے۔
۱۰۔ يَدْخُلُوْنَ۔ داخل ہوتے ہیں	۱۷ رَبِّكَ	۲۲۔ تَوَّابًا ③ بڑا توبہ قبول کرنیوالا
۱۱۔ فِيْ۔ میں۔ درمیان	رَبِّ۔ پالنے والا۔ رب۔	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○　　اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کی مدد کرنا اور لوگوں کا جوق جوق مسلمان ہونا

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ①　　(اے ہمارے نبی) جب خدا کی مدد (اور مکہ کی فتح) آپہونچے۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲	(۲) اور آپ لوگوں کو دین اسلام میں جوق جوق داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیں

(۲) اللہ کی پاکی بیان کرنے اور گناہوں کو مٹانے کی درخواست کرنے کا حکم

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۗ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳	(۳) تو اپنے رب کی پاکی (تسبیح اور حمد) بیان کیجیے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجیے۔ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

نوٹ۔ جب انسان پر اللہ اپنا فضل فرمائے تو یہ اس کا فرض ہے کہ وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرے۔ اللہ کی تسبیح اور حمد میں مصروف ہو جائے۔

اس سورۃ کی تفسیر سے معلوم ہو رہا ہے کہ عرب کے بڑے بڑے قبائل اپنی خوشی سے اور اپنی دلی خواہش سے اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ کس قدر جھوٹا الزام ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ بلکہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔

۷۔ سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن

قریش کے کافروں کی ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے دیوتاؤں کو برا نہ کہو بلکہ اُن کی اطاعت کرو اللہ کی جناب میں اُن کی سفارش کرو۔ ہم بھی آپ کے معبود کی بزرگی کے قائل ہو کر اُس کی عبادت کرلیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے حکم کا منتظر ہوں کہ وہ کیا حکم دیتا ہے۔ حضرت جبریلؑ یہ سورۃ لے کر آئے

اس سورۃ میں مسلمانوں اور کافروں میں جو زمین آسمان کا فرق ہے اس کو بتلایا گیا ہے۔ اور یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ سب اپنی اپنی بھگتان بھگتیں گے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

۱۔ قُلْ۔ تو کہہ۔ آپ کہہ دیجیے۔
۲۔ يٰٓاَيُّهَا۔ اے۔ (يَا۔ اے / اَيُّهَا۔ اے)
۳۔ الْكٰفِرُوْنَ ۝۱ کافرو
۴۔ لَآ۔ نہیں
۵۔ اَعْبُدُ۔ میں عبادت کرتا ہوں
۶۔ مَا۔ جس کی۔ وہ چیز
۷۔ تَعْبُدُوْنَ ۝۲ تم پوجا کرتے ہو۔
۸۔ وَ۔ اور
۹۔ لَآ۔ نہیں۔ نہ
۱۰۔ اَنْتُمْ۔ تم
۱۱۔ عٰبِدُوْنَ۔ عبادت کرنے والے ہو
۱۲۔ مَآ۔ جس کی۔
۱۳۔ اَعْبُدُ ۝۳ میں عبادت کرتا ہوں
۱۴۔ وَلَآ۔ اور۔ نہ
۱۵۔ اَنَا۔ میں۔
۱۶۔ عَابِدٌ۔ عبادت کرنے والا ہوں
۱۷۔ مَّا۔ جن کی۔ جس کی۔
۱۸۔ عَبَدْتُّمْ ۝۴ تم پوجا پاٹ کرتے ہو۔
۱۹۔ وَ۔ لَآ۔ اور نہیں
۲۰۔ اَنْتُمْ۔ تم
۲۱۔ عٰبِدُوْنَ۔ عبادت کرنے والے ہو۔
۲۲۔ مَآ۔ جس (ذات) کی
۲۳۔ اَعْبُدُ ۝۵ میں عبادت کرتا ہوں
۲۴۔ لَكُمْ۔ (لَ۔ واسطے لئے / كُمْ۔ تمہارا۔ تمہارے۔)
۲۵۔ دِيْنُكُمْ۔ (دِيْنُ۔ بدلہ۔)

کُمْ - تمہارا - تمہارے -	۲۷ لِیَ -	یَ - میرے - میرا -
۲۶ - وَ - اور -	لِ - لئے - واسطے -	۲۸ - دِیْنِ ⑥ بدلہ - جزاء -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) کافروں کی اُمیدوں پر پانی پھیرنا

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ① لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ② وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ③ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ⑤

(۱) آپ (سمجھوتے والوں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (۲) نہ میں پوجا کرتا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہو (۳) نہ تم میرے معبود کی عبادت کرنے والے ہو (۴) اور نہ میں تمہارے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کروں گا (۵) اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کروگے۔

۲ اپنے اپنے عملوں کا اور کاموں کا ہر ایک شخص ذمہ دار ہے

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥

(۶) تم کو تمہارے (کرتوتوں کا) بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔

ع ۶

نوٹ۔ کافر ہمیشہ اس فکر میں لگے رہتے ہیں کہ اسلام کو اپنی چال بازیوں سے مٹا دیں۔ اسلام اللہ واحد کی عبادت کی تعلیم دیتا ہے۔ کفر اللہ کی عبادت سے روکتا ہے۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر مسلموں کی بات پر کان دھرنا ہی نہ چاہیئے۔ ورنہ کافروں کا فریب تباہ کر دے گا۔ کسی بد دین کا کچھ اعتبار نہیں۔

۸۔ سُوْرَةُ الْكَوْثَر

اِس سورۃ میں بتلایا جا رہا ہے کہ ایسے خوش قسمت بھی ہیں جن کو ہر قسم کی حکمت عطا ہوئی ہے۔ اُن کے سینوں سے نہریں جاری ہوتی ہیں۔ وہ قیامت تک باقی رہنے والی ہیں۔ وہ بانصیب اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہی کی ذات ہے۔ آپ جملہ فنون حکمت سے فیض یاب ہیں۔ اور آپ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادیں سب سے بڑے بیٹے حضرت قاسمؓ تھے۔ اُن کا مکے میں انتقال ہوگیا۔ تو عاص بن وائل سہمی نے اور اس کے ساتھ دوسرے مشرکوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ کی نسل منقطع ہوگئی ہے۔ پس نعوذ باللہ آپ ابتر یعنی بے نام و نشان ہیں۔ اسلام کا چرچا چند دنوں کا ہے۔ پھر سب بکھیڑے پاک ہیں۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی کہ آپ کا فیض اور آپ کی ثناء وصفت ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ اور یہی ابتر یعنی بے نام و نشان ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
۱- اِنَّاۤ - بے شک ہم نے	لَكَ - تجھ کو - آپ کو -	۴- فَصَلِّ -
۲- اَعْطَيْنٰكَ -	۳- الْكَوْثَرَ ① حوض کوثر (بہت زیادہ بھلائی - بہتری - اور برتری)	فَ - پس - اس لئے -
اَعْطَيْنَا - ہم نے دیا -		صَلِّ - نماز پڑھ -

۵- لِرَبِّكَ -	۶- وَ - اور -	شَانِئَ - دشمن
لِ - لئے -	۷- اِنْحَرْ - ۲ قربانی کیجئے -	كَ - تیرا - آپ کا -
رَبِّ - پروردگار -	۸- اِنَّ - بے شک - یقیناً -	۱۰- هُوَ - وہ - وہی -
كَ - تیرا - اپنے -	۹- شَانِئَكَ -	۱۱- اَلْ - اَبْتَرُ - ۳ بے نام ونشان جس نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) نعمتوں کو بہتات کے ساتھ عطا کرنے کی خوش خبری

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۞ (۱) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی -

(۲) عملی طور سے شکریہ ادا کرنے کا حکم

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۞ (۲) پس آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے - اور قربانی کیجئے -

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی ہلاکی

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۞ (۳) یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے -

نوٹ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں کی مخالفت سے کیا بگڑ سکتا تھا - اللہ نے آپ کو دنیا کے لئے نبی بنایا - آخرت میں آپ کا درجہ سب سے بلند کیا - خیر کثیر عطا فرمایا - اولین وآخرین کے علوم دیئے - دنیا کا اور آخرت کا کوئی بلند مرتبہ ایسا نہیں جو آپ کو نہ ملا ہو - آپ کا مخالف ہر خیر سے منقطع ہے - نہ اس کی زندگی میں برکت نہ اس کے قلب میں خیر کہ حق بات سمجھے نہ اللہ کی محبت ومعرفت پیدا ہو - یہی حالت ہوتی ہے آپ کے وارثوں کے مخالف کی -

۹- سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ انسان کو نیک کاموں کی جزا ملتی ہے - مرنے کے بعد روح ایک ایسے عالم میں جاتی ہے جہاں اس کو اپنے نیک وبد اعمال کا ثواب وعذاب دیکھنا پڑے گا - اگر یہ بات انسان کے دل میں نہ ہو تو برے کاموں سے کون سی چیز روک سکتی ہے - اور بھلے کاموں کی ترغیب کس بات سے ہو سکتی ہے - جزا وسزا کا اعتقاد اور عملوں کی درستی اسلام کا ایک بہت بڑا جزو ہے -

یہی وہ بات تھی جس سے ابو جہل کورا تھا - اس کی عادت تھی کہ لاوارثوں کے بچوں کو اپنی سپردگی میں لینے کی کوشش کرتا جب مال پر قابض ہو جاتا تو ان کو بھگا دیتا - یتیم بچے در در مارے پھرتے ایک یتیم مصیبت زدہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس ملعون کی شکایت کی - تو آپ کو رحم آیا اس کے پاس جا کر قیامت کی بازپرس سے ڈرایا - اس نے قیامت کا گستاخانہ انکار کر دیا - آپ رنجیدہ ہو کر دولت خانہ پر واپس تشریف لے آئے تو یہ سورۃ ایسے لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جو لوگوں پر ظلم سے باز نہیں آتے - نیک سلوک کرنا جانتے ہی نہیں - بد خلقی ان کی عادت ہوتی ہے -

سُوْرَۃُ الماعون مکیۃ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وھی سبع آیات

۱- أَ - کیا
۲- رَأَیْتَ - آپ نے دیکھا۔
۳- اَلَّذِیْ - اس شخص کو جو
۴- یُکَذِّبُ - جھٹلاتا ہے
۵- بِالدِّیْنِ ①
بِ - ساتھ
الدِّیْنِ روز جزاء - قیامت
۶- فَذٰلِکَ -
فَ - پس - پھر
ذٰلِکَ - یہ
۷- اَلَّذِیْ - وہ جو - وہ آدمی
(سے کہ)
۸- یَدُعُّ - دھکے دیتا ہے۔

۹- الْیَتِیْمَ ② یتیم (کو)
۱۰- وَلَا - اور - نہیں۔
۱۱- یَحُضُّ - ترغیب دیتا ہے۔
۱۲- عَلٰی - اوپر - پر۔
۱۳- طَعَامِ - کھانے۔
۱۴- الْمِسْکِیْنِ ③ محتاج (کو)
۱۵- فَوَیْلٌ -
فَ - پس
وَیْلٌ - خرابی - تباہی (ہے)
۱۶- لِلْمُصَلِّیْنَ ④ نمازیوں کے لئے۔
لِ - لئے
الْمُصَلِّیْنَ ⑤ نمازیوں (کے)
۱۷- اَلَّذِیْنَ -

۱۸- ھُمْ - وہ
۱۹- عَنْ - سے۔
۲۰- صَلَاتِہِمْ -
صَلٰوۃ - نماز
ھُمْ - وہ - اپنی۔
۲۱- سَاھُوْنَ ⑤ غافل
۲۲- اَلَّذِیْنَ - جو لوگ
۲۳- ھُمْ - سب لوگ۔
۲۴- یُرَآءُوْنَ ⑥ دکھلاتے ہیں - ریاکرتے ہیں
۲۵- وَ - اور
۲۶- یَمْنَعُوْنَ - منع کرتے ہیں۔
روکتے ہیں۔
۲۷- اَلْ - مَاعُوْنَ ⑦ زکوٰۃ - خیرات

ع ۱ / ۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- دین اسلام کے جھٹلانے والے کی عادتیں

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ① فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ② وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ③

(۱) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزاء کے دن کو جھٹلاتا ہے (۲) پس یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے (۳) اور محتاج کو کھانے دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

۲- اپنے عملوں میں نقصان پیدا کرنے والوں اور ریاکاروں کو ملامت

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ④ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ ⑤ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ⑥ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

(۴) پس ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی (۵) جو کہ اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (۶) جو ریاکاری کرتے ہیں - (۷) اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے۔

نوٹ - یہاں انسانی طبیعت کے رذائل بتلائے گئے ہیں - انسان کی خراب عادتیں ہی اس کو تباہ کر دیتی ہیں۔ خواہ ابوجہل میں ہوں یا کسی اور آدمی میں ہوں - جو قیامت کو، اعمال کی جزاء و سزا کو نہ مانے اس کو اللہ کی مخلوق کے ساتھ

کیا ہمدردی ہوگی۔ وہ تو بس اپنی غرض کا بندہ ہے۔ اگر عبادت کرے گا تو دکھلانے کے لئے۔ اگر کسی کو دے گا تو اپنے ذاتی نفع کو پہلے سوچ لے گا۔ خیرات دینا برتنے کی چیزیں جیسے پیالہ، ڈول، برتن پانی وغیرہ تک اہل محلہ کو دینے میں اس کا دم نکلتا ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں ذلیل ہوتے ہیں۔ اور آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۱۰۔ سُوْرَۃُ الْقُرَیْشِ

قریش تجارت پیشہ تھے وہ جاڑوں میں یمن کے اور گرمی میں شام کے تجارتی سفر کیا کرتے تھے۔ لوگ اُن کی اہلِ حرم ہونے کی وجہ سے بے حد تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے۔ یہ جہاں جاتے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے نذریں پیش کرتے۔ قربانیاں دیتے۔ ضیافتیں کرتے۔ چور اور اُچکے ان کے مال پر ہاتھ تک نہ ڈالتے۔ یہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہے تھے عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کامل نعمتیں ثابت کرتے اور یاد دلاتے ہیں کہ اگر کوتاہ نظری کی وجہ سے اللہ کی پاک ذات تک ان کے کمزور دماغ کی رسائی نہیں ہے تو ظاہری نعمتوں کو آنکھوں سے دیکھیں کہ آئے دن ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور اُسی ایک ذات کی عبادت کریں اور اللہ کے کلام اور اُس کے پیارے نبی کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔

سُوْرَۃُ الْقُرَیْشِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ
۱۔ لِاِیْلٰفِ۔ لِ۔ بوجہ۔ چونکہ اِیْلَافِ۔ عادی ہونا۔ اُلفت و محبت دلانا۔ ۲۔ قُرَیْشٍ (۱) قبیلۂ قریش۔ ۳۔ اٖلٰفِھِمْ۔ اِلْفِ۔ عادی ہونا۔ ھِمْ۔ اُن کا وہ سب ۴۔ رِحْلَۃَ۔ سفر۔ کوچ ۵۔ الشِّتَآءِ۔ جاڑا۔ ۶۔ وَ۔ اور	۷۔ الصَّیْفِ (۲) گرمی۔ ۸ فَلْیَعْبُدُوْا فَ۔ پس۔ اس لئے۔ لْ۔ چاہیئے یَعْبُدُوْا۔ وہ عبادت کریں ۹۔ رَبَّ۔ مالک ۱۰۔ ھٰذَا۔ یہ۔ اِس ۱۱۔ الْبَیْتِ (۳) گھر۔ خانہ۔ ۱۲۔ الَّذِیْٓ۔ وہ۔ جس نے ۱۳۔ اَطْعَمَھُمْ۔ اَطْعَمَ۔ کھانا کھلایا۔	ھُمْ۔ اُن کو ۱۴۔ مِنْ۔ سے ۱۵۔ جُوْعٍ۔ بھوک۔ ۱۶۔ وَ۔ اور ۱۷۔ اٰمَنَھُمْ۔ اٰمَنَ۔ امن دیا۔ ھُمْ۔ اُن کو۔ ۱۸ مِّنْ۔ سے۔ ۱۹۔ خَوْفٍ (۴)۔ ڈر سے۔ خوف سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) قریش کو پُر امن تجارتی سفر یاد دلا کر اپنی نعمتوں کا شمار کرانا

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ②

(۱) چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں (۲) (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفر کے عادی ہو گئے ہیں۔

(۲) ان نعمتوں کے شکریہ میں عبادت کا حکم دینا

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ③ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④

(۳) تو ان کو چاہیئے اس گھر (خانہ کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں۔ جس نے بھوک میں انکو کھانے کو دیا۔

(۴) اور اُن کو خوف سے امن دیا۔

نوٹ۔ جو قومیں سفر کی عادی ہوتی ہیں ان میں بلند حوصلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیاقت اور سمجھ بوجھ آجاتی ہے۔ مالی ترقی کرتی ہیں خیالات میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلند خیالی اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان اپنے منعم کا شکرگزار ہو۔ پس قریش کا فرض تھا کہ وہ اللہ کی جو منعم حقیقی ہے عبادت کرتے اور اس کفرانِ نعمت کو چھوڑ دیتے۔

قریش کی طرح اگر کسی کو دین کی وجہ سے مال و جاہ مرتبہ ملے تو اس کو فخر کرنے کے بجائے اللہ کے شکر و اطاعت کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ دنیا کے اور آخرت کے مرتبہ میں اور بلندی پیدا ہو۔ ورنہ تباہی آگھیرے گی۔

۱۱۔ سُوْرَةُ الْفِيْلِ

اس سورۃ میں اصحابِ فیل کے اس واقعہ کو جو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ایک ادنیٰ سا نمونہ ہے بذریعۂ وحی بتایا جا رہا ہے کہ اس کے گھر کی بے حرمتی کا ارادہ اس درجہ قہرِ الٰہی کا سبب ہوا تو اس کے دین اور پیغمبر کی ہتکِ عزت کیا کچھ نہ کرے گی۔ حبشہ کے بادشاہ نے ابرہہ کو صوبۂ یمن کا گورنر مقرر کیا تھا یہ سب عیسائی تھے اُنھوں نے ایک گرجا گھر بنایا اور یہ چاہا کہ کعبہ حج کی بجائے لوگ یہاں آئیں۔ اس کا اعلان بھی کر دیا۔ عرب کو عام طور سے اور قریش کو خاص طور سے ناگوار گزرا۔ کسی نے رات کو جا کر اُس میں پاخانہ پھر دیا۔ کسی عربی قافلہ نے وہاں آگ جلائی تھی آگ کی ایک چنگاری اُڑ کر اس گرجا میں جا لگی۔ وہ جل جلا کر خاک سیاہ ہو گیا۔ ابرہہ کو بڑا طیش آیا۔ ایک زبردست لشکر لے کر جس میں ہاتھی بھی تھے چلا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر زمین کے برابر کر دے۔ مُحَسِّر میں جو کہ طائف کے راستہ میں ہے پہونچ کر عبدالمطلب کے پاس جو اس وقت رئیس مکہ تھے کہلا کر بھیجا کہ میں لڑنے نہیں آیا ہوں صرف کعبہ کو گرانے آیا ہوں۔ جو اس کی حمایت کرے گا اُس سے ضرور لڑوں گا۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہ جس کا یہ گھر ہے وہ آپ حفاظت کرے گا۔ عبدالمطلب اُس کے بُلائے ہوئے اُس کے پاس گئے تو زبانی بھی یہی گفتگو ہوئی واپسی پر چند اشرافِ قریش کو ساتھ لے کر خانۂ کعبہ کا دروازہ پکڑا اور سر و پا برہنہ ہو کر بے حد عاجزی کی اور ابرہہ اور اُس کے لشکر پر مدد چاہی۔ اس شعر کو پڑھ کر سب بلبلا اُٹھے۔ اور رونے لگے ؎

"یَا رَبِّ لَا اَرْجُوْا لَهُمْ سِوَاكَا ۔ یَا رَبِّ فَامْنَعْ عَنْهُمْ حِمَاكَا"

پھر وہ کُل قریش کو لے کر پہاڑوں کے درمیان جا چھپے۔ ابرہہ وہاں سے مکّہ کی طرف بڑھا۔ وہ وادیٔ محسّر میں جو مزدلفہ کے قریب ہی پہونچا ہی تھا کہ سمندر کی طرف سے سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے اُن کے پنجوں میں اور چونچوں میں مسور اور چنے کے برابر کنکریاں تھیں اُنھوں نے چیخ کر لشکر پر برسانا شروع کیں۔ خُدا کی قدرت سے وہ گولی کا کام کرتی تھیں جس پر پڑیں وہ ہلاک ہوگیا۔ کچھ تو اس عذاب سے ہلاک ہوگئے۔ کچھ بھاگ گئے۔ کچھ بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر مرے۔ یہ تاریخی واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریفہ سے پچاس روز پہلے کا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے بڑے ہاتھی کے مہاوت کو اندھا اور بھیک مانگتے دیکھا ہے۔ نوفل بن معاویہ وغیرہ نے وہ کنکریاں جن کو کچھ لوگوں نے عبرت کے طور سے شیشوں میں رکھ چھوڑا تھا دیکھا ہے۔

اس میں یہ اشارہ ہے کہ اسباب ظاہری پر ناز نہ کرنا چاہیئے۔ ہر چیز پر حقیقی تصرّف خدا کا ہے۔ اسباب بذاتِ خود حقیقی مؤثر نہیں۔ صرف ظاہری اور مادّی ذریعہ ہیں۔

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

۱۔ اَ ۔ کیا۔
۲۔ لَمْ ۔ نہیں۔
۳۔ تَرَ ۔ آپ نے دیکھا۔
۴۔ كَیْفَ کس طرح
۵۔ فَعَلَ ۔ (معاملہ کیا۔
۶۔ رَبُّكَ ۔
رَبُّ ۔ رب ۔ مالک۔
كَ ۔ آپ کے ۔ تیرے۔
۷۔ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ①
بِ ۔ ساتھ ۔ سے۔
اَصْحٰبِ ۔ والے ۔
الْفِیْلِ ۔ ہاتھی
۸۔ اَ ۔ کیا۔

۹۔ لَمْ ۔ نہیں۔
۱۰۔ یَجْعَلْ ۔ کر دیا۔
۱۱۔ كَیْدَ ۔ تدبیر (کو)
۱۲۔ هُمْ ۔ اُن کی۔
۱۳۔ فِیْ ۔ میں ۔ درمیان۔
تَضْلِیْلٍ ② سرتاپا غلط ضائع برباد۔
۱۵۔ وَاَرْسَلَ ۔ اور بھیجے۔
۱۶۔ عَلَیْهِمْ ۔ اُن پر۔
۱۷۔ طَیْرًا ۔ پرندے۔
۱۸۔ اَبَابِیْلَ ③ غول کے غول۔
۱۹۔ تَرْمِیْهِمْ ۔
تَرْمِیْ ۔ مارتے تھے ۔ پھینکتے تھے۔

هِمْ ۔ اُن پر۔
۲۰۔ بِحِجَارَةٍ ۔ پتھریاں۔
بِ ۔ حِجَارَةٍ ۔ ساتھ پتھریوں کے
۲۱۔ مِّنْ ۔ سے۔
۲۲۔ سِجِّیْلٍ ④ کنکر۔
۲۳۔ فَجَعَلَهُمْ ۔
فَ ۔ پھر۔
جَعَلَ ۔ کر دیا۔
هُمْ ۔ اُن کو
۲۴۔ كَعَصْفٍ ۔
كَ ۔ مانند ۔ مثل۔
عَصْفٍ ۔ بھوسہ۔
۲۵۔ مَّاْكُوْلٍ ⑤ ع کھایا ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ابرہہ کے عبرت ناک واقعہ سے یہ بتایا جارہا ہے کہ اسلام کی ہتک تباہ کردیتی ہے

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ① أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ② وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤	(۱) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا (۲) ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط نہیں کردیا (۳) اور غول کے غول پرندے بھیجے (۴) جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں (دھینک کر مارتے تھے) (۵) پھر اُن کو (اللہ نے) کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کردیا۔

نوٹ۔ ابرہہ ایک زبردست لشکر لے کر چلا تھا کہ مکہ کی تمام آبادی کو تلوار کے گھاٹ اتار دے مگر امن کا اشتہار دیا تھا کہ اس طرح داؤ اچھی طرح چل جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی اس چال کو خاک میں ملادیا۔ یہاں پر قریش کو یہ بڑا احسان یاد دلاکر بتاتے ہیں کہ یہ سب ہمارے پیارے نبی کی آمد کی تمہید تھی۔ یہ فتح وظفر تمہارے بھلے کاموں کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی بلکہ برکت تھی نبی اُمّی کی آمد کی۔ اب اگر اس نبی کی اور اُس کے احکام کی مخالفت کروگے تو تباہ ہوجاؤ گے۔

ظاہری اسباب کے بھروسہ پر اللہ سے غافل ہونا۔ مادی چیزوں کو حقیقی مؤثر خیال کرنا خدا کی نافرمانی اور تباہی کی طرف دوڑنا ہے۔

۱۲۔ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

قریشِ مکہ کا مسلمانوں کی ہر بات میں عیب نکالنا۔ منہ چڑانا، مضحکہ اڑانا، نماز وعبادت کی نقلیں کرکے لوگوں کو ہنسانا خاص مشغلہ تھا (۱) عاص بن وائل (۲) ولید بن مغیرہ مخزومی (۳) اخنس بن شریق کا نمبر سب میں اول تھا۔ ہر جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برائیاں کرتے اور مسلمانوں کو طعنے دیتے۔ اخنس تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بے حیائی اور بدذاتی کی باتیں کرنے سے ذرا نہ چوکتا۔ مفسرینؒ نے انہیں قبیح افعال کو اس سورۃ کے نازل ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔ کمینے اخلاق سے دنیا میں ذلت ہوتی ہے۔ آخرت میں ان دل آزار عادتوں کی وجہ سے ایسی آگ ہوگی جو دلوں کو جلائے گی۔ اب جس میں یہ عیب پائے جائیں گے خواہ وہ کوئی بھی ہو یہ آیات کریمہ اُس پر صادق آئیں گی۔ کیونکہ کلام الٰہی کے لفظ عام ہیں اس لئے انہیں کا اعتبار ہوگا۔ کسی خاص سبب کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ قرآن مجید کے لفظوں ہی سے عام ہونا ہی سمجھ میں آرہا ہے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ
۱۔ وَيْلٌ۔ بڑی خرابی ہے۔	۴۔ لُمَزَةٍ۔ روبرو طعنے دینے والا	عَدَّدَ۔ بار بار گننا۔
۲۔ لِكُلِّ۔	۵۔ الَّذِي۔ جس نے	ہٗ۔ اُس کو۔
لِ۔ لئے۔	۶۔ جَمَعَ۔ جمع کیا۔	۱۰۔ يَحْسَبُ۔ وہ خیال کرتا ہے۔
كُلِّ۔ ہر شخص	۷۔ مَالًا۔ دھن، دولت۔	۱۱۔ أَنَّ۔ بے شک
۳۔ هُمَزَةٍ۔ پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا۔	۸۔ وَ۔ اور۔	۱۲۔ مَالَهٗ۔ اس کا مال
	۹۔ عَدَّدَهٗ ②	۱۳۔ أَخْلَدَهٗ ③

اَخْلَدَ ہمیشہ رہا۔ سدا رہے گا۔	اَدْرٰى۔ معلوم ہے۔	۲۷۔ عَلَى۔ اوپر۔
هٗ۔ اُس کے پاس۔	كَ۔ آپ کو۔ تجھ کو۔	۲۸۔ اَلْ اَفْئِدَةِ ⑦ دل (جمع)
۱۴۔ كَلَّا۔ ہرگز نہیں۔	۲۰۔ مَا۔ کیا ہے۔	۲۹۔ اِنَّهَا۔
۱۵۔ لَيُنْبَذَنَّ۔	۲۱۔ اَلْ حُطَمَةُ ⑤ آگ توڑنے پھوڑنے والی۔	اِنَّ۔ بے شک
لَ۔ البتہ۔ بے شک	۲۲۔ نَارُ۔ آگ۔	هَا۔ وہ
يُنْبَذَنَّ۔ ضرور ڈالا جائے گا۔	۲۳۔ اَللّٰهِ۔ اللہ۔ خدا۔	۳۰۔ عَلَيْهِمْ۔ اُن پر۔
۱۶۔ فِي۔ میں۔ درمیان۔	۲۴۔ اَلْ مُوْقَدَةُ ⑥ سلگائی گئی (ہے)	۳۱۔ مُّؤْصَدَةٌ ⑧ بند کی ہوئی۔
۱۷۔ اَلْ حُطَمَةِ ④ توڑنے پھوڑنے والی آگ۔	۲۵۔ اَلَّتِىْ۔ جو کہ۔	۳۲۔ فِىْ۔ میں۔ درمیان
۱۸۔ وَمَا۔ اور کچھ۔ اور کیا۔	۲۶۔ تَطَّلِعُ۔ پہونچتی ہے۔	۳۳۔ عَمَدٍ۔ عمود۔ ستون۔
۱۹۔ اَدْرٰىكَ۔ آپ کو معلوم ہے		۳۴۔ مُّمَدَّدَةٍ ⑨ بڑے لمبے لمبے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) ایسے بد اخلاق کی جو عیب کو ہنر جانتا ہے علامتیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۞ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۞ "بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا ہو، منہ پر طعنے دینے والا ہو (۲) جو مال جمع کرتا ہو اور بار بار گنتا ہو۔

(۲) بد تمیز اپنے خیال میں دولت کو سدا کام آنے والی چیز خیال کرتا ہے

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۞ كَلَّا (۳) وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔ (۴) ہرگز نہیں

۳۔ عیب جس بد اخلاق کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔

لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۞ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۞ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۞ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۞ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۞ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۞ وہ ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے اُس کو توڑ پھوڑ دے (۵) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیا ہی (۶) وہ اللہ کی آگ ہے جو سلگائی گئی ہے (۷) جو دلوں تک جا پہونچے گی (۸) وہ آگ اُن پر بند کردی جائے گی (۹) اس طرح پر کہ (وہ لوگ) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔

نوٹ۔ اس سورۃ میں وہ چند باتیں بتائی گئی ہیں جس سے انسان تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۱۔ اللہ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرنا۔ عبادت سے منہ موڑ لینا۔ بدکاری میں مبتلا رہنا وغیرہ وغیرہ۔
۲۔ حقوق العباد۔ لوگوں کے حق مار لینا۔ بلاوجہ تکلیف دینا اور ایذاء پہونچانا۔ آبرو ریزی کرنا۔ دل دکھانا۔
خاص کر خاصان خدا کی دل آزاری کرنا اور اُن کو دکھ دینا جو بندگان خدا کی اصلاح و تعلیم کیلئے اپنی جان اور مال
برباد کر چکے ہوں۔ ان افعال سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی عزت لوگوں کی نگاہوں میں نہیں رہتی ہے۔
تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آخرت میں ایسی آگ میں ہوگا جو اُس کے دل کو جلا دے گی۔

۱۳۔ سُورَةُ الْعَصْرِ

انسان کتنا ہی دھن دولت جمع کرلے دنیا کی شان پیدا کرلے وہ اُس وقت تک ٹوٹے ہی میں ہے جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے اور نیک کام نہ کرے۔ اور نیک کاموں کی بنیاد نہ ڈالے۔ انسان کی قیمتی عمر کا نفع یہی ہے۔ نہ وہ جس کو انسان نے سمجھ رکھا ہے۔

کلیدین اسید (ابو الاسد) جو زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک دوست تھا بطور طنز کہنے لگا کہ
"اے ابوبکر تم ہمیشہ عقلمندی اور ہوشیاری سے تجارت کرکے مالامال ہوتے رہے اب تم کو کیا ہوگیا ہے"
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جو شخص حق کو قبول کرتا اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ کبھی ٹوٹے میں نہیں پڑتا۔"
اس قسم کے باطل خیال کا اس سورۃ میں رد کیا گیا ہے کیونکہ ایمان اور نیک کاموں کی تجارت ہی اصلی سرمایہ ہے۔

وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ
۱۴۔ بِالْحَقِّ بِ ۔ ساتھ۔ الْحَقِّ ۔ حق (ٹھیک بات) کی ۱۵۔ وَتَوَاصَوْا ۔ ایک دوسرے کو فہمائش کرتے ہیں۔ ۱۶۔ بِالصَّبْرِ ۳ صبر کی (پابندی کی)	۷۔ اِلَّا ۔ مگر۔ ۸۔ الَّذِيْنَ ۔ وہ لوگ۔ وہ جو ۹۔ اٰمَنُوْا ۔ وہ ایمان لائے ۱۰۔ وَ ۔ اور ۱۱۔ عَمِلُوا ۔ کام کئے ۱۲۔ الصّٰلِحٰتِ ۔ نیک۔ اچھے ۱۳۔ وَتَوَاصَوْا ۔ ایک دوسرے کو فہمائش کرتے ہیں۔	۱۔ وَ ۔ قسم ہے۔ ۲۔ الْعَصْرِ ۱ زمانہ کی) ۳۔ اِنَّ ۔ بے شک۔ ۴۔ الْاِنْسَانَ ۔ آدمی۔ ۵۔ لَفِيْ ۔ لَ ۔ البتہ ۔ بے شک۔ فِيْ ۔ درمیان ۔ میں۔ ۶۔ خُسْرٍ ۲ ٹوٹا۔ خسارہ۔

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) انسان دنیا کی دولت اور مرتبوں کے ہوتے ہوئے بھی ٹوٹے ہی میں رہتا ہے

(۱) قسم ہے زمانہ کی (۲) بے شک انسان	وَالْعَصْرِ ۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ

لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾	بڑے خسارے میں ہے (کیونکہ عمر جس سے وہ آخرت کا سودا خرید لیتا ہے ہر آن گھٹتی جاتی ہے)

(۲) صرف وہ آدمی ٹوٹے سے بچتا ہے جس میں یہ چار باتیں ہوں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾	(۲) مگر وہ لوگ جو کہ (۱) ایمان لائے (۲) اور انھوں نے نیک کام کئے (۳) ایک دوسرے کو (اعتقاد) حق پر جمے رہنے کی فہمائش کرتے رہے (۴) اور ایک دوسرے کو نیک عملوں کی پابندی کی فہمائش کرتے رہے

ع ۲ ۱۴

نوٹ۔ انسان اگر اپنی ذراسی زندگی سے فائدہ اٹھانا۔ اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے
۱۔ اپنی زندگی میں ایسا روحانی کمال پیدا کرے کہ روح اگر بدن کو چھوڑ کر رخصت ہو تو یہ کمال ساتھ رہے۔ یہ ایمان ہے اس کے حصول کے ذریعے فرشتے۔ انبیاء پھر انبیاء کی کتابیں ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بغیر اس کے اللہ کی معرفت وعلم ناقص ہے۔ صرف گیان سے کام نہیں چل سکتا ہے۔ اس لئے نجات نہیں گیانیوں کی
(۲) صرف ایمان لانا کافی نہیں ہو سکتا کہ زبان سے کلمۂ طیبہ پڑھ لیا جائے اور کیا کچھ نہ جائے۔ جب تک نیک عمل یعنی قرآن کے حکموں پر عمل نہ کیا جائے خواہ عبادتِ جسمانی ہو یا مالی عبادت ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ نیک کاموں کی بنیاد ڈالی جائے کہ اس کے بعد اس کے بنائے نیک راستے پر مسلمان چلتے رہیں اور ایسی مفید باتیں چھوڑ جائے جس سے مسلمانوں کو ہمیشہ نفع پہونچتا رہے۔

۱۰۲ سُوْرَۃُ التَّکَاثُر

انسان آنیوالے وقت سے بے خبر ہو کر دنیا کے فضول کاموں میں ایسا الجھتا ہے کہ اس سے کچھ بھی مفید کام بن نہیں آتے مال اور اولاد کی محبت میں ایسا پھنستا ہے کہ آخرت کی ضروری تدابیر سے قطعی آنکھیں بند کر لیتا ہے جس سے اس کا دنیا میں بھی نقصان ہوتا ہے اور آخرت تو سراسر تباہ ہو جاتی ہے۔ اس سورۃ میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان دنیا کے مال اور دولت اور اولاد پر اس قدر نازاں ہوتا ہے کہ اصلی کام سے بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ آخرت کی طرف توجہ کرنے کی قطعی فرصت نہیں ہوتی یہاں تک کہ موت آلیتی ہے کبھی کہتے ہیں کہ قریش کے دو قبیلے (۱) عبد مناف (۲) بنو سہم اپنے اپنے کارنامے بڑے فخر کے ساتھ بیان کر رہے تھے ایک کہتا تھا کہ ہم مال و دولت اور تعداد کی آدمیوں میں تم سے کہیں بڑھے چڑھے ہیں۔ دوسرا کہتا تھا ہم افضل ہیں۔ بات زیادہ بڑھ گئی۔ پہلے آدمیوں کی شمار ہوئی تو عبد مناف تعداد میں زیادہ نکلے۔ بنو سہم بولے۔ ہمارے بہادر لڑائیوں میں زیادہ کام آئے ہیں۔ یہ بھی ہماری بہادری اور جنگ پسندی کی دلیل ہے۔ اب کیا تھا مردہ شماری ہونے لگی۔ قبریں گنی جانے لگیں تو بنو سہم کی تعداد بڑھ گئی۔ انسان کی اس کی جہالت وحماقت بیہودہ اور فضول تفاخر کی برائی بتا کر بتایا جا رہا ہے کہ وہ ان لغویات کو چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ،
۱۔ اَلْھٰکُمُ۔	اَلْھٰی۔ غافل کر دیا۔	کُمُ۔ تم کو۔

۲۔ الـ۔ تَکَاثُرُ ① بہتات سے چاہنا۔ فخر۔
۳۔ حَتّٰی۔ یہاں تک کہ۔
۴۔ زُرْتُمُ۔ جا دیکھیں۔ تم نے زیارت کی
۵۔ الـ۔ مَقَابِرَ ② قبریں۔
۶۔ کَلَّا۔ ہرگز نہیں۔
۷۔ سَوْفَ۔ جلد۔
۸۔ تَعْلَمُوْنَ ③ تم کو معلوم ہو جائے گا۔
۹۔ ثُمَّ۔ پھر۔
۱۰۔ کَلَّا۔ ہرگز نہیں۔
۱۱۔ سَوْفَ۔ عنقریب۔
۱۲۔ تَعْلَمُوْنَ ④ تم جان لوگے۔

۱۳۔ کَلَّا۔ ہرگز نہیں۔
۱۴۔ لَوْ۔ اگر
۱۵۔ تَعْلَمُوْنَ۔ تم جان لیتے۔
۱۶۔ عِلْمَ۔ جاننا۔
۱۷۔ الْ یَقِیْنِ ⑤ یقینی طور پر۔
۱۸۔ لَتَرَوُنَّ۔
لَ۔ البتہ
تَرَوُنَّ۔ ضرور دیکھو گے۔
۱۹۔ الـ۔ جَحِیْمَ ⑥ دوزخ۔
۲۰۔ ثُمَّ۔ پھر
۲۱۔ لَتَرَوُنَّهَا۔
لَ۔ بے شک۔ البتہ۔
تَرَوُنَّ۔ ضرور دیکھو گے۔
هَا۔ اس کو۔

۲۲۔ عَیْنَ۔ قطعی۔ بالکل۔
۲۳۔ الـ۔ یَقِیْنِ ⑦ یقینی۔
۲۴۔ ثُمَّ۔ پھر۔
۲۵۔ لَتُسْئَلُنَّ۔
لَ۔ البتہ۔ بے شک۔
تُسْئَلُنَّ۔ ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔
۲۶۔ یَوْمَئِذٍ۔ اس دن۔
۲۷۔ عَنِ۔ سے۔
۲۸۔ الـ۔ نَعِیْمِ ⑧ نعمت۔

. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) مال و اولاد کی بہتات پر فخر کرنے اور غفلت میں پڑے رہنے پر ملامت

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ① حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ②

(۱) تم کو (دنیا کے ساز و سامان پر) فخر کرنا غافل کئے رکھتا ہے (۲) یہاں تک کہ قبرستانوں میں جا پہونچے۔

(۲) غافلوں کا نتیجہ اور ان کو غفلت کی وجہ سے مصیبتوں سے خوف دلانا

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ③ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ④ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ⑤ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ⑥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ⑦

(۳) ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (مرتے ہی) معلوم ہو جائے گا (۴) پھر ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (قبر سے نکلتے ہی) معلوم ہو جائے گا (کہ دنیا کا ساز و سامان فخر کے لائق اور آخرت غفلت و انکار کے قابل نہیں) (۵) اگر تم یقینی طور پر (صحیح دلیلوں سے) جان لیتے (۶) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے (۷) پھر تم لوگ ضرور اس کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔

۳ مال داروں سے قیامت کے دن نعمتوں کی پوچھ گچھ

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ⑧

(۸) پھر اس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ گچھ ہو گی (کہ ان نعمتوں کا حق ایمان و اطاعت تھا اس کو بجا لائے یا نہیں؟)

ع ۸ / ۱۴

نوٹ۔ انسان کی وہ سعادت جس پر وہ دنیا کی زندگی میں فریفتہ رہتا ہے۔ اول اس کا ذاتی حسن و جمال۔ دوسرے اس کے جسم کا

آرام و آسائش، تندرستی، مال و اسباب مکان کی فراہمی تیسرے اپنے ذکر خیر کے باقی رہنے کے اسباب بہم پہنچانا اور زندگی میں عزت اور مراتب حاصل کرنا (۲) آخرت کی سعادت مرنے کے بعد ملک جاودانی میں کامیابی حاصل کرنا۔ دنیا کی نعمتیں بھی سعادت ہیں اور بقدر ضرورت اُن کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا بُرا نہیں لیکن دُنیا میں اس طرح سے ڈوبنا کہ آخرت کو بھول ہی جائے مرتے دم تک دنیا ہی کے خیال میں رہے سخت بدنصیبی کی بات ہے۔ علم کے تین درجے ہیں (۱) عین الیقین یعنی دیکھنے کے بعد کسی چیز کی ماہیت کو پورے طریقے سے معلوم کرلینا جیسے دریا کو آنکھ سے دیکھا (۲) علم الیقین کسی چیز کی کیفیت و ماہیت کا نہایت یقین کے ساتھ معلوم کرلینا (۳) حق الیقین یقین کا سب سے بڑا درجہ یعنی وہ شخص اس چیز میں داخل ہو گیا۔ قیامت کے دن یقین کے تینوں درجے حاصل ہو جائیں گے۔ آج چاہے جس قدر شک و شبہ کرلیں۔

۱۵- سُوْرَةُ الْقَارِعَة

اس سورۃ میں وہ باتیں بیان ہو رہی ہیں جو انسان کو خوابِ غفلت سے چوکاتی اور دل کو ہلا دیتی ہیں۔ اس سورۃ کو غور سے پڑھنے سے قیامت کا ہولناک منظر اور اس کی کیفیت آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ بتایا جارہا ہے دنیا کی چند روزہ زندگی پر آخرت کو نظر انداز نہ کرو اس کی آمد پر بھاری بھاری جسم ہلکے پڑ جائیں گے۔ ثقل مرکزی باقی نہ رہے گا۔ پہاڑ سے جیسے جسم ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تمام عالم کے اجزاء پریشان ہو جائیں گے۔ پھر اُس دن کچھ بنائے نہ بنے گی۔ جو اللہ سے غافل نہ ہوں گے وہ آرام و اطمینان سے ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اَحَدَ عَشَرَ اٰيَاتٍ
۱- اَلْقَارِعَةُ (۱) کھڑکھڑانے والی (چیز)	۱۰- الـ - نَّاسُ - لوگ - آدمی -	۱۸- فَاَمَّا -
۲- مَا - کیا (ہے)، کیسی (ہے)	۱۱- كَالْفَرَاشِ -	فَ - پس - پھر -
۳- اَلْقَارِعَةُ کھڑکھڑانے والی چیز	كَ - مثل - مانند - طرح -	اَمَّا - بہرحال -
۴- وَمَا - اور کیا (ہے)	الْـ - فَرَاشِ - پروانے - پتنگے -	۱۹- مَنْ - جو شخص
۵- اَدْرٰىكَ	۱۲- الْـ - مَبْثُوْثِ (۴) بکھری ہوئی	۲۰- ثَقُلَتْ - بھاری ہوا -
اَدْرٰى - معلوم ہے -	۱۳- وَ - اور -	۲۱- مَوَازِيْنُهٗ (۶)
كَ - آپ کو	۱۴- تَكُوْنُ - ہو جائیں گے	مَوَازِيْنُ (میزان) تول - پلہ
۶- مَا - کیا کیسی (ہے)	۱۵- الْـ - جِبَالُ	هٗ - اُس کا -
۷- الْـ - قَارِعَةُ (۳) کھڑکھڑانے والی	۱۶- كَالْعِهْنِ	۲۲- فَهُوَ -
(چیز)	كَ - مثل -	فَ - پس -
۸- يَوْمَ - جس دن -	الْـ - عِهْنِ - رنگی ہوئی اون	هُوَ - وہ
۹- يَكُوْنُ - ہوں گے -	۱۷- الْـ - مَنْفُوْشِ (۵) دھنکی ہوئی -	۲۳- فِيْ - درمیان -

۲۴- عِيْشَةٍ (مصدر عیش) آرام - گزران
۲۵- رَّاضِيَةٍ ⑦ (بمعنی مرضیہ) من مانی خاطر خواہ
۲۶- وَ اَمَّا - اور لیکن - بہر حال -
۲۷- مَنْ - جس کا -
۲۸- خَفَّتْ - ہلکا ہوا -
۲۹- مَوَازِيْنُهٗ ⑧
مَوَازِيْنُ - (واحد میزان) تول - پلہ -
هٗ - اُس کا -
۳۰- فَاُمُّهٗ -
فَ - پس - پھر -
اُمُّ - ٹھکانا -
هٗ - اُس کا
۳۱- هَاوِيَةٌ ⑨ ہاویہ (دوزخ کے ساتویں طبقہ کا نام)
۳۲- وَمَآ - اور کیا اور کچھ -
۳۳- اَدْرٰىكَ -
اَدْرٰی - کچھ معلوم ہے -
كَ - تجھ کو - آپ کو -
۳۴- مَا - کیا ہے -
۳۵- هِيَهْ ⑩ - وہ
۳۶- نَارٌ - آگ -
۳۷- حَامِيَةٌ ⑪ دہکتی ہوئی -
. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے -

(۱) قیامت کی ہولناک حالت کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے

اَلْقَارِعَةُ ① مَا الْقَارِعَةُ ② وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ③

(۱) وہ کھڑکھڑانے والی چیز (قیامت) (۲) کیسی ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز (۳) آپ کو معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز -

(۲) قیامت کے دن ثقل مرکزی ختم ہو جائے گا اور انسانوں پر پریشانی چھا جائیگی

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ④ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ⑤

(۴) جس دن آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے (یعنی بدحواسی میں اِدھر اُدھر مارے پھریں گے (۵) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے - (یعنی کل پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے -

(۳) نیک لوگوں کا پلہ بھاری ہو گا اور وہ آرام میں ہوں گے

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ⑥ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ⑦

(۶) جس شخص کا پلہ بھاری ہو گا (ایمان اور نیک کاموں کا وزن زیادہ ہو گا - (۷) پس وہ من مانے آرام میں ہو گا (جنت میں آرام سے ہوں گے -

۴ کافروں کا اور بدکاروں کا پلہ ہلکا رہے گا اور وہ جہنم میں ہوں گے

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ⑧ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ⑨ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ⑩ نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪

(۸) اور جس کا پلہ ہلکا ہو گا (برائیاں بھلائیوں پر غالب ہوں گی) (۹) اُس کا ٹھکانا ہاویہ (دوزخ کا ساتواں حصہ ہو گا) (۱۰) آپ کو کچھ معلوم ہے وہ کیا چیز ہے (۱۱) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے -

نوٹ - اعمال کے اعتبار سے چار طرح کے آدمی ہیں (۱) وہ لوگ ہیں جن کے ایمان اور نیکی کا موں [illegible] بھاری ہوں گی وہ آرام [illegible] (۲) جن کے اعمال اچھے نہ ہونے کی وجہ سے وزن میں ہلکی اُتریں گی اُن کا ٹھکانا جہنم ہے (۳) جن کی نیکی اور بدی کا وزن

برابر برابر ہوگا اُن سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ بھی جنّت میں چلے جائیں گے۔(۴) اگر ایمان نہیں ہے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ورنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے یا خصوص رحمت کے سبب سے وہ سزا پاکر یا ایمان کی برکت کی وجہ سے بغیر سزا کے یوں ہی نجات پا جائے مگر خطرہ ضرور ہے۔ اس لئے ایمان و اعمال کی درستی نہایت ضروری ہے۔

۱۶۔ سُورۃ العٰدیٰت

بدنصیب انسان بڑا ناشکرا اور احسان فراموش ہے۔ اللہ کے انعام سے مالامال ہوتا رہتا ہے۔ مگر دنیا کی دولت میں ایسا ڈوبا رہتا ہے کہ خدا کے حکموں کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ حالانکہ اُس کے سامنے ایک گھوڑا ہی موجود ہے کہ وہ اپنے آقا کا کس قدر فرماں بردار ہے۔ اس کے اشارہ پر کس طرح دوڑتا ہے۔ جنگ کی صفوں میں گھس جاتا ہے۔ جان پر کھیلتا ہے۔ کیا مجال ہے کہ مالک کے اشارے کے خلاف چلے۔ لیکن انسان چند روز کی زندگی کے لئے دائمی سعادت کو چھوڑ دیتا ہے۔ خدا کے حکم سے مُنہ موڑ کر در در مارا پھرتا ہے۔ اپنے نفع کے لئے خون کی ندیاں بہا دیتا ہے۔ یہاں بتایا جا رہا ہے کہ یہ بدکردار انسان اس طرح سیدھے ہونے والے نہیں ہیں۔ بلکہ آسمانی سیاست اور جہاد ہی ان کو سیدھا اور ٹھیک کرے گا۔

کافروں کو ٹھیک کر کے سیدھے راستے پر لانے کے لئے اللہ تعالےٰ کو چونکہ اسلام میں جہاد کی رسم قائم کرنا منظور تھا اس لئے اس سورۃ میں اس طرف اشارہ فرما کر مسلمانوں کو اس بات کی خوش خبری سُنائی جا رہی ہے کہ بدکرداروں کو ٹھیک کرنے کے لئے مسلمانوں کو جہاد کی، گھوڑوں کی، فوج کی اور لشکر کی قوت عطا ہوگی تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے دشمنوں سے پوری طور سے بدلہ لیں۔ اور ان کی جمعیت کو بالکل منتشر کر دیں۔

بعض مفسرینؒ نے اس کی شانِ نزول یہ بتائی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمرو انصاری کو ایک لشکر دے کر بنی کنانہ کی سرکوبی کو بھیجا۔ مگر راستے میں ایک ندی پڑی جو بے حد طغیانی پر تھی۔ اس کی وجہ سے وہ معیّن وقت پر نہ پہنچ سکے کامیابی کے باوجود واپسی میں دیر ہوگئی۔ کافروں نے پروپیگنڈا کر دیا کہ وہ لشکر تباہ ہوگیا ہے۔ ایک آدمی بھی نہیں بچا کہ آکر خبر دیتا مسلمانوں کو اس افواہ سے سخت پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی تسلّی کے لئے اُن کی اس حالت کی اطلاع دیدی۔

اس شانِ نزول میں یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سورۃ مکّہ میں نازل ہوئی ہے اور یہ لشکر مدینہ منورہ سے بھیجا گیا تھا اس لئے اس واقعہ سے ربط دینے میں تردّد ہوتا ہے۔ اس لئے اول بات ہی درست ہے۔

سُورَۃُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَحَدَ عَشَرَ اٰیٰتٍ
۱۔ وَ۔ قسم ہے ۲۔ الْ۔ عٰدِیٰتِ (عادیہ) دوڑنے والے (گھوڑے)۔ ۳۔ ضَبْحًا ① ہانپتے ہوئے۔	۴۔ فَالْمُوْرِیٰتِ فَ۔ پھر۔ پس۔ الْ۔ مُوْرِیٰتِ۔ آگ جھاڑنے والے ۵۔ قَدْحًا ② ٹاپ مار کر۔	۶۔ فَالْمُغِیْرٰتِ۔ فَ۔ پھر الْ۔ مُغِیْرٰتِ۔ چھاپا مارنے والے ۷۔ صُبْحًا ③ صبح کے وقت

۸- فَاَثَرْنَ -
فَ - پھر -
اَثَرْنَ - اڑایا انہوں نے -
۹- بِہٖ - اُس سے
۱۰- نَقْعًا ۴ غبار -
۱۱- فَوَسَطْنَ -
فَ - پھر
وَسَطْنَ - گھس گئے -
۱۲- بِہٖ - اُس وقت -
۱۳- جَمْعًا ۵ جماعت میں
۱۴- اِنَّ - بے شک -
۱۵- اَلْ - اِنْسَانَ - آدمی - انسان
۱۶- لِرَبِّہٖ -
لِ - واسطے - لئے -
رَبِّ - مالک پروردگار -
ہٖ - اپنے -
۱۷ لَكَنُوْدٌ ۶
لَ - بے شک - البتہ -
كَنُوْدٌ - ناحق شناس - ناشکر
۱۸- وَ - اور - نہ -

۱۹- اِنَّهٗ - بے شک - وہ خود -
۲۰- عَلٰى - اوپر - پر -
۲۱- ذٰلِكَ - اس - یہ -
۲۲ لَشَهِيْدٌ ۷
لَ - البتہ - بے شک
شَهِيْدٌ - گواہ - خبردار
۲۳- وَ -
۲۴- اِنَّهٗ - بے شک وہ -
۲۵ لِحُبِّ -
لِ - واسطے -
حُبِّ - محبت
۲۶- اَلْ - خَيْرِ - مال - دھن - دولت -
۲۷ لَشَدِيْدٌ ۸
لَ - البتہ - بے شک -
شَدِيْدٌ - بڑا سخت ہے -
۲۸- اَ - کیا -
۲۹ فَلَا -
فَ - پس - پھر -
لَا - نہیں -
۳۰- يَعْلَمُ - وہ جانتا ہے - اس کو معلوم ہے

۳۱- اِذَا - جب -
۳۲- بُعْثِرَ - نکالا جائیگا - زندہ کیا جائے -
۳۳- مَا - جو
۳۴- فِي - میں -
۳۵- اَلْ - قُبُوْرِ ۹ قبروں میں ہیں -
۳۶- وَ - اور -
۳۷- حُصِّلَ - ظاہر کر دیا جائے -
۳۸- مَا - جو کچھ -
۳۹- فِي - میں - درمیان
۴۰- اَلْ - صُدُوْرِ ۱۰ (صدر) دل
۴۱- اِنَّ - بے شک -
۴۲- رَبَّهُمْ -
رَبَّ - پروردگار -
هُمْ - اُن کا -
۴۳- بِهِمْ - ان سے - اُن کے حال سے
۴۴- يَوْمَئِذٍ - اُس دن -
۴۵- لَخَبِيْرٌ ۱۱
لَ - البتہ - بے شک -
خَبِيْرٌ ۱۱ پورا آگاہ ہوگا -
. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

گھوڑوں کو حملے کی بربادی قیامت کا نمونہ اور اس کے آقا کی شکر گزاری کی مثال ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۵

(۱) قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں (۲) پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں (۳) صبح کے وقت چھاپا مارتے ہیں (۴) پھر اُس وقت غبار اُڑاتے ہیں (۵) پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں (حملہ کرنیوالی فوج تباہی کا بازار گرم کر دیتی ہے اس طرح خدا کے احکام سے انکار کرنے والے قیامت کے عذاب سے برباد ہوں گے پھر کچھ بنائے نہ بنے گا)

(۲) انسان اللہ کی نعمتوں کو ذاتی کوشش کا نتیجہ سمجھ کر دنیا کی لذتوں اور رسموں میں پھنسا رہتا ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۞۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۞۷

(۶) بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے (اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو اپنی کوشش کا نتیجہ سمجھتا ہے اور اپنی پیاری عمر کفر و ناشکری میں کاٹ دیتا ہے) (۷) اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے۔

(۳) انسان مال کے پیچھے دم دیتا اور طرح طرح کے شر و فساد برپا کرتا ہے

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۞۸

(۸) بے شک وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔ (انسان کو مال سے بڑی محبت ہے۔ دنیا بھر کے شر و فساد اور قتل و غارت و دغابازی اس کی بدولت ہوتی ہے)

۴ انسان انجام سے بے خبر ہے کہ قیامت میں تمام بھلے برے کام ظاہر ہو کر رہیں گے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۞۹ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۞۱۰ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۞۱۱ ع ۱

(۹) کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کئے جائیں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں (۱۰) اور ظاہر ہو جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے (۱۱) بے شک اُن کا پروردگار اُن کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے۔

نوٹ۔ قیامت کے دن جب قبروں سے مُردے باہر آئیں گے تو اُس وقت وہ تمام بھلائیاں اور بُرائیاں جو اُن کے سینوں میں چھپی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں گی۔ اللہ میاں کو انسان کی ایک ایک بات کی خبر ہو گی اور ذرا ذرا سی کیفیت سے مُطّلع ہوں گے۔ کوئی بات اُن کے علم سے باہر نہ ہو گی۔ اس کا مناسب بدلہ ملے گا۔

اگر انسان کے دل میں یہ بات واقعی طور سے گھر کر جائے کہ اللہ میاں کی ناشکری اور مال کی ناجائز محبت کی پوری پوری سزا ملے گی تو انسان بھول کر بھی کوئی ایسا کام نہ کرے جو اللہ میاں کے حکم کے خلاف ہو۔ وہ اپنے بُرے کاموں کو بالکل ہی چھوڑ دے۔ جو آدمی اپنی طبیعت کی مخالفت کر کے اللہ میاں کے حکموں کی پابندی کرتا ہے اُس کو اس کا اجر بھی بھرپور ملے گا۔ اور وہ آخرت میں خوش عیش کی زندگی بسر کرے گا۔

۱۷۔ سُوْرَةُ الزِّلْزَال

لوگ سوال کرتے تھے اعمال کی سزا و جزا کب ملے گی۔ قیامت کیا ہے۔ کب آئے گی۔ اس سورۃ میں میعاد کی ابتدا بتائی جا رہی ہے۔ وحی کے آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح ہونے کا بھی انتظار نہ فرمایا۔ اُسی وقت مکان سے باہر تشریف لائے اور تعلیم فرمائی یہ وعدہ اس وقت پورا ہو گا کہ زمین کو سخت جُنبش ہو گی۔ بے حد حرکت کی وجہ سے کوئی عمارت پہاڑ اور درخت وغیرہ باقی نہ رہے گا۔ اس کی تین وجہ ہیں۔

(۱) تجلی الٰہی کی بزرگی جب زمین کی طرف متوجہ ہو گی تو زمین کے سارے اجزاء ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جائیں گے۔

(۲) گنہ گاروں پر غضب الٰہی کا جوش میں آنا اور مُردوں کو اُٹھانے بٹھانے کی صورت میں شانِ انتقام ظاہر کرنا۔

(۳) دوسرے صور کے پھونکے جانے پر حضرت اسرافیل علیہ السلام کی سخت آواز سے زمین کا مضطرب ہو کر جُنبش میں آ جانا۔

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ
۱۔ اِذَا۔ جب۔	۱۵۔ تُحَدِّثُ۔ وہ بیان کرے گی۔	فَ۔ پس۔
۲۔ زُلْزِلَتِ۔ ہلائی جائے۔	۱۶۔ اَخْبَارَهَا ④	مَنْ۔ جو شخص۔
۳۔ الْ۔ اَرْضُ۔ زمین	اَخْبَارَ۔ (خبر) باتیں۔	۲۹۔ يَّعْمَلْ۔ کرے گا۔
۴۔ زِلْزَالَهَا ①	هَا۔ اس کی۔ اپنی۔	۳۰۔ مِثْقَالَ۔ برابر۔
زِلْزَال۔ جنبش ہونا۔	۱۷۔ بِاَنَّ۔ اس سبب سے	۳۱۔ ذَرَّةٍ۔ ایک ذرہ۔
هَا۔ اپنی۔ اس کی۔	۱۸۔ رَبَّكَ۔	۳۲۔ خَيْرًا۔ نیکی۔ بھلائی۔
۵۔ وَ۔ اور	رَبَّ۔ پروردگار۔	۳۳۔ يَّرَهٗ۔ ⑦
۶۔ اَخْرَجَتِ۔ نکال دے۔	كَ۔ آپ کا۔ تیرا۔	يَرَ۔ دیکھے گا۔
۷۔ الْ۔ اَرْضُ۔ زمین۔	۱۹۔ اَوْحٰى۔ وحی کی ہوگی۔ حکم دیا ہوگا	هٗ۔ اس کو۔
۸۔ اَثْقَالَهَا ②	۲۰۔ لَهَا ⑤ اس کو۔	۳۴۔ وَ۔ اور۔
اَثْقَالَ۔ (ثقل) بوجھے	۲۱۔ يَوْمَئِذٍ۔ اس دن۔	۳۵۔ مَنْ۔ جو شخص۔
هَا۔ اس کے۔ اپنے۔	۲۲۔ يَّصْدُرُ۔ واپس ہوں گے۔	۳۶۔ يَّعْمَلْ۔ کرے گا۔
۹۔ وَ۔ اور۔	۲۳۔ الْ۔ نَّاسُ۔ لوگ۔ آدمی۔	۳۷۔ مِثْقَالَ۔ برابر۔
۱۰۔ قَالَ۔ کہا۔ کہے گا۔	۲۴۔ اَشْتَاتًا۔ مختلف (جماعتیں)	۳۸۔ ذَرَّةٍ۔ ایک ذرہ۔
۱۱۔ الْ۔ اِنْسَانُ۔ انسان۔ آدمی	۲۵۔ لِّيُرَوْا۔	۳۹۔ شَرًّا۔ برائی۔
۱۲۔ مَا۔ کیا ہے۔	لِ۔ تاکہ۔	۴۰۔ يَّرَهٗ ⑧
۱۳۔ لَهَا ③	يُرَوْا۔ وہ دیکھیں	يَرَ۔ دیکھے گا۔
لَ۔ واسطے۔	۲۶۔ اَعْمَالَ۔ عمل۔ کام۔	هٗ۔ اس کو۔
هَا۔ اس (کے)	۲۷۔ هُمْ۔ ⑥ ان کے۔ اپنے۔	. . . .
۱۴۔ يَوْمَئِذٍ۔ اس دن۔	۲۸۔ فَمَنْ	. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

واقعاتِ قیامت

(۱) زمین کے ہلنے اور تمام مدفون چیزوں کو نکال پھینکنے پر انسان کا اضطراب

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ① | (۱) جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ﴿۳﴾

(۲) زمین اپنے بوجھ (مُردے اور دفینے) باہر نکال پھینکے گی (۳) اس کی حالت دیکھ کر کافر آدمی کہیں گے کہ اس کو کیا ہو گیا (پہلے ہی رہتی ہے اور سب باہر پھینکے دیتی ہے)

(۲) زمین کا حکم الٰہی سے تمام کاموں کی صاف صاف خبر دینا

یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾

(۴) اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی۔ (بندگانِ خدا نے جو جو عمل کئے ہیں وہ زمین سب صاف بیان کر دے گی) (۵) اس سبب سے کہ اس کو آپ کے ربّ ہی کا حکم ہو گا (زمین پر جو کچھ بھلے یا بُرے کام ہوئے ہیں صاف کہہ دے گی تاکہ انکار کی جگہ نہ رہے)

(۳) میدانِ حشر میں عملوں کے اعتبار سے الگ الگ گروہ ہوں گے

یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ﴿۵﴾ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾

اُس دن لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے (تمام لوگ قبروں سے نکل کر عمل کے اعتبار سے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے) تاکہ اپنے عملوں کو دیکھ لیں۔

(۴) کافروں اور مومنوں کو اپنے اپنے عملوں کا مناسب بدلہ ملے گا۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع

(۷) جو شخص ذرّہ برابر نیکی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا (۸) اور جو شخص ذرّہ برابر بدی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا۔

نوٹ۔ دنیا میں کوئی کافر اور مومن ایسا نہیں کہ وہ نیک یا بد کام کرے اور اللہ میاں اس کا عمل قیامت کے دن نہ دکھائیں کافر اگر ذرّہ برابر بھی نیکی کرتا ہے تو اُس کو دنیا ہی میں بدلہ مل جاتا ہے وہ خوب پھولتا پھلتا ہے لیکن مرکر دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح حاضر ہوتا ہے کہ اُس کے پلّے میں نیکی نام کو نہیں ہوتی حسرت و جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ مومن سے اگر ذرّہ برابر بھی بُرائی ہوتی ہے تو کبھی مال میں، اہل میں، اولاد میں، صحت و تندرستی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اُس کی سزا یہیں بھگت لیتا ہے اور جب خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے تو کوئی بُرائی اُس کے ذمّہ نہیں ہوتی کہ دنیا میں سزا مل چکی۔ گو کبھی وہاں بھی مناسب سزا ہوتی ہے۔

۱۸۔ سُوْرَةُ الْبَیِّنَةِ

اس سورۃ کا نزول اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود آپ کی نبوّت کی روشن دلیل ہے۔ کسی اور دلیل کی ضرورت ہے ہی نہیں۔ جو شخص آپ کے اخلاق، افعال، اقوال اور حالات سے باخبر ہو جائے گا اُس کو کھلی آنکھوں نظر آئے گا کہ آپ بلاشک و شبہ نبی برحق ہیں جھوٹ اور بناوٹ کا ہرگز دخل نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے تمام دنیا پر کفر و جہل کی گھنگھور گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ نورِ ہدایت کہیں بھی چمکتا ہوا نظر نہیں آتا تھا۔ پسندیدہ عادات و اطوار کا نام و نشان تک باقی نہ رہا تھا۔ تمام دنیا بد سے بدتر رسم میں پھنسی ہوئی تھی سب کے سب کفر اور فسق و فجور میں گرفتار عیش و عشرت کے بندے اور نفس کے غلام تھے۔ بھلا جہاں طبیعتوں میں کفر اس طرح گھر

کر گیا ہو۔ وہاں کیا امید ہو سکتی تھی کہ بغیر زبردست ہستی کے آئے ہوئے سیدھے راستے پر آجائیں۔ اس لئے غیرتِ حق نے چاہا کہ اپنے خاص اور سب سے آخری پیغمبر کو بھیج کر دنیا کو اُس کی تباہ کاریوں سے باخبر کر دے۔

سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝	وَھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ۔

١- لَمۡ - نہیں - نہ۔
٢- یَکُنِ - وہ تھے۔
٣- اَلَّذِیۡنَ - وہ جنہوں نے
٤- کَفَرُوۡا - کفر کیا انہوں نے۔ کافر ہوگئے۔
٥- مِنۡ - سے۔
٦- اَھۡلِ - والوں۔
٧- الۡ - کِتٰبِ - کتاب۔
٨- وَ - اور۔
٩- الۡ - مُشۡرِکِیۡنَ - مشرک (جمع) شرک کرنے والے۔
١٠- مُنۡفَکِّیۡنَ - باز آنے والے۔
١١- حَتّٰی - جب تک کہ۔
١٢- تَاۡتِیَھُمُ۔
تَاۡتِیۡ - آئے - آجاتی۔
ھُمُ - اُن کے پاس۔
١٣- الۡ - بَیِّنَۃُ (١) روشن دلیل۔
١٤- رَسُوۡلٌ - ایک پیغمبر۔
١٥- مِّنَ - سے (کا)
١٦- اللّٰہِ - خدا۔
١٧- یَتۡلُوۡا - وہ پڑھ کر سنائے۔
١٨- صُحُفًا (واحد صحیفہ) صحیفے کتاب
١٩- مُّطَھَّرَۃً (٢) پاک - پاکیزہ۔
٢٠- فِیۡھَا - اُن میں۔
فِیۡ - میں - درمیان۔
ھَا - اُن کے۔
٢١- کُتُبٌ - کتابیں۔
٢٢- قَیِّمَۃٌ (٣) درست - محکم۔
٢٣- وَمَا - اور نہیں۔
٢٤- تَفَرَّقَ - متفرق ہوئے۔
٢٥- الَّذِیۡنَ - جو لوگ۔
٢٦- اُوۡتُوا - دیئے گئے۔
٢٧- الۡ - کِتٰبَ - کتاب۔
٢٨- اِلَّا - مگر۔
٢٩- مِنۡۢ - سے
٣٠- بَعۡدِ - بعد - پیچھے
٣١- مَا - اس کے کہ۔
٣٢- جَآءَتۡھُمُ۔
جَآءَتۡ - آئی۔
ھُمُ - اُن کے پاس۔
٣٣- الۡبَیِّنَۃُ (٤) کھلی دلیل۔
٣٤- وَ - اور۔
٣٥- مَآ - نہیں۔
٣٦- اُمِرُوۡا - وہ حکم کئے گئے۔
٣٧- اِلَّا - مگر۔
٣٨- لِیَعۡبُدُوا۔
لِ - یہ کہ - اس لئے کہ۔
یَعۡبُدُوا - وہ عبادت کریں۔
٣٩- اللّٰہَ - خدا (کی)
٤٠- مُخۡلِصِیۡنَ - (مخلص) خالص کرتے ہوئے۔
٤١- لَہُ - اُس کے لئے۔
٤٢- الـ - دِّیۡنَ - طریقہ - طاعت
٤٣- حُنَفَآءَ (حنیف) یکسو ہو کر
٤٤- وَ - اور
٤٥- یُقِیۡمُوا - وہ پابندی کریں۔
٤٦- الـ - صَّلٰوۃَ - نماز
٤٧- وَ - اور
٤٨- یُؤۡتُوا - دیا کریں
٤٩- الـ - زَّکٰوۃَ - زکوٰۃ۔
٥٠- وَذٰلِکَ - اور یہ (ہے)
٥١- دِیۡنُ - طریقہ۔
٥٢- الۡ - قَیِّمَۃِ (٥) درست مضبوط
٥٣- اِنَّ - بے شک۔
٥٤- الَّذِیۡنَ - وہ لوگ۔
٥٥- کَفَرُوۡا - انہوں نے کفر کیا۔
٥٦- مِنۡ - سے
٥٧- اَھۡلِ - والے۔
٥٨- الۡ - کِتٰبِ - کتاب
٥٩- وَ - اور۔
٦٠- الۡ - مُشۡرِکِیۡنَ - مشرک - شرک کرنیوالے
٦١- فِیۡ - میں درمیان۔

۶۲ - نَارِ - آگ -	۷۷ - هُمْ - وہی ہیں -	۹۰ - خٰلِدِيْنَ - ہمیشہ رہیں گے -
۶۳ - جَهَنَّمَ - دوزخ	۷۸ - خَيْرُ - بہترین -	۹۱ - فِيْهَآ - اُن میں -
۶۴ - خٰلِدِيْنَ - ہمیشہ رہیں گے -	۷۹ - الْبَرِيَّةِ ⑦ مخلوق	۹۲ - اَبَدًا - ہمیشہ -
۶۵ - فِيْهَا - اُس میں -	۸۰ - جَزَآؤُ - صلہ - بدلہ -	۹۳ - رَضِيَ - خوش ہوا - راضی ہوا
۶۶ - اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ -	۸۱ - هُمْ - اُن کا -	۹۴ - اللّٰهُ - خدا -
۶۷ - هُمْ - وہ	۸۲ - عِنْدَ - پاس - نزدیک -	۹۵ - عَنْهُمْ - اُن سے -
۶۸ - شَرُّ - بدترین -	۸۳ - رَبِّهِمْ - ان کے رب (کے)	۹۶ - وَ - اور
۶۹ - الْبَرِيَّةِ ⑥ مخلوق	۸۴ - جَنّٰتُ - بہشتیں - باغ -	۹۷ - رَضُوْا - راضی ہوئے -
۷۰ - اِنَّ - بے شک -	۸۵ - عَدْنٍ - ہمیشہ رہیں گے -	۹۸ - عَنْهُ - اُس سے -
۷۱ - الَّذِيْنَ - جو لوگ -	۸۶ - تَجْرِيْ - بہتی ہیں	۹۹ - ذٰلِكَ - یہ
۷۲ - اٰمَنُوْا - ایمان لائے -	۸۷ - مِنْ - سے	۱۰۰ - لِمَنْ -
۷۳ - وَ - اور -	۸۸ - تَحْتِهَا -	لِ - لئے - واسطے -
۷۴ - عَمِلُوْا - اُنھوں نے کام کئے -	تَحْتِ - نیچے -	مَنْ - اُس کے جو
۷۵ - الصّٰلِحٰتِ (صالح) اچھے - نیک	هَا - اُن کے -	۱۰۱ - خَشِيَ - ڈرا وہ -
۷۶ - اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ -	۸۹ - الْاَنْهٰرُ - نہریں -	۱۰۲ - رَبَّهٗ ⑧ اپنے رب سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○　　اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) ایک زبردست ہستی جس کی آمد کے بغیر عالم کی اصلاح ممکن نہ تھی

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ① رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ② فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③

(۱) جو لوگ اہل کتاب مشرکوں میں سے کافر تھے وہ باز آنیوالے نہ تھے جب تک کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ آتی (۲) ایک اللہ کا رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے (یعنی ایسا پیغمبر ہو کہ اُس کا بیان اور مؤثر تقریر جہالت کی بیماری سے لوگوں کو نجات دے) (۳) جن میں درست مضامین لکھے ہوں۔

(۲) عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی دعا مانگتے تھے مگر آپ کے آنے پر خود ہی انکار کر گئے

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ⑤

(۴) اور جو اہل کتاب تھے اُنھوں نے اس کھلی ہوئی دلیل کے آنے کے بعد ہی اختلاف کیا (۵) حالانکہ اُن لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کیلئے خالص رکھیں (باطل مذہبوں سے یکسو ہو کر) اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین کا (ہمیشہ سے دین کے اعظم ارکان یہی چلے آئے ہیں۔ گو وقت کے تقاضے کیفیت اور خصوصیت کے اعتبار سے کچھ تفاوت واقع ہوا ہو۔ لیکن اصول صرف یہی رہے ہیں)

(۳) قیامت میں کفر کا اور ایمان کا کیا نتیجہ ہوگا

ا۔ کافر بدترین مخلوق ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۶﴾

(۶) جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوگئے وہ دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔ جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں (کیونکہ جب انھوں نے اللہ تعالےٰ کے حکموں کی مخالفت کی اور اللہ اور رسول کی اتباع سے کھلم کھلا انکار کیا اپنی نفس کی خواہش کو اللہ کے حکم پر غالب کردیا تو یہ ایسی خرابی و برائی ہے جو کافروں کے سوا اور کسی میں پائی نہیں جاتی اسلئے بدترین ٹھہرے)

ب۔ ایمان لانے والے بہترین مخلوق ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ؒ﴿۸﴾

(۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے۔ وہ لوگ بہترین خلائق ہیں (کیونکہ اپنے نفس کو مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فرمانبرداری دل و جان سے کرتے ہیں اور حکم الٰہی سے سرتابی نہیں کرتے اس لئے بہترین ہیں) ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے۔

نوٹ: ابتداء میں اسلام کو سیکڑوں مذہبوں اور مختلف عقیدوں سے جنگ کرنا پڑی مختلف مذہبوں اور عقیدوں کی عرب میں ایک چھوٹی سی دنیا قائم تھی مگر مستند مذہب (۱) یہودیت (۲) عیسائیت (۳) مجوسیت (۴) صابئیت اور (۵) حنفیت تھے۔

عرب کے تمام لوگ خواہ وہ کسی مذہب اور عقیدے کے کیوں نہ ہوں بدترین قسم کی رسموں۔ بداخلاقیوں اور باطل عقیدوں میں پھنسے ہوئے تھے کہ کسی پند و نصیحت اور دلیل کو سننا گوارہ نہ کرتے تھے۔ چونکہ صابئین کے حالات کم ملتے ہیں۔ ہم یہاں صرف انہیں کے حالات بتائیں گے۔ باقی اور مذہب تو سب کے جانے بوجھے ہوئے ہیں۔

صابئین کا اصلی گھر بابل تھا۔ اُن کا خدائے واحد پر عقیدہ تھا۔ ستاروں کی روحوں کو خدا اور بندے کے درمیان واسطہ سمجھتے تھے۔ یہ تین وقت ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ ان تینوں وقتوں میں عبادت کے لئے غسل کرنا لازمی تھا۔ یعنی صبح کو سورج نکلنے تک (۲) دوپہر کو ٹھیک زوال کے وقت (۳) شام کو سورج ڈوبنے تک۔ یہ ستاروں کی روحوں کو پوجتے تھے۔ اُن کے مجسمے بنا کر معبدوں میں رکھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ تمام ستاروں کا مرکز قطب شمالی ہے۔ جو ایک حالت پر اپنی جگہ قائم ہے۔ صابئین اپنے آپ کو مانڈائین کہتے ہیں۔ ان کی بول چال کی زبان فارسی و عربی تھی۔ مذہبی زبان ایک قسم کی آرامی ہے۔ ان کا خط مدیری خط سے ملتا جلتا ہے۔ اُن کے ہاتھ میں ایک مذہبی صحیفہ ہے اُس کے دو بڑے حصے ہیں۔ بڑے حصے کا نام سدرہ ربہ ہے اور چھوٹے کا نام کنزہ ہے۔ یہ اپنے آپ کو نوح علیہ السلام کی شریعت پر سمجھتے ہیں۔

(۲) بینہ وہ کھلی ہوئی اور صاف دلیل ہے جس سے حق میں اور باطل میں صاف صاف تمیز ہو جائے۔ یہاں پر اس سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس مُراد ہے۔ آپ کے سچے نبی ہونے کی زندہ دلیل قرآن مجید ہے۔ یہاں پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام نہیں لیا گیا۔ آپ کی ذات والاصفات پسندیدہ اخلاق اور آپ کی کامل عقل۔ نبوت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ جس خوبی، حُسن اسلوب اور اعلیٰ پیمانہ پر آپ تقریر فرماتے تھے وہ خود ایک معجزہ اور حقیقت تھی جہاں پر ایک چیز سامنے موجود ہو اور جو حواس سے محسوس ہو وہاں نام کی کیا ضرورت۔ آپ انتہائی درجہ کے کامل العقل تھے۔ کوئی عاقل جھوٹ بولنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ اپنے ہر قول میں سچے تھے۔ دوسرے آپ کی مقدس ذات اخلاق کا کامل ترین نمونہ تھی۔ اخلاق کا کمال خود آپ کے نبیٔ برحق ہونے کا ثبوت ہے۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزے اس قدر صاف اور کھلے ہوئے تھے کہ اُن سے کوئی بھی انکار نہ کر سکا یہ ساری باتیں ایسی تھیں جو ڈنکے کی چوٹ حضور اقدس کی نبوت کو بتلا رہی تھیں۔ پھر اسم گرامی کے ذکر کرنے کی کون سی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

(۴) یہودی اور صائبین وغیرہ اُن پیشین گوئیوں کی بنا پر جو اُن کے صحیفوں میں مذکور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام صفات سے باخبر تھے۔ یہ چرچا برسوں سے چلا آ رہا تھا کہ ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو عرب کی دائمی عزت و شوکت کا سبب ہوگا۔ ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کے انتظار میں تھا اور جب کوئی شخص اُن کو نصیحت کرتا تو یہ ایک زبان ہو کر کہتے کہ ہم اپنی پرانی چال اور باپ دادا کے طریقے کبھی نہ چھوڑیں گے تاوقتیکہ کوئی ظاہر دلیل نہ دیکھ لیں اور وہ پیغمبر جن کے اوصاف کی خبر اگلے نبی دیتے چلے آئے ہیں آ کر ہمارے کاموں کی بھلائی و برائی سے مطلع نہ فرما دیں۔ پس حکمتِ الٰہی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری پیغمبر بنا کر جن کی ذات والاصفات خود ایک زبردست معجزہ اور کھلی ہوئی دلیل ہے جن کا بیان جہالت کے مرض کو شفا دینے والا ہے مبعوث فرمایا تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے۔ باطل پرستوں کے شبہے دور ہو جائیں دوست دشمن کا پتہ چل جائے۔ تمام ملک آپ کو آمین کہتا تھا۔ مگر جب آپ نے اُن کی گمراہی اور جہالت کھول کر بیان کی اور ایمان اور اللہ واحد کی طرف بُلایا تو مخالفت کی وجہ سے بُرا کہنے لگے۔ انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ جہاں اُس کی روک ٹوک کی اور وہ مخالفت پر تُل کھڑا ہوا۔ چونکہ اُس وقت کے لوگوں کے اخلاق کی حالت گر چکی تھی اور بدکاری اور برائیاں گھر کر چکی تھیں۔ اس لئے وہ باوجود اس کے حضور کی آمد کی دعا مانگا کرتے تھے۔ اب اپنی عیش پرستی اور بندہ عیش و نشاط ہونے کی وجہ سے مخالف ہو گئے اور حق بات کا سننا اُن کو گراں ہو گیا۔

۱۹۔ سُورَۃُ الْقَدْر

انسان کی تربیت کے لئے کہ وہ سعادتِ دارین حاصل کر سکے قرآن شریف کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ جس طرح دنیا کی سلطنتوں میں ایک دن تقسیم انعام و خطابات وغیرہ کا ہوتا ہے کہ سلطنت اپنے وفاداران پر کرم و عنایت کر کے اُن کی قدر افزائی کرے۔

اس طرح اللہ میاں نے انسان اور فرماں بردار انسانوں کی درجات کی ترقی کے لئے سال بھر میں ایک ایسی رات عنایت فرمائی اُس کی ایک ہی رات کی عبادت ایک ہزار مہینہ کے برابر ہو۔ اس لئے انسان اگر اس مبارک رات میں دل کے

ساتھ اللہ کی طرف توجہ کرے۔ عبادت دعا اور استغفار میں مصروف ہو تو بے انتہا انعامات ملیں۔ دعائیں قبول ہو جائیں گناہ معاف ہو جائیں۔ اس ایک رات کی عبادت (۸۳ سال) کی عبادت سے بڑھ چڑھ کر ہے وہ رات لیلۃ القدر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے زاہدوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ خدا پرست ایک ہزار مہینے تک عبادتِ الٰہی میں مصروف رہے۔ دن کو روزہ و جہاد۔ رات کو نماز۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہماری عمریں تو ساٹھ یا ستر سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ اُس میں سے تیسرے حصّہ کے قریب سونے میں کچھ حصّہ روزی کے تلاش میں اور کچھ ہماری کاہلی اور سستی میں گزر جاتا ہے۔ ہم پہلے لوگوں کے مرتبے اور ثواب کو کس طرح پہونچ سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ کو خود بھی کسی قدر ملال سا پیدا ہوا۔ اس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی کہ گو آپ کی امت کی عمریں کم ہیں مگر ہم آپ کی امت کو ایک ایسی رات عنایت کرتے ہیں کہ تنہا اس کی عبادت ہزار مہینے سے بہتر و افضل ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
۱- اِنَّآ - ہم نے	۹- لَيْلَةُ - شب -	۲۱- بِاِذْنِ -
۲- اَنْزَلْنٰهُ -	۱۰- الْ - قَدْرِ ② قدر	بِ - سے - ساتھ -
اَنْزَلْنَا - ہم نے اُتارا -	۱۱- لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۵ شب قدر	اِذْنِ - اجازت - حکم -
هُ - اس (قرآن شریف) کو	۱۲- خَيْرٌ - بہتر ہے -	۲۲- رَبِّهِمْ - وہ ان کے پروردگار (کے)
۳- فِیْ - میں - درمیان	۱۳- مِّنْ - سے	۲۳- مِّنْ - سے
۴ لَيْلَةِ - رات	۱۴- اَلْفِ - ہزار -	۲۴ كُلِّ - ہر ایک -
۵- الْ - قَدْرِ ① قدر کی - مرتبہ و شان کی	۱۵- شَهْرٍ ③ مہینہ	۲۵- اَمْرٍ ④ امر (خیر کے کام کو لے کر)
۶- وَمَآ - اور کچھ -	۱۶- تَنَزَّلُ - اُترتے ہیں -	۲۶- سَلٰمٌ ۚ قف سلامتی
۷ اَدْرٰىكَ -	۱۷- الْ - مَلٰٓئِكَةُ - فرشتے -	۲۷- هِيَ - وہ (رات رہتی ہے)
اَدْرٰی - بتلائیے - معلوم ہے -	۱۸- وَ - اور	۲۸- حَتّٰى - جب تک -
كَ - تجھ کو - آپ کو -	۱۹- الْ - رُّوْحُ - روح القدس	۲۹- مَطْلَعِ - طلوع ہو -
۸- مَا - کیا - کیسی (چیز ہے)	۲۰- فِيْهَا - اُس میں -	۳۰- الْفَجْرِ ⑤ صبح -

مع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حقیقت و عظمت قرآن

(۱) قرآن شریف بوجہ شان و عظمت شب قدر میں نازل ہوتا ہے اور شب قدر کی حقیقت

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۵

(۱) بے شک ہم نے (قرآنِ مجید) کو شبِ قدر میں اُتارا ہے (۲) اور آپ کو کچھ معلوم ہے شب قدر کیسی چیز ہے (۳) شبِ قدر

خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ③

ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

(۲) فرشتے سلامتی اور خیر لے کر صبح تک آتے رہتے ہیں

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ④ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤

(۴) اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اُترتے ہیں (۵) کہ وہ رات سراپا سلامتی ہے۔ وہ رات فجر کے طلوع تک رہتی ہے

نوٹ۔ اللہ میاں نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر میں نازل فرمایا۔ اس کے نزول کی ابتداء اس رات میں ہوئی علمائے مفسرین فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں کہ شب قدر تجلی کے ظہور کا وقت ہے۔ قرآن مجید تمام وکمال لوح محفوظ سے منتقل ہو کر آسمانِ دنیا پر آگیا تھا۔ پھر وہاں سے بتدریج اور مفصل طور سے وقائع کے مطابق تئیس ۲۳ سال میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ میاں نے نازل فرمایا۔

(۲) قدر کے معنی اندازے کے ہیں۔ اور چونکہ اس رات میں ہر ایک کام کا حکمت کے ساتھ اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور اس رات میں عابدوں کو اور صالحوں کو اللہ میاں کے دربار سے مراتب ملتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (۱) اس مبارک رات میں اللہ کی رحمت بندوں کے حال پر شام سے صبح تک ہوتی رہتی ہے اور ان کو اللہ کے یہاں معنوی قرب حاصل ہوتا ہے (۲) عابدوں اور صالحوں کی ملاقات کے لئے آسمان سے روح القدس اور فرشتے اُترتے رہتے ہیں (۳) اسی مبارک رات میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر آگیا (۴) یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ زمین گول ہے اس لئے عرض البلد وطول البلد کے اختلاف کی وجہ سے نہ تو سورج ہر جگہ ایک وقت نکلتا ہے اور نہ ڈوبتا ہے۔ پھر ایک ہی وقت میں ہر جگہ شب قدر کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن ذرا سے غور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کا سوال پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ شبِ قدر کی برکات کسی کو کسی وقت میں عطا ہوں اور کسی کو کسی وقت میں۔ اس لئے فرشتے ہر جگہ الگ الگ وقتوں میں آسمان سے اُتریں۔ مثلاً ایک ماہ کی تاریخ کو ۷ بجے دن سے ایک شاہی جشن تمام سلطنت برطانیہ میں منایا جائے اور ہر ملک کا وایسرائے وہاں دربار کر کے انعامات اور خطابات تقسیم کرے تو ظاہر ہے کہ اسی تاریخ میں ٹھیک اس وقت ہندوستان میں نہ ہو سکے گا۔ اور جب یہاں ۷ بجیں گے تو کنیڈا میں وہ وقت نہ ہوگا۔ ہر جگہ کا جشن وہاں کے وقت کے اعتبار سے ہوگا۔ اور ہر جگہ کے مقامی وقت اور تاریخ کا اعتبار کیا جائے گا۔ لیکن کہا یہی جائے گا کہ فلاں تاریخ کو ۷ بجے تمام سلطنت میں شاہی جشن منایا گیا۔ اور کوئی ملک اس کے انعام سے محروم نہ رہا۔ بالکل ایسی ہی صورت شبِ قدر کی سمجھ لو۔ طلوع وغروب کے اختلاف سے شبِ قدر کے وقت میں فرق نہیں پڑتا۔ نہ کوئی اعتراض ہوتا ہے۔

۲۰- سُوْرَۃُ الْعَلَق

قرآن مجید کا وہ حصہ جو سب سے پہلے نازل ہوا وہ اِسی سورت کی ابتدائی پانچ آیتیں ہیں۔ اس سورت کے نزول کی کیفیت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔ جو کچھ آپ رات کو خواب میں دیکھتے وہ دن کو جوں کا توں ہو کے رہتا۔ اُس کے بعد آپ کو تنہائی اور گوشہ نشینی پسند آئی۔ غارِ حرا میں عبادت میں مصروف رہتے۔ کھانا پانی ہمراہ لے جاتے۔ کئی کئی راتیں وہیں گزار دیتے۔ جب کھانا پانی ہو چکتا تو دولت خانے پر تشریف لاتے۔ ایک دو روز رہ کر پھر کھانے پینے کا سامان وغیرہ لے کر واپس چلے جاتے۔ مدّت تک آپ کا یہی ڈھنگ رہا۔ جب کھانا ہو چکتا تو حضرت خدیجہؓ کے پاس آتے۔ وہ پھر آپ کے ساتھ اُسی قدر کھانا پانی کر دیتیں۔ یہاں تک کہ ایک روز غارِ حرا سے نکل کر رہا تھا پاؤں دھونے کے لئے ایک چشمے کے کنارے کھڑے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے پکارا "اے محمد" آپ نے اوپر نیچے بغور دیکھا۔ کوئی بھی نظر نہ آیا۔ پھر مکرّر اِسی طرح کی آواز آئی۔ آپ نے دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ ایک نورانی شخص کا چہرہ آفتاب کی طرح دمکتا ہے۔ نور کا تاج سر پر ہے سبز حلّہ پہنے ہوئے انسانی صورت میں نزدیک آیا کہنے لگا۔ "اِقْرَاْ یَا مُحَمَّدُ" (اے محمد پڑھیے) آپ نے فرمایا "مَا اَنَا بِقَارِئٍ" (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں) حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو پکڑ کر زور سے دبایا اور چھوڑ دیا۔ کہا پڑھیے آپ نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیلؑ نے پھر دوبارہ ایسا زور سے دبایا کہ آپ بے طاقت ہو گئے اور چھوڑ کر فرمایا "پڑھیے" آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تین بار ایسا کیا۔ پھر حضرت جبرئیلؑ نے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ کو مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھا۔

سُوْرَۃُ الْعَلَقِ مَکِّیَّۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَاتٍ
۱- اِقْرَاْ - پڑھیے	۹- وَرَبُّكَ اور آپ کا رب	۱۷- لَمْ یَعْلَمْ (۵) نہیں جانتا تھا
۲ بِاسْمِ نام سے	۱۰- الْاَکْرَمُ (۳) بہت کرم کرنے والا ہے	۱۸- كَلَّآ - ہرگز نہیں
۳- رَبِّكَ اپنی رب کے	۱۱- الَّذِیْ جس نے	۱۹- اِنَّ - بے شک
۴- الَّذِیْ جس نے	۱۲- عَلَّمَ سکھایا	۲۰- الْاِنْسَانَ (۶) انسان
۵- خَلَقَ (۱) پیدا کیا - بنایا	۱۳- بِالْقَلَمِ (۴) ساتھ قلم کے	۲۱ لَیَطْغٰی (دل یطغٰی) البتہ حد سے نکلتا ہے
۶- خَلَقَ الْاِنْسَانَ انسان کو بنایا	۱۴- عَلَّمَ - سکھایا	۲۲- اَنْ یہ کہ- اس لیے
۷- مِنْ عَلَقٍ (۲) (خون) کے لوتھڑے سے	۱۵- الْاِنْسَانَ انسان کو	۲۳- رَّاٰہُ (رَاٰ - ہُ) اس نے دیکھا اپنے کو
۸ اِقْرَاْ - پڑھیے۔	۱۶- مَا - جو کچھ	۲۴- اسْتَغْنٰی (۷) بے پروا - بے نیاز -

۲۵- اِنَّ-	بے شک	۴۰- عَلَى الْهُدٰى ⑪	ہدایت پر	۵۵- لَمْ يَنْتَهِ-	نہ باز آئے گا
۲۶- اِلٰى-	طرف	۴۱- اَوْ-	یا	۵۶- لَنَسْفَعًا (لَ- نَسْفَعًا)	ضرور ہم گھسیٹیں گے
۲۷- رَبِّكَ-	آپ کے رب کی	۴۲- اَمَرَ-	حکم کیا	۵۷- بِالنَّاصِيَةِ ⑮ (بِ- ال- نَاصِيَةِ)	پیشانی بالوں کو
۲۸- الرُّجْعٰى ⑧	پھر جانا ہے	۴۳- بِالتَّقْوٰى ⑫	ساتھ پرہیزگاری کے	۵۸- نَاصِيَةٍ-	پیشانی
۲۹- اَ-	کیا	۴۴- اَرَءَيْتَ-	کیا آپ نے دیکھا	۵۹- كَاذِبَةٍ-	جھوٹے
۳۰- رَءَيْتَ-	آپ نے دیکھی-	۴۵- اِنْ-	اگر	۶۰- خَاطِئَةٍ-	خطا کرنے والے (کی)
۳۱- الَّذِىْ-	اس کو	۴۶- كَذَّبَ-	اُس نے جھٹلایا	۶۱- فَلْيَدْعُ (فَ- لْ- يَدْعُ)	پس چاہیے کہ وہ بلائے
۳۲- يَنْهٰى ⑨	منع کرتا ہے	۴۷- وَتَوَلّٰى ⑬	اور منہ پھیر لیا	۶۲- نَادِيَهٗ ⑰	اس کی اہل مجلس کو
۳۳- عَبْدًا	بندے کو	۴۸- اَ-	کیا	۶۳- سَنَدْعُ (سَ- نَدْعُ)	قریب ہے کہ ہم بلائیں گے
۳۴- اِذَا	جب کہ	۴۹- لَمْ يَعْلَمْ-	نہ جانا اس نے	۶۴- الزَّبَانِيَةَ ⑱	دوزخ کے فرشتے کو-
۳۵- صَلّٰى ⑩	وہ نماز پڑھے-	۵۰- بِاَنَّ-	یہ کہ بے شک	۶۵- كَلَّا-	ہرگز
۳۶- اَ-	کیا	۵۱- اللّٰهَ-	خدا- اللہ	۶۶- لَا	مت- نہ
۳۷- رَءَيْتَ-	آپ نے دیکھا-	۵۲- يَرٰى ⑭	دیکھتا ہے	۶۷- تُطِعْهُ	اُس کا کہا مان
۳۸- اِنْ-	اگر	۵۳- كَلَّا-	ہرگز نہیں	۶۸- وَاسْجُدْ-	اور سجدہ کر
۳۹- كَانَ-	وہ ہو	۵۴- لَئِنْ (لَ- اِنْ)	البتہ اگر	۶۹- وَاقْتَرِبْ ⑲	اور نزدیک ہو-

ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی تعلیم- مخالفوں کی مذمت اور انکو ڈانٹ

(۱) انسان کی پیدائش کی حقیقت خون کا ایک لوتھڑا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ②

(۱) (اے پیغمبر آپ) اپنے رب کا نام لے کر پڑھیے (۲) جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

(۲) قلم یعنی علم تعلیم اور معلومات کا عام ذریعہ ہے۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤

(۳) (ای محمد) پڑھئے۔ اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (اس کے آگے اُمی کو عالم بنا دینا آسان کام ہے) (۴) جس نے قلم سے تعلیم دی (۵) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

(۳) انسان دُنیا کے مرتبے اور دولت پر اُبھرا اُبھرتا اور حق سے روکتا ہے

كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ⑥ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ⑦

(۶) نہیں نہیں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے (آدمیت کی حد سے نکل جاتا ہے) (۷) اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو بے پروا دیکھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی ﴿٨﴾

(٨) بے شک سب کو تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے

(٤) حکومت وثروت کے بل پر انسان مغرور ہو کر حق سے اور اللہ کی عبادت سے روکتا ہے

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ﴿١٠﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْهُدٰی ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ﴿١٢﴾

(٩) کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (١٠) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے (١١) کیا تو نے دیکھا (بھلا یہ تو دیکھو) اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو (١٢) یا پرہیزگاری کا حکم کرتا ہو۔

(٥) دُنیاوی کامیابی انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے۔

اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿١٣﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ﴿١٤﴾

(١٣) کیا تو نے دیکھا کہ اس نے حق بات کو جھٹلایا اور منہ موڑ لیا (١٤) کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے۔

(٦) قیامت کے دن سرکشوں کی سرکوبی اور بُری درگت ہوگی۔

کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ﴿١٨﴾

(١٥) ہرگز نہیں اگر وہ شخص باز نہ آئیگا تو ہم اُس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے (١٦) وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطاکار ہے (١٧) یہ اپنی ہم مجلسہ لوگوں کو بلائے (١٨) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں

(٧) صرف اللہ کے حکم قابل توجہ ہیں اسی سے قرب اور درجے ملیں گے۔

کَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾

(١٩) ہرگز نہیں اُس کا کہنا نہ مانیو سجدہ کیجیے (یعنی نماز پڑھیے) اور قرب

ع ١٩

نوٹ۔ ١۔ آپ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے۔ اُس کے پاک نام کی مدد کے بغیر کوئی خود بخود پڑھ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ ایسی ذات ہے جس نے خون کے ایک لوتھڑے سے جس کی قوت جاذبہ ماں کے بدن سے بہت سا خون کھینچ لیتی ہے اور پھر اس خون کو پنیر کی طرح جما دیتی ہے جو رفتہ رفتہ گوشت اور ہڈیوں کی صورت پیدا کر کے ایک حسین۔ عاقل اور طاقتور انسان بن جاتا ہے۔ اس لئے آپ بلا تامل پڑھنے کو تیار ہو جائیے کہ اُس کریم کا کرم عام ایسا ہے کہ اُس کے آگے اُمّی کو عالم بنا دینا اور جاہل کو عاقل کر دینا صرف ایک اشارہ کا کام ہے۔ گو آدمی کی تعلیم کا ذریعہ قلم کو بنایا ہے قلم کے ذریعہ سے انسان کو ایسی چیزوں کا علم ہوتا ہے جن کو بغیر قلم کی مدد کے عقل وحواس اور اخبار معلوم نہیں کر سکتے گو قلم ایک بڑی نعمت ہے اور دین کے قائم رکھنے کے لئے اُس کو پیدا کیا گیا مگر ہم اپنے فضل خاص سے بلا قلمی تعلیم کے کائنات کے کل علمی خزانے آپ پر کھول دیں گے۔

٢۔ انسان پر باوجود عقل ادراک اور سمجھ کے غفلت وپندار کی ایسی گھنگھور گھٹائیں چھا جاتی ہیں کہ اس کو بجز جاہ وثروت

اور عیش و عشرت کے اسباب پیدا کرنے کے اور کچھ نظر آتا ہی نہیں اور دولت و حکومت کے نشے میں خالق کی ذات کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اس چند دن کی دنیا کی دولت و حکومت پر اِترا اِترا پھرتا ہے اور پھولا نہیں سماتا۔ حالانکہ یہ سرکشی کوئی کارآمد چیز نہیں ہے بلکہ وہ اپنا گھر دوزخ میں بنا رہا ہے کیونکہ اللہ میاں کے دربار میں نیک اعمال کے ہی تحفے کام آسکتے ہیں۔ وہاں سرکشی اور جاہ و جلال کا ناز کچھ کام نہ دے گا۔

۳۔ جو لوگ آج رعونت اور نخوت کی شراب کے نشے میں چور ہیں وہ کل پیشانی کے بال پکڑ کر ذلت کے ساتھ گھسیٹے جائیں گے اور دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے۔ وہاں یہ اکڑفوں کچھ کام نہ آئے گی۔

۴۔ اگر انسان اور اللہ والا انسان ایسے کم بخت کی بات پر کان لگائے گا تو اپنا کام خراب کرے گا۔ لہٰذا اُس کو اللہ کی عبادت میں لگا رہنا چاہیئے۔ تاکہ قُرب باری تعالیٰ حاصل رہے۔

۲۱۔ سُوْرَۃُ التِّیْن

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے حُکموں اور آخرت کی پوچھ کچھ کو قسم کھا کر بیان کیا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک حسین سانچے میں ڈھال کر دنیا میں بھیجا ہے۔ اس لئے اس کو اپنی جسمانی حسن کے اعتبار سے اپنے اعمال کو بھی مزیّن کرنا تھا مگر دنیا کی لذّتیں اور عیش اُس کو ابدی حیات سے غافل کر دیتی ہیں۔ اس لئے منکروں کا انجام دوزخ کا ہونا مسلمانوں پر بڑے بڑے انعام فرما کر ہر قسم کے انعام و تعظیم کا مستحق ہونا بتایا جا رہا ہے۔ انسان کی ابتداء اور انتہاء کو چند لفظوں میں ایک بے نظیر خوبی کے ساتھ ظاہر کر دیا۔ اگر وہ بھلے کام کر کے ایمان و عمل کا توشہ آخرت کے لئے جمع کر لیتا ہے تو آخرت کے بلند بلند مرتبے اللہ میاں کے دربار سے حاصل کر لیتا ہے نہیں تو پستی کی حالت میں جا پڑتا ہے۔

وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ
۱۳۔ الْاِنْسَانَ ــ آدمی (کو)	۷۔ سِيْنِيْنَ ② سینا	۱۔ وَ ــ قسم ہے
۱۴۔ فِيْٓ ــ میں۔ درمیان	۸۔ وَهٰذَا ــ اور یہ	۲۔ التِّيْنِ ــ انجیر (کی)
۱۵۔ اَحْسَنِ ــ اچھی۔ عمدہ	۹۔ الْبَلَدِ ــ شہر	۳۔ وَ ــ اور
۱۶۔ تَقْوِيْمٍ ④ ترکیب	۱۰۔ الْاَمِيْنِ ③ امن والے	۴۔ الزَّيْتُوْنِ ① زیتون کی
۱۷۔ ثُمَّ ــ پھر	۱۱۔ لَقَدْ (لَ قَدْ) البتہ بے شک	۵۔ وَ ــ اور
۱۸۔ رَدَدْنٰهُ ــ ہم نے پھیر دیا (رَدَدْ۔ نَا)	۱۲۔ خَلَقْنَا (خَلَقْ نَا) ہم نے پیدا کیا۔	۶۔ طُوْرِ ــ (اطوار) پہاڑ

ہٗ - اس کو	۲۶- عَمِلُوا - کام کئے۔	۳۳- یُکَذِّبُکَ (یُکَذِّبُ لَکَ) تجھ کو جھٹلائے
۲۰- اَسْفَلَ - سب سے نیچے	۲۷- الصّٰلِحٰتِ - اچھے - نیک	۳۴- بَعْدُ - بعد (اس کے)
۲۱- سَافِلِیْنَ ⑤ نیچوں کا (بدترین)	۲۸- فَلَھُمْ (فَ لَ ھُمْ) پس واسطے اُن کے	۳۵ بِالدِّیْنِ ⑦ (بِ الدِّیْنِ) بدلے کے دن سے
۲۲- اِلَّا - مگر	۲۹- اَجْرٌ - ثواب - بدلا۔	۳۶ اَ - کیا
۲۳- الَّذِیْنَ - وہ لوگ جو	۳۰- غَیْرُ - بلا - بغیر	۳۷- لَیْسَ اللّٰہُ - نہیں ہے اللہ
۲۴- اٰمَنُوْا - ایمان لائے	۳۱- مَمْنُوْنٍ ⑥ کٹا ہوا۔ کم ہونیوالا	۳۸- بِاَحْکَمِ (بِ اَحْکَمِ) سب سے زیادہ حکم کرنیوالا
۲۵- وَ - اور	۳۲- فَمَا (فَ - مَا) پس کیا چیز	۳۹- الْحٰکِمِیْنَ ⑧ سب حاکموں (سے)

ع ۱/۲۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

انسان کے مبدأ و معاد کا ذکر

۱- انسان کی حالت پر قسم کھانا۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ① وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ② وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ③

(۱) قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۲) اور کوہِ سینا کی۔ (۳) اس امن والے شہر (مکہ معظمہ) کی۔

(۲) ظاہری اور باطنی اعتبار سے انسان بہترین سانچے میں ڈھالا گیا ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ④

(۴) بیشک ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے

(۳) وہ اپنے کرتوتوں کے بل سب سے گر جاتا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ⑤

(۵) پھر ہم اُس کو گری ہوئی حالت والوں سے زیادہ گری حالت میں کر دیتے ہیں

۴ اچھے عمل والے ابدی مرتبے حاصل کر لیتے ہیں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ⑥

(۶) مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اُن کے لئے اس قدر اجر (ثواب) ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔

(۵) انسان ناسمجھی کی وجہ سے قیامت اور خُدا کا انکار کرتا ہے

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ⑦ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ⑧

(۷) کون سی چیز تجھ کو (اے انسان) قیامت کے جُھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے (کون سی ایسی دلیل ہے جسکی بنا پر انسان ان باتوں کے ہوتے ہوئے قیامت کا انکار کرتا ہے) (۸) کیا خُدا سب حاکموں سے زیادہ بڑا حاکم نہیں ہے

ع ۸/۲۱

نوٹ :۱- گو انجیر ایک چھوٹا سا پھل ہے مگر ظاہری اور باطنی خصوصیت کے اعتبار سے اور پھلوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کو اہل کمال سے پوری مشابہت ہے کہ جس طرح ان کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ اسی طرح اس میں گٹھلی اور نہ چھلکا۔ زیتون ایک نہایت مفید اور کار آمد چیز ہے یہاں تک کہ زیتون کی گٹھلی کا مغز چربی اور آٹے میں خمیر کر کے کوڑھی کے بدن پر ملا جائے تو کوڑھ جاتا رہتا ہے۔ تیل میں کمال درجہ کی نورانیت اور چمک ہوتی ہے۔ جس طرح صاحب کمال اپنے قلب کے نور سے دنیا کو منور کرتے ہیں اسی طرح یہ پھل بھی ہے۔ جس طرح اہل کمال کو موت نہیں آتی اور مرنے پر بھی وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اسی طرح اس درخت کے برابر کوئی درخت بڑی عمر کا نہیں ہوتا۔

اِن پھلوں کے بڑے بڑے نفعوں اور عجیب عجیب خواص کی بنا پر قسم کھائی جا رہی ہے۔ کوہِ سینا ہے تو ایک چھوٹا پہاڑ مگر موسیٰؑ جیسے بزرگ پیغمبر نے اللہ تعالےٰ سے یہیں پر کلام کیا ہے۔ بلدِ امین سے مکہ معظمہ مراد ہے جہاں ۸ ربیع الاول کو پیر کے دن (۲۰ اپریل ۵۷۱ء) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہ شہر ہر شخص کو امن دینے والا اور اپنی پناہ میں لینے والا ہے۔ کوہِ سینا اور مکہ معظمہ کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے قسم کھائی گئی ہے۔

۲- جو اللہ میاں پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت میں اچھے پھل ملنے کی وجہ سے نیک کام کرتے ہیں بڑھاپے میں ضعف و کمزوری کی وجہ سے اگر ریاضت نہ کر سکیں گے تو اُن کا اجر منقطع نہ ہوگا۔ جس طرح جوانی میں ثواب ملتا تھا اس بڑھاپے کی کمی عبادت پر بھی اُسی قدر ملتا رہے گا۔

۲۲- سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ

وہ زبردست ظاہری و باطنی انعام جو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائے وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) وہ نعمتیں جن کو عوام اور خواص نے کھلی آنکھوں دیکھا جن کا وجود بظاہر آپ کی مقدس ذات سے تعلق رکھتا تھا۔

(۲) وہ نعمتیں جو کہ عوام تو عوام خاص لوگوں کی نظروں سے بھی اوجھل تھیں۔ پہلی قسم کی نعمتیں جو آپ کی پاک ذات میں موجود تھیں اُن کو وَالضُّحٰی میں بیان فرمایا۔ دوسری قسم کے انعام کو یعنی سردار دو عالم کے باطنی خصوصیات کا اظہار اس سورت میں فرمایا جا رہا ہے۔ انعام الٰہی کی بارش جسمانی اور روحانی مصیبتیں اُٹھانے اور مشکلات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد ہوتی ہے۔

ایک روز آپ نے درگاہِ باری تعالیٰ میں دعا کی کہ اے پروردگار تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا مرتبہ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کرنے کے خلعت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت داؤدؑ کو لوہے اور پہاڑوں کو مطیع کرکے ممتاز کیا۔ حضرت سلیمانؑ کو جنوں پر حکومت دی۔ میرے واسطے کونسی بات خاص فرمائی۔ اس دعا کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ
۱- اَ - کیا۔	۱۲- ظَهْرَكَ (ظَهْرَ- كَ) آپ کی کمر ③	۲۳- الْعُسْرِ - مشکلوں کے
۲- لَمْ - نہیں	۱۳- وَ - اور	۲۴- يُسْرًا ⑥ آسانی ہے
۳- نَشْرَحْ - ہم نے کھول دیا	۱۴- رَفَعْنَا (رَفَعْ نَا) ہم نے بلند کیا	۲۵- فَاِذَا (فَ- اِذَا) پس پھر جب
۴- لَكَ (لَ- كَ) آپ کے لئے	۱۵- لَكَ (لَ- كَ) آپ کی خاطر	۲۶- فَرَغْتَ - آپ فارغ ہوجائیں
۵- صَدْرَكَ (صَدْرَ- كَ) ① آپ کا سینہ	۱۶- ذِكْرَكَ (ذِكْرَ- كَ) ④ آپ کا ذکر	۲۷- فَانْصَبْ (فَ- انْصَبْ) ⑦ تو محنت کیجئے
۶- وَ - اور	۱۷- فَاِنَّ (فَ- اِنَّ) پھر بے شک	۲۸- وَ - اور
۷- وَضَعْنَا (وَضَعْ نَا) ہم نے اُتار دیا	۱۸- مَعَ - ساتھ	۲۹- اِلٰى - طرف
۸- عَنْكَ (عَنْ- كَ) آپ سے	۱۹- الْعُسْرِ - دقتوں کے	۳۰- رَبِّكَ (رَبِّ- كَ) اپنے رب کے
۹- وِزْرَكَ (وِزْرَ- كَ) ② آپ کا بوجھ	۲۰- يُسْرًا ⑤ - آسانی ہے	۳۱- فَارْغَبْ (فَ- ارْغَبْ) ⑧ توجہ کیجئے۔ دل لگائیے۔
۱۰- اَلَّذِيْ - وہ جو۔ جس نے	۲۱- اِنَّ - بے شک	
۱۱- اَنْقَضَ - توڑ رکھی (تھی)	۲۲- مَعَ - ساتھ	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللہ کی بعض نعمتیں جن کی بارش رسول اللہؐ پر ہوئی اور شکر بجا لانیکا حکم

(۱) علوم اور حکمت کے لئے رسول اللہؐ کے سینہ کا کھل جانا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ①

(۱) کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا کہ اُس میں علم کا نور اور حکمت کی روشنی بھر جائے)

(۲) کمالات کے حصول میں جو تشویش اور دل کی تنگی ہوتی تھی اُس کا دُور کر دینا

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ② الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③

(۲) ہم نے آپ پر سے آپ کا بوجھ اُتار دیا۔ (۳) جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (یعنی وحی کا اور ساری مخلوق کو راہ پر لانے کا بوجھ ہلکا کر دیا)

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴿۴﴾	(۴) اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا (یعنی جب آپ کمالات کے مجموعہ ہوگئے اپنے ذکر کے ساتھ ڈال لیا کہ جہاں اللہ کا نام لیا جائے گا وہاں رسول کا نام ضرور لیا جائے گا)
فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴿۶﴾	(۵) پس بے شک مشکلوں کے ساتھ آسانی ہے (۶) بیشک سختی کیساتھ آسانی ہے
فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ﴿۷﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾	(۷) پھر آپ جب فارغ ہوجایا کریں تو محنت کیا کیجیے (یعنی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی کوشش کیجیے) (۸) اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھیے۔

(۴) ہر تنگی آسانی سے بدل جاتی ہے اور ہر رنج کے بعد راحت ہے۔

(۵) انعامات کے عطا ہونے پر اللہ کا شکر بجا لاؤ

نوٹ ۱۔ اللہ نے اپنی قدرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ کشادہ کردیا تاکہ مخلوق کی دعوت۔ امت
اور وحی کے کل اسرار جو آپ پر نازل ہوں اُس کو قبول کرسکے۔
۲۔ اللہ کے اسرار اُس میں سما جائیں۔
۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمالات کے خواہاں تھے۔ مگر نفسانی تشویشات کی بنا پر دل میں تنگی
پیدا ہوتی تھی، وہ جاتی آتی رہے۔ اور ہر بات آسان ہوجائے۔
۴۔ انسان کو روحانی اور جسمانی راحت اُسی وقت میسّر آتی ہے کہ پہلے تکالیف اُٹھائے۔ اللہ کی راہ میں رنج و
محنت برداشت کرنے کے بعد ابدی آرام میسّر ہوجاتا ہے۔ مرتبے کی بلندی بغیر تکلیف کے نہیں ملتی ہے۔
۴۔ جب اللہ میاں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائیں تو اُن کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ تمام وقت اللہ کی عبادت
اور تسبیح میں صرف کرنا چاہیئے۔

۲۳۔ سُوۡرَةُ الضُّحٰی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں اسلام کی دعوت شروع کی تو مکہ والوں نے مدینہ کے یہودی علماء سے دریافت کرا کے بھیجا کہ ایک شخص پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اُس کی آزمائش و امتحان کے واسطے کچھ سوال بتاؤ۔ یہودی عالموں کے بتانے پر اُنھوں نے (۱) سکندر ذوالقرنین (۲) اصحابِ کہف کا قصہ (۳) اور روح کی حقیقت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا "کل ان باتوں کا جواب دوں گا" مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان فیض ترجمان سے ادا نہ ہوا۔ دس پندرہ کیا چالیس دن تک وحی نہ آئی۔ آپ کو بڑا رنج ہوا۔ دشمن بڑے خوش ہوئے طعنے دینے لگے۔ اور حضور اقدس سے کہا "تیرا شیطان جو تیرے پاس آیا کرتا تھا تجھ کو چھوڑ کر چلا گیا"۔
اس قسم کی بیہودہ گفتگو سے رنج کا ہونا ایک طبعی بات ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آگیا اور یہ سورت شریفہ نازل ہوئی۔ اس میں ان کافروں کی باطل باتوں کی صاف تردید فرمائی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

۱- وَ- قسم ہے
۲- الضُّحٰى ① دن کی روشنی کی
۳- وَ- اور
۴- الَّيْلِ- رات کی
۵- اِذَا- جب کہ
۶- سَجٰى ② چھا جائے
۷- مَا- نہیں
۸- وَدَّعَكَ (وَدَّعَ لَكَ) آپ کو چھوڑا
۹- رَبُّكَ (رَبُّ لَكَ) آپ کے رب نے
۱۰- وَ- اور
۱۱- مَا- نہیں
۱۲- قَلٰى ③ دشمنی کی
۱۳- وَ- اور
۱۴- اَلْاٰخِرَةُ (لَ- الْ- اٰخِرَةُ) پچھلا آخرت
۱۵- خَيْرٌ- بہتر ہے۔
۱۶- لَكَ- آپ کے لئے
۱۷- مِنَ- سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

۱۸- الْاُوْلٰى ④ پہلی (دنیا)
۱۹- وَ- اور
۲۰- لَسَوْفَ (لَ سَوْفَ) البتہ قریب ہے
۲۱- يُعْطِيْكَ (يُعْطِي لَكَ) آپ کو دے گا
۲۲- رَبُّكَ- آپ کا رب
۲۳- فَتَرْضٰى (فَ- تَرْضٰى) ⑤ پس آپ راضی ہو جائیں گے
۲۴- اَلَمْ- کیا نہیں
۲۵- يَجِدْكَ- آپ کو پایا۔
۲۶- يَتِيْمًا- یتیم
۲۷- فَاٰوٰى (فَ اٰوٰى) ⑥ پھر ٹھکانا دیا۔
۲۸- وَ- اور
۲۹- وَجَدَ- اس نے پایا
۳۰- كَ- آپ کو- تجھ کو
۳۱- ضَآلًّا- بے خبر راستہ بھولا ہوا
۳۲- فَهَدٰى (فَ- هَدٰى) ⑦ پھر راستہ بتایا
۳۳- وَ- اور
۳۴- وَجَدَكَ- آپ کو پایا

وھی احدٰی عشر اٰیات

۳۵- عَآئِلًا- نادار
۳۶- فَاَغْنٰى (فَ اَغْنٰى) ⑧ پس مالدار بنا دیا
۳۷- فَاَمَّا (فَ اَمَّا) پس بہرحال
۳۸- الْيَتِيْمَ- یتیم کو- بے باپ کے بچے کو
۳۹- فَلَا- پس مت
۴۰- تَقْهَرْ ⑨ سختی کیجئے۔
۴۱- وَ- اور
۴۲- اَمَّا- بہرحال
۴۳- السَّآئِلَ- مانگنے والے (کو)
۴۴- فَلَا (فَ لَا) پس مت
۴۵- تَنْهَرْ ⑩ جھڑکئے۔
۴۶- وَاَمَّا- اور لیکن
۴۷- بِنِعْمَةِ (بِ نِعْمَةِ) نعمت کا
۴۸- رَبِّكَ- آپ کے رب کی
۴۹- فَحَدِّثْ ⑪ پس تذکرہ کرتے رہا کیجئے ع

. . .
. . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے مسئلہ کی تقویت کیلئے بعض نعمتوں کی بارش

۱- نہایت زور کے ساتھ قسمیہ بیان کیا جا رہا ہے کہ آپ کو چھوڑ نہیں دیا

وَالضُّحٰى ① وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ②

(۱) قسم ہے دن کی روشنی کی (۲) اور رات کی جبکہ وہ چھا جائے

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ③	(۳) اور نہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا اور نہ دشمنی کی (بلکہ اس وحی کے نہ آنے میں حکمتیں چھپی ہوئی ہیں)

(۲) وحی کے دیر میں آنے کا سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کی ترقی ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ④ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ⑤	(۴) اور آخری حالت (آخرت) آپکے لئے بہتر ہے پہلی (دنیا) سے (۵) اور عنقریب آپکا اللہ آپ کو دیگا پھر آپ خوش ہو جائیں گے (آپکے واسطے آخرت دنیا سے کہیں بہتر ہے اور آپکے درجوں کی لحظہ بلحظہ ترقی ہوگی اور کمال انتہائی درجہ پر پہنچیگی)

آپ کی تسلی کے لئے چند نعمتوں کا شمار کرنا جو آپ کو مرحمت ہوئیں

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ⑥ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ⑦ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ⑧	(۶) کیا آپکو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا (۷) اور آپکو (راستے) سے بے خبر پایا تو راستہ بتا دیا (۸) اور آپ کو نادار پایا تو مالدار بنا دیا۔

(۴) ان نعمتوں کے شکریہ میں بے باپ کے بچّوں اور محتاجوں کی خبر گیری فرمائیے

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ⑨ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ⑩	(۹) اس لئے آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے (۱۰) اور مانگنے والے کو نہ جھڑکئے

۵ اللہ کے وحی بھیجنے کے انعام کو بیان فرمائیے اور مخلوق کو سکھلائیے

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ⑪	(۱۱) اپنے رب کے انعاموں کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے۔

ع ۱۲ / ۲۲

نوٹ۔ ۱۔ وحی کا چند دنوں کے لئے آنا بند ہو جانا آپ کے درجوں کی بلندی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی موسلا دھار بارش ہونے کے لئے تھا تاکہ زندگی کا ہر اگلا دن پچھلے سے بہتر اور روشن ہو۔ کافروں کی بکواس کی پروا نہ کیجئے۔

۲۔ دنیا آخرت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔ چونکہ بھلائی کے کمانے کا وسیلہ ہے اس لئے ایک حد تک بری چیز نہیں ہے۔ دنیا کی مدد سے آخرت کمائی جا سکتی ہے۔ اس اعتبار سے چار قسم کے آدمی ہوں گے۔

(۱) وہ خدا کے سچے اور فرماں بردار بندے جنھوں نے دونوں جہان کی بھلائی کمائی۔

(۲) دوسرے وہ خدا کے منکر اور دشمن جن کے لئے دو جہان میں بڑی مصیبت اور تکلیف ہے۔

(۳) ایسے دولت مند جو اللہ کی اطاعت کے منکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے جن کو دنیا میں بظاہر آرام ہو مگر آخرت میں دکھ ہی دکھ ہے۔

(۴) خدا کے وہ سچے مخلص مومن بندے جو دنیا میں بظاہر بری حالت میں نظر آتے ہیں مگر آخرت میں خیر اور بھلائی ان کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون نبی کریم کو بتا رہا ہے کہ آپ دنیا کو بالائے طاق رکھئے کہ دنیا کے اسباب فانی ہیں اور آپ تو آخرت کے درجات پر نظر رکھئے اور غرباء اور یتیموں پر رحم فرماتے ہوئے اپنے رب کے احکام لوگوں کو سناتے رہیئے۔

۲۴- سُوْرَۃُ الَّیْلِ

اِس سورت میں انسانوں کے اعمال کا اختلاف بیان کیا جارہا ہے انسان خوش قسمتی اور بدبختی میں مختلف ہیں کسی کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ہے کوئی گمراہی میں پریشان پڑا پھرتا ہے۔ کوئی اپنی جان کو ہمیشہ کے لئے عذاب اور ابدی تکلیف سے چھڑاتا ہے۔ کوئی اُس کی ہلاکت میں کوشش کرتا ہے۔ ایک خداہ کی راہ میں مال لُٹاتا اور شرک و معاصی سے بچتاہے اور نیک کلمہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تصدیق کرتا ہے۔ اُس کو نیک راستے پر چلنے کی توفیق آسانی سے ہو جاتی ہے اور وہ خود بخود عملِ نیک بجالانے لگتاہے اور اپنا روپیہ پیسہ اور جان خدا کی راہ میں لگا دیتاہے۔

قفال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت حضرت ابوبکر صدیق رضی کے مسلمان فقراء پر مال خرچ کرنے کی تعریف میں ہے کہ اُنھوں نے حضرت بلال رضی وغیرہ کو کافروں سے خرید کر کے آزاد کر دیا تھا۔ اور اُمیہ بن خلف اور اُس کی بُخل کی کیفیت بتائی گئی ہے

سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اِحْدٰی عِشْرُوْنَ اٰیَاتٍ
۱- وَ - قسم ہے	۱۵ اسْعْیَکُمْ (سَعْیَ کُمْ) کوشش تمہاری	۲۹ - وَ - اور
۲- الَّیْلِ - رات (کی)	۱۶- لَشَتّٰی (لَ شَتّٰی) ④ البتہ مختلف ہیں	۳۰ اسْتَغْنٰی ⑧ بے پروائی کی
۳- اِذَا - جب	۱۷- فَاَمَّا (فَ اَمَّا) - پس بہر حال	۳۱- وَکَذَّبَ - اور جھٹلایا
۴- یَغْشٰی ① ڈھانک لے	۱۸- مَنْ - جس شخص نے	۳۲ بِالْحُسْنٰی ⑨ اعلےٰ نیکی کو
۵- وَ- اور	۱۹- اَعْطٰی - دیا۔ خیرات کی۔	۳۳- فَسَنُیَسِّرُہٗ (فَ سَ نُیَسِّرُ ہٗ) پس قریب ہے کہ ہم اس کو آسان کردیں گے
۶- النَّھَارِ- دن (کی)	۲۰- وَ- اور	۳۴- لِلْعُسْرٰی ⑩ تکلیف کیلئے۔ واسطے سختی کی
۷- اِذَا- جب	۲۱ - اتَّقٰی ⑤ - ڈرا (اللہ سے)	۳۵- وَمَا - اور نہیں
۸- تَجَلّٰی ② روشن ہو جائے	۲۲- وَصَدَّقَ - اور سچّا جانا	۳۶ - یُغْنِیْ - کام آئے گا
۹- وَمَا- اور اُس کی جس نے	۲۳ بِالْحُسْنٰی ⑥ اچھی بات کو	۳۷- عَنْہُ - اُس کے
۱۰- خَلَقَ- پیدا کیا	۲۴ فَسَنُیَسِّرُہٗ (ف سَ نُیَسِّرُ ہٗ) پس قریب ہے کہ ہم آسان کریں گے اس کو	۳۸- مَالُہٗ - اُس کا مال۔
۱۱- الذَّکَرَ- نر (کو)	۲۵ لِلْیُسْرٰی (لِ الْ یُسْرٰی) ⑦ راہ آسانی کیلئے	۳۹- اِذَا - جب
۱۲ - وَ- اور	۲۶- وَ اَمَّا - پس بہرحال	۴۰- تَرَدّٰی ⑪ گڑھے میں گرے گا۔ برباد ہونے لگے
۱۳ الْاُنْثٰی ③ مادہ (کو)	۲۷ مَنْ - جس کسی نے	۴۱- اِنَّ- بے شک
۱۴- اِنَّ - بے شک	۲۸- بَخِلَ- کنجوسی کی	۴۲- عَلَیْنَا (عَلٰی نَا) ہم پر

۴۳۔ لَلْهُدٰى (ل الهدٰی) البتہ راستہ بتلا دینا ہے	۵۵۔ اَلَّذِیْ جس نے	۶۷ عِنْدَهٗ ۔ اس کے ذمہ۔ اس کے پاس
۴۴۔ وَاِنَّ۔ اور بے شک	۵۶ كَذَّبَ جھٹلایا	۶۸۔ مِنْ نِّعْمَةٍ۔ نعمت سے
۴۵۔ لَنَا۔ ہماری قبضہ میں ہے	۵۷ وَتَوَلّٰى ⑯ اور منہ پھیر لیا	۶۹ تُجْزٰٓى ⑲ اس کا بدلہ اُتارتا ہو
۴۶ لَلْاٰخِرَةَ (ل۔ الاخرۃ) البتہ آخرت	۵۸۔ وَ۔ اور	۷۰۔ اِلَّا۔ مگر
۴۷۔ وَالْاُوْلٰى ⑬ اور دنیا	۵۹ سَيُجَنَّبُهَا (س یُجنّب ھا) ابھی ایک طرف رکھا جائیگا اس سے	۷۱۔ ابْتِغَآءَ چاہنا
۴۸ فَاَنْذَرْتُكُمْ (ف۔ انذرت کم) پس میں ڈرا چکا تم کو	۶۰۔ الْاَتْقَى ⑰ بڑا ڈرنے والا	۷۲۔ وَجْهِ۔ منہ (رضامندی)
۴۹۔ نَارًا۔ آگ (سے)	۶۱۔ الَّذِیْ جو	۷۳۔ رَبِّهٖ۔ اپنے رب
۵۰۔ تَلَظّٰى ⑭ بھڑکتی ہے	۶۲۔ يُؤْتِیْ دیتا ہے وہ	۷۴ الْاَعْلٰى ⑳ برتر (کی)
۵۱۔ لَا نہیں	۶۳۔ مَالَهٗ اپنا مال	۷۵۔ وَلَسَوْفَ۔ اور البتہ قریب ہے کہ
۵۲ يَصْلٰهَا (یصلی ھا) داخل ہوگا اس میں	۶۴۔ يَتَزَكّٰى ⑱ وہ پاک ہو جائے	۷۶ يَرْضٰى ㉑ وہ خوش ہو جائے گا
۵۳۔ اِلَّا مگر	۶۵۔ وَمَا اور نہیں (تھا)	
۵۴۔ الْاَشْقَى ⑮ (وہ) بڑا بدبخت	۶۶۔ لِاَحَدٍ کسی کا	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اعمال کا اختلاف اور اُن کی جزاء

(۱) قسم کھا کر بتایا جا رہا ہے کہ انسان اپنی طبیعت کے رُجحان کے مطابق مختلف طریقے اختیار کرتا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ③ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④

(۱) قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے (دنیا پر جب رات کا اندھیرا پھیل جائے (۲) اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو جائے (سورج کے نکل آنے کی وجہ سے رات کی اندھیری غائب ہو اور سب ہیں چاندنا ہو جائے (۳) اور اُس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا (۴) بیشک تمہاری کوششیں مختلف ہیں

(۲) اللہ میاں سچے پرہیزگاروں کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں،

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ⑦

(۵) سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا (۶) اور اس نے اچھی بات کو سچا سمجھا (۷) تو ہم آسانی سے اُس کو آرام و چین کے لئے (سامان) دیدیں گے (یعنی وہ خود بخود آسانی سے عملِ خیر کرنے لگے گا)

(۳) اللہ میاں بے پروا بخیل کو مصیبتوں کا شکار بنا دیتے ہیں اور دھن دولت اکارت جاتی ہے

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱

(۸) اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی (۹) اور نیک بات کو جھٹلایا (۱۰) تو ہم اسے آسانی سے تکلیف (کی چیز کے لئے سامان) دیدیں گے (۱۱) اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جبکہ وہ برباد ہو گا۔ (بخیل خیال کرتا ہے کہ وقت پر مال کام دیگا مگر مرنے پر وہ کچھ کام نہ دیگا)

(۴) اللہ میاں دنیا اور آخرت کے مالک ہیں وہ نجات و کامیابی کا راستہ سب کو بتاتے ہیں

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳

(۱۲) واقعی ہماری ذمہ راستہ کا بتلا دینا ہے (۱۳) اور ہمارے قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا۔

(۵) اللہ میاں کے راستہ بتانے پر سرکشی کرنے والے جہنم میں اس کا مزہ چکھیں گے

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶

(۱۴) پس میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا (۱۵) نہ داخل ہوگا اس میں مگر بڑا بدبخت (۱۶) جس نے (خدا کے حکم کو) جھٹلایا۔ اور اس سے منہ پھیر لیا۔

۶ صالح اعمال اور اللہ میاں کی دی ہوئی دولت کا اس کے راستے میں خرچ کرنا باعث نجات ہوگا

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝۱۷ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝۱۹ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝۲۰ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝۲۱

(۱۷) اور اس سے ایسا آدمی دور رکھا جائیگا جو بڑا پرہیزگار ہے (۱۸) جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے (۱۹) اور نہیں ہے کسی کا اس پر احسان جس کا وہ بدلہ اُتارتا ہے (۲۰) سوائے اپنے عالی شان رب کی خوشنودی کے (۲۱) اور بے شک یہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔

ع ۱ / ۲۱

نوٹ۔ ۱۔ رات کا گھپ اندھیرا انسان کے بُرے عملوں کا پورا نمونہ ہے جس طرح رات کا اندھیرا روشنی کو چھپا کر انسان کو ٹٹول ٹٹول کر چلواتا ہے۔ اسی طرح گناہوں کی تاریکی دل کی روشنی اور روح کے نور کو چھپا دیتی ہے۔ بھلے عمل گناہوں کی تاریکی کو اسی طرح کھو دیتے ہیں جس طرح آفتاب کی روشنی اندھیری کو غائب کر دیتی ہے۔

۲۔ انسان اپنے ارادے اور مرضی سے رنگ رنگ کے عمل کرتا ہے۔ کوئی بھلائی کی طرف دوڑتا ہے اور کوئی بدی پر تُلا ہوا ہے۔ اسی طرح بعض کے لئے ثواب و مرتبے ہیں۔ اور بعض کے واسطے عذاب اور پھٹکار۔ کوئی جنت کماتا ہے۔ کوئی دوزخ کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

۳۔ بخیل مال کو اس خیال سے جوڑ جوڑ کے رکھتا ہے کہ وقت پڑے گا تو کام دے گا۔ آئی بلا ٹل جائیگی لیکن مرتے ہی مزہ معلوم ہوگا۔ سوائے افسوس اور حسرت کے کچھ پاس نہ ہوگا۔ مال دھرا رہ جائے گا۔

۴۔ عالمِ آخرت اور دنیا اللہ کے بس میں اور اختیار میں ہے اللہ سے جو آخرت چاہتا ہے اس کا طالب ہے وہ اس کو آخرت دیدیتا ہے اور جو دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس کو وہ دیدیتا ہے اور جو دنیا اور آخرت دونوں طلب کرتا ہے تو اللہ میاں اس کو دونوں مرحمت فرما دیتے ہیں۔ اگر سب کو نیک راستے ہی پر چلاتے تو دنیا کا انتظام ہی درہم دبرہم ہو کر رہ جاتا ٥

ہر کسے را بہر کارے ساختند　　میلِ آں در دلش انداختند

۲۵۔ سُوْرَۃُ الشَّمْسِ

اس سورت میں فجور اور تقویٰ کے الہام کا ذکر اور انسان کے نفس کی پاکی کا بیان ہو رہا ہے۔ اللہ میاں کی اطاعت و بندگی کی ترغیب ہے اور گناہ سے ڈرایا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے راستے پر چلنے والے کو جو چیز درکار ہوتی ہے وہ آفتابِ نبوّت کا نور ہے جس کے انوار سے انسان کا دل نورانی ہو جاتا ہے اور نجات و ہلاکت کے راستے میں تمیز و فرق کرنے لگتا ہے۔

قومِ ثمود ایک بڑی طاقت ور قوم تھی۔ یہ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے تھے ان کی سنگ تراشی اور بُت پرستی اپنی نظیر آپ تھی۔ یہ قوم عاد کے جانشین تھے۔ یہ قوم کی قوم بُت پرست اور عجائب پرست تھی ان کے عادات اور اطوار نہایت ذلیل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اُنھوں نے اللہ واحد کی طرف سب کو بُلایا مگر اُنھوں نے ایک نہ سُنی پھر معجزے کی درخواست کی۔ چنانچہ صالح علیہ السلام کی دُعا قبول ہوئی۔ اسی پتھر میں سے جس کو اس قوم نے بتلایا تھا ان کی درخواست کے مطابق پتھر پھٹا اور اُس کے اندر سے ایک اونٹنی جو بڑی زبردست تھی نکلی۔ یہ اونٹنی چونکہ بطور معجزے کے پیدا ہوئی تھی اور قدرتِ الٰہی کی ایک خاص نشانی تھی اس لئے صالح علیہ السلام۔ نے قوم ثمود کو سمجھا دیا تھا کہ اس کو بُری طرح ہاتھ نہ لگانا۔ جو دن اس کے پانی پینے کا مقرر ہے اس کو پانی پینے دینا اور اس کو ستانا نہیں قدار بن سالف نے جس کو احمیر ثمود بھی کہتے ہیں اپنے رئیس ہونے کے غرور میں صالح علیہ السلام کو جُھٹلایا اور ناقہ کے پاؤں کاٹ ڈالے اس وجہ سے ساری قوم پر عذابِ الٰہی نازل ہوا اور قوم کی قوم تباہ اور برباد ہو گئی۔ اس قوم کا دار الحکومت حجر تھا یہ زمانہ ۱۸۰۰ ق م سے ۱۶۰۰ ق م تک کا ہے۔

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَھِیَ خَمْسَ عَشْرَۃَ اٰیَاتٍ
۱۔ وَ ۔ قسم ہے ۲۔ الشَّمْسِ ۔ سورج (کی)	۳۔ وَ ۔ اور ۴۔ ضُحٰـھَا ۔ اُس کی روشنی	۵۔ وَالْقَمَرِ ۔ اور چاند (کی) ۶۔ اِذَا ۔ جب

۷۔ تلہا (تلی۔ ھا) اُس کے پیچھے چلے (۳)
۸۔ والنہار ۔ اور دن کی
۹۔ اذا ۔ جب
۱۰۔ جلّٰہا (جلّٰی۔ ھا) اس کو خوب روشن کردے
۱۱۔ والّیل ۔ اور رات کی
۱۲۔ اذا ۔ جب
۱۳۔ یغشٰہا (یغشٰی ھا) وہ چھپالے اس کو
۱۴۔ والسّماء ۔ اور آسمان (کی)
۱۵۔ وما ۔ اور جس نے
۱۶۔ بنٰہا (بنٰی ھا) اس کو بنایا بنیاد رکھی
۱۷۔ والارض ۔ اور زمین
۱۸۔ وما ۔ اور جس نے
۱۹۔ طحٰہا (طحٰی ھا) اس کو بچھایا پھیلایا
۲۰۔ ونفس ۔ اور جان کی
۲۱۔ وما ۔ اور جس نے
۲۲۔ سوّٰہا (سوّٰی ھا) ٹھیک کیا اس کو
۲۳۔ فالہمہا (ف الہم ھا) پھر جی میں ڈالا اس کے

۲۴۔ فجورھا ۔ اس کی بدکاری
۲۵۔ و ۔ اور
۲۶۔ تقوٰہا (تقوٰی ھا) اس کی پرہیزگاری
۲۷۔ قد ۔ تحقیق ۔ یقیناً
۲۸۔ افلح ۔ مراد کو پہونچا ۔ کامیاب ہوگیا
۲۹۔ من ۔ جس نے
۳۰۔ زکّٰہا (زکّٰی ھا) اس کو پاک کرلیا
۳۱۔ وقد ۔ اور یقیناً
۳۲۔ خاب ۔ نامراد ہوا
۳۳۔ من ۔ جس نے
۳۴۔ دسّٰہا (دسّٰی ھا) اس کو خاک میں ملایا
۳۵۔ کذبت ۔ جھٹلایا
۳۶۔ ثمود ۔ قوم ثمود (نے)
۳۷۔ بطغوٰہا (ب طغوٰی ھا) اپنی شرارت کے سبب
۳۸۔ اذا ۔ جب
۳۹۔ انبعث ۔ اُٹھ کھڑا ہوا
۴۰۔ اشقٰہا (اشقٰی ھا) سب سے بڑا بدبخت اس (قوم) کا

۴۱۔ فقال (ف قال) پھر کہا
۴۲۔ لہم (ل ھم) ان لوگوں سے
۴۳۔ رسول اللہ ۔ اللہ کے رسول (نے)
۴۴۔ ناقۃ اللہ ۔ اللہ کی اونٹنی
۴۵۔ و ۔ اور
۴۶۔ سقیٰہا (سقیٰ ھا) اس کے پانی پینے کی باری
۴۷۔ فکذّبوہ (ف کذّبو ہ) انھوں نے جھٹلایا اس (پیغمبر) کو
۴۸۔ فعقروہا (ف عقرو ھا) پھر پاؤں کاٹے
۴۹۔ فدمدم (ف دمدم) پس ہلاکی ڈالی
۵۰۔ علیہم ۔ اُن پر
۵۱۔ ربّہم ۔ ان کے رب نے
۵۲۔ بذنبہم (ب ذنب ہم) ان کے گناہ کے سبب
۵۳۔ فسوّٰہا (ف سوّٰی ھا) پھر برابر کردیا اسکو پھر اس بلا کو عام کردیا
۵۴۔ ولا ۔ اور نہیں
۵۵۔ یخاف ۔ ڈرا
۵۶۔ عقبٰہا (عقبٰی ھا) اس کے آخری نتیجہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قوم ثمود کے قصّہ سے کافروں کو ڈرانا اور اس کے ساتھ ہی سعادت و بدبختی کا اظہار

۱۔ قسموں کے بعد بیان ہے کہ اللہ میاں نے انسان کو قوتیں دیکر بھلائی برائی سمجھادی

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ② (۱) قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی (۲) اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾

(۳) اور دن کی جب کہ وہ اس (جہان) کو خوب روشن کردے (۴) اور رات کی جب کہ وہ اس کو چھپالے (۵) اور آسمان کی اور اُس کی جس نے اس کو بنایا (۶) اور زمین کی اور اُس کی جس نے اس کو بچھایا (۷) اور جان کی اور اُس کی جس نے اس کو ٹھیک بنایا (۸) پھر بدکرداری اور پرہیزگاری اُس کے جی میں ڈالی

(۲) پرہیزگار کامیاب ہوتے ہیں اور بدکار تباہ ہوتے ہیں

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾

(۹) یقیناً وہ مُراد کو پہونچا جس نے اُس نفس کو پاک کرلیا (یعنی جس نے نفس کی علم و عمل سے اصلاح کرلی) (۱۰) اور یقیناً وہ نامُراد رہا جس نے اسے (خاک میں) دبا دیا وہ نامراد رہا جس نے خود بری عمل کرکے نفس کو تباہ و برباد کرلیا

۳ قوم ثمود سرکشی اور نفس پرستی کی وجہ سے تباہ ہوئی

لہٰذا
جو قوم نفس پرستی کرے گی اور دین کو جھٹلائے گی وہ برباد ہوگی

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

(۱۱) قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا (۱۲) جب کہ اس قوم میں (یعنی قیدار بن سالف) جو سب سے زیادہ بدبخت تھا اُٹھ کھڑا ہوا (۱۳) تو اُن لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی سے اور اُس کے پانی پینے سے خبردار رہنا (۱۴) پس اُنہوں نے صالح کو جھٹلایا پھر اُسی اونٹنی کو (کونچیں کاٹ کر) مار ڈالا تو اُن کے رب نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن پر ہلاکت نازل کرکے اُن کو برابر کردیا۔ (۱۵) اور (خدا کو) اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا

ع ۵ / ۲۵

نوٹ۔ ۱۔ دن کی روشنی۔ رات کا اندھیرا۔ ستاروں کا اپنے اپنے محور پر باقاعدگی کے ساتھ گھومنا۔ چاند کا گھٹنا بڑھنا غرض کہ اس عالم کا حیرت انگیز نظام سب سورج کی مرکزی کشش پر موقوف ہے۔ جس طرح اس عالم میں سورج کے بغیر حیات دنیا میں چارہ نہیں۔ اسی طرح روحانی ترقی اور فلاح کا دارومدار آفتابِ نبوت پر ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہے۔ انسان اگر نبوت کے آفتاب سے اخلاقِ حسنہ کا نور حاصل کرنے سے محروم ہوجاتا ہے تو پھر اُس کی تباہی و بربادی میں قوم ثمود کی طرح کوئی شک نہیں ہے جس نے اپنی روح کو آلائش سے پاک کرلیا جیسے جندع بن عمر رئیس قوم اور اُس کے ساتھی اونٹنی کا معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئے تھے اُس نے فلاح پائی۔ آسمانی رفعت پر جا پہونچا۔ اور جس نے اپنی روح کو قوم ثمود کے بدکاروں کی طرح تباہ کیا اُس پر گمراہی کا گھپ اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ جہنم کی پستی میں

جا گرا۔

۲۔ قومِ ثمود نے (جو کہ شام اور حجاز کے درمیان میں سنہ ۱۸۰۰ ق م سے سنہ ۱۶۰۰ ق م میں آباد تھی) دیکھو اپنے نفس کو اس بُری طرح دُنیا کی آلائش میں آلودہ کر رکھا تھا کہ نورِ نبوّت سے ذرا بھی فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ بلکہ اپنی بُت پرستی۔ انتہائی بدکاری اور شہوانی قوّت کا شکار ہونے کی وجہ سے فیضانِ نبوّت سے محروم رہے اور تباہ برباد ہوگئے۔

۳۔ جو قوم خدا کے اور نبوّت کے فیضان سے محروم رہے گی اور مُنکر ہو جائے گی اُس کا یہی نتیجہ ہوگا۔

۲۶۔ سُوْرَۃُ البلد

اس سورت میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان کو اپنی قوّت زر و مال کی بہتات اور نام کی بڑائی پر ناز نہ کرنا چاہیئے۔ ابتدائے پیدائش سے آخر عمر تک کے زمانہ کو پیشِ نظر رکھے۔ کیونکہ سخت سخت راستے، دشوار گزار گھاٹیاں سامنے ہیں جن کی برداشت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ظاہری دھن دولت اور مرتبے پر فخر نہ کرے کیونکہ یہ سب خواب و خیال ہے۔ زر و مال اگر آخرت کی مصائب میں کام آیا تو بے شک نعمت و جاہ ہے نہیں تو فانی دنیا کی ہر چیز دھوکا اور سُراب ہے۔

قریش میں ایک زوردار اور قوی ہیکل پہلوان کلدہ بن اسید نام کا تھا۔ جب اس کو اسلام کی دعوت دی گئی تو وہ اپنی انتہائی طاقت کی بنا پر ایمان نہ لایا اور سخت کلامی سے پیش آیا اور بولا کہ "تم مجھ کو ایسے قید خانے سے ڈراتے ہو جس کے کُل انیس ۱۹ پیادے ہیں اُن کو تو میں ایک بائیں ہاتھ سے کافی ہو سکتا ہوں۔ کون ہے جو میرا مقابلہ کر سکے گا۔ مجھ کو ایک باغ کا لالچ دیتے ہو۔ میں نے شادیوں میں، مہمان داریوں میں اتنا مال و دولت خرچ کیا ہے کہ اگر شمار کیا جائے تو تمہارا باغ وغیرہ اُس کے سامنے بے حقیقت ہے۔"

یہاں پر بتایا جا رہا ہے کہ دنیاوی اسباب پر غرور کر کے اللہ میاں سے سرکشی کرنا اپنے سر پر مصیبت مول لینا ہے۔ اور یہ شہر اگر ابراہیم علیہ السلام کا بنا کردہ نہ ہوتا اور اللہ کے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی جگہ نہ ہوتا تو یہ سب برباد کر دیا جاتا۔ اس سورت میں اُن نخوت پسندوں اور عارضی دولت اور قوت پر گھمنڈ کرنے والوں پر توبیخ اور سرزنش کی جا رہی ہے جو اپنی جسمانی قوت پر اتراتے اور شیخی بگھارا کرتے ہیں۔ انسان طرح طرح کی سختی اور مشقت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہونے کے وقت سے مرتے دم تک قسم قسم کی مصیبتوں کا شکار رہتا ہے۔ تمام مخلوق سے زیادہ کمزور یہی ہے اور سب سے زیادہ جفاکش بھی

یہی ہے۔ مگر خارجی اثرات سے متأثر ہو کر اپنی خواہشات کی بنا پر ذلیل ہو جاتا ہے۔ دین کو اور دنیا کو دونوں کو تباہ کر لیتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَاتٍ

۱۔ لَآ - (یہاں لفظ لا قسم کے اول آنے کی وجہ سے زائد ہے)
۲۔ اُقْسِمُ - میں قسم کھاتا ہوں
۳۔ بِهٰذَا (بِ-هٰذَا) ساتھ اس
۴۔ الْبَلَدِ ① شہر (مکہ کی)
۵۔ وَاَنْتَ - اور آپ (کو)
۶۔ حِلٌّ - حلال ہونے والی ہے
۷۔ بِهٰذَا (بِ هٰذَا) ساتھ اس کے۔ اس میں
۸۔ الْبَلَدِ ② شہر
۹۔ وَوَالِدٍ - اور جننے والا (باپ)
۱۰۔ وَمَا - اور جو
۱۱۔ وَلَدَ ③ اس نے جنا
۱۲۔ لَقَدْ (لَ قَدْ) بے شک
۱۳۔ خَلَقْنَا (خَلَقَ-نَا) ہم نے پیدا کیا
۱۴۔ الْاِنْسَانَ - آدمی (کو)
۱۵۔ فِيْ - میں درمیان
۱۶۔ كَبَدٍ ④ رنج و مشقت
۱۷۔ اَ - کیا۔
۱۸۔ يَحْسَبُ - وہ گمان کرتا ہے
۱۹۔ اَنْ - یہ کہ
۲۰۔ لَنْ - ہرگز (نہیں)
۲۱۔ يَّقْدِرَ قدرت پائے گا
۲۲۔ عَلَيْهِ اس پر
۲۳۔ اَحَدٌ ⑤ کوئی
۲۴۔ يَقُوْلُ - کہتا ہے
۲۵۔ اَهْلَكْتُ - میں نے برباد کر دیا
۲۶۔ مَالًا - دھن دولت (کو)
۲۷۔ لُّبَدًا ⑥ - ڈھیروں
۲۸۔ اَ - کیا۔
۲۹۔ يَحْسَبُ - وہ گمان کرتا ہے
۳۰۔ اَنْ - یہ کہ
۳۱۔ لَّمْ - نہیں
۳۲۔ يَرَهٗ (يَرَ-هٗ) اس کو دیکھا
۳۳۔ اَحَدٌ ⑦ کسی نے
۳۴۔ اَلَمْ - کیا نہیں
۳۵۔ نَجْعَلْ - ہم نے بنائیں
۳۶۔ لَّهٗ - اس کی لئے
۳۷۔ عَيْنَيْنِ ⑧ (عَيْنٌ) دو آنکھیں
۳۸۔ وَلِسَانًا - اور زبان
۳۹۔ وَّشَفَتَيْنِ ⑨ (شَفَةٌ) دو ہونٹ
۴۰۔ وَهَدَيْنٰهُ (وَ هَدَيْ-نَا-هُ) اور ہم نے اس کو بتلا دیئے۔
۴۱۔ النَّجْدَيْنِ ⑩ دو راستے
۴۲۔ فَلَا (فَ-لَا) سو نہیں
۴۳۔ اقْتَحَمَ - نکلا - گھس پڑا
۴۴۔ الْعَقَبَةَ ⑪ (دشوار گزار گھاٹیوں میں)
۴۵۔ وَمَا - اور کیا
۴۶۔ اَدْرٰىكَ - آپ کو معلوم ہے
۴۷۔ مَا - کیا ہے؟
۴۸۔ الْعَقَبَةُ ⑫ گھاٹی
۴۹۔ فَكُّ - چھڑا دینا
۵۰۔ رَقَبَةٍ ⑬ (کسی) گردن (کا)
۵۱۔ اَوْ - یا
۵۲۔ اِطْعَامٌ - کھانا کھلانا۔
۵۳۔ فِيْ يَوْمٍ - کسی دن میں
۵۴۔ ذِيْ - والے
۵۵۔ مَسْغَبَةٍ ⑭ بھوک۔ فاقہ۔
۵۶۔ يَّتِيْمًا - بے باپ کا بچہ
۵۷۔ ذَا - والے
۵۸۔ مَقْرَبَةٍ ⑮ رشتہ دار (کو)
۵۹۔ اَوْ - یا
۶۰۔ مِسْكِيْنًا - فقیر۔ محتاج۔

۶۱ ذَا مَتْرَبَةٍ ⑯ خاک نشیں (ایسا محتاج جو زمین کو اوڑھنا بچھونا بنائے)	۶۹ وَتَوَاصَوْا اور انھوں نے ایک دوسرے کو نصیحت کی	۷۷ هُمْ - وہ
۶۲ ثُمَّ - پھر	۷۰ بِالْمَرْحَمَةِ ⑰ بِ - الْمَرْحَمَة رحم کرنے کی	۷۸ اَصْحٰبُ - والے
۶۳ كَانَ - ہوا	۷۱ اُولٰٓئِكَ - یہی لوگ	۷۹ الْمَشْئَمَةِ ⑲ بائیں طرف
۶۴ مِنَ الَّذِيْنَ - اُن لوگوں میں سے	۷۲ اَصْحٰبُ (اَصْحَابُ) والے	۸۰ عَلَيْهِمْ - ان پر (ہے)
۶۵ اٰمَنُوْا - ایمان لائے	۷۳ الْمَيْمَنَةِ ⑱ داہنی طرف	۸۱ نَارٌ - آگ
۶۶ وَ - اور	۷۴ وَالَّذِيْنَ - اور جن لوگوں نے	۸۲ مُّؤْصَدَةٌ ⑳ جس کو بند کردیا جائیگا
۶۷ تَوَاصَوْا - انھوں نے ایک دوسرے کو نصیحت کی	۷۵ كَفَرُوْا - انکار کیا	
۶۸ بِالصَّبْرِ بِ - الصَّبْر صبر کی	۷۶ بِاٰيٰتِنَا بِ - اٰيٰتِ - نَا ہماری آیتوں کا	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آخرت کی رغبت دِلانا اور شر سے ڈرانا

(۱) دنیا کی محبت انسان کو پیدا ہونے سے مرنے تک مصیبتوں کا شکار بنائے رکھتی ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ② وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ④

(۱) میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں (۲) اور آپ کو اس شہر میں (لڑائی) حلال ہونے والی ہے (۳) اور قسم ہے جنانے والے (باپ) کی اور جو اس نے جنا (اولاد کی) (۴) بے شک ہم نے انسان کو بڑی محنت میں پیدا کیا۔ انسان طرح طرح کی سختی اور مشقت کے لئے پیدا ہوا ہے۔

(۲) دنیا کی کامیابی انسان کی آنکھیں بند کرتی اور اس کو مغرور کر دیتی ہے

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ⑥ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ⑦

(۵) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس ہرگز نہ چلے گا (۶) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا۔

(۷) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔

۳ اللہ میاں کے وہ انعامات جن پر زندگی کا مدار ہے بتاتے ہیں تاکہ منکر خوب سمجھ لیں

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ⑧ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ⑨ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ⑩

(۸) کیا ہم نے اُس کو دو آنکھیں نہیں دیں (۹) اور زبان اور دو ہونٹ (۱۰) ہم نے اُس کو دونوں بھلائی اور بُرائی کے راستے بتلا دیئے۔

۴۔ مال کو نفس اور شیطانی خیالات کے خلاف مستحقوں پر صرف کرنا چاہیئے

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

(۱۱) سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا (یہ شخص نفس کی مخالفت کر کے شیطانی وسوسوں کے خلاف نیک اعمال میں کوشش نہیں کرتا) (۱۲) اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی کیا ہے (۱۳) وہ کسی گردن کو چھڑا دینا (۱۴) یا کھانا کھلانا بھوک کے دن میں (۱۵) کسی بن باپ کے رشتے دار بچے کو (۱۶) یا کسی خاک نشین محتاج کو۔

(۵) فلاح کے مستحق صرف ایمان والے ہیں جو مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

(۱۷) پھر ہو وہ اُن لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کرتے رہے (۱۸) یہی لوگ ہیں داہنے والے (نیک بخت اور اہل جنت) ہیں

(۶) کافر کم بخت ہیں اور آخرت میں ان کے لیے دوزخ ہی دوزخ ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع

(۱۹) اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے وہ لوگ بائیں والے (بدبخت اور جہنم والے) ہیں (۲۰) ان پر آگ ہوگی جس کو بند کر دیا جائیگا

ع ۱ / ۲۰ / ۲۶

نوٹ۔ ۱۔ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نئے مذہب یعنی اسلام کی دعوت کرتے دیکھا تو اُن کے غیظ و غضب کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ وہ سختیاں کیں جن کے ذکر سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اسلام لانا خود کو مصائب کا شکار بنانا تھا۔ جو لوگ اسلام لاتے تھے اُن کو ان کے قبیلے والے ستانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔ غلام جو اسلام سے مشرف ہو جاتے اُن کو دردناک سزائیں دی جاتی تھیں۔ حدودِ کعبہ میں جنگ و جدال روزِ اول سے ہی منع چلا آتا تھا اس لئے کعبہ میں حدود میں لڑکر خود کو مصائب سے نجات دینا ممکن نظر نہ آتا تھا۔ اللہ میاں اس پاک اور عظمت والے شہر مکہ باپ اور بیٹی کی جس پر انسان کی نسل کا بقاء اور قومی قوت کا مدار ہے قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رسول کو ہمارے نام کے بلند کرنے اور کفر کو اس شہر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہٹانے کو اس مقدس شہر کے حدود کے اندر ہی جنگ کی اجازت دیدیں گے تاکہ امن قائم ہو جائے۔ انسان طرح طرح کی سختیاں اور مشقتیں برداشت کرنے کے لئے ہی پیدا ہوا ہے۔ انسان پیدائش کے وقت سے مرتے دم تک مصائب اٹھا اٹھا کر ہی اعلیٰ درجوں تک پہونچتا ہے۔ آخر میں ظالم مغلوب و ناکام ہوتا ہے اور حق کامیاب ہوتا ہے۔

۲۔ کافروں کی کوتہ نظری اور فہم کے قصور کو بیان کر رہے ہیں کہ دنیا کی ساری دھن دولت آنی جانی چیز ہے۔

نہ تو کسی کے پاس رہی اور نہ رہے۔ پھر ایسی چیز پر ناز کرنا عقل کی کمزوری ہے۔ خاص کر ایسی ہستی کا جو پیدا ہونے مرنے تک طرح طرح کی مشقتوں اور قسم قسم کی تکلیفوں میں گھرا رہتا ہو اس کا یہ گھمنڈ کرنا اس پر کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ کوئی اس کے بھلے بُرے کاموں کو نہیں دیکھتا ہے اور نہ کوئی پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔ اور نہ یہ سوال سکتا کہ مال کہاں سے کمایا ہے اور کدھر اُڑایا ہے۔ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔

۳۔ اللہ میاں کافر کا حال بیان فرما کر اپنے انعاموں کا ذکر فرما رہے ہیں کہ آنکھیں۔ ہونٹ اور زبان کو دیکھو کہ جس سے اس کی زندگی زندگی ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بھلائی اور برائی کے راستے بتلا دئے تاکہ جنت اور جہنم میں امتیاز کر سکے۔

۴۔ انسان شادیوں میں نام و نمود کے مواقع پر خوب خوب روپیہ خرچ کرتا ہے۔ بے دردی کے ساتھ روپیہ لٹاتا ہے۔ یہ بے کار روپیہ کا ضائع کرنا ہے اور دولت کی بے قدری کرنا ہے۔ اس پیسے کو نیک کاموں میں لگانا تھا۔ یہی وہ گھاٹی ہے جس پر سے گزرتے ہوئے انسان کا دم نکلتا ہے۔ کیونکہ اس میں نہ نام ہے نہ نمود اور نہ شہرت۔ کٹھن گھاٹی سے پار کرنا تو (۱) کسی کی گردن قرض ظلم وستم اور غلامی سے چھڑانا ہے اور (۲) بھوکے یتیم رشتہ دار کو اور لاچار مسکینوں کو ان کی بھوک پیاس میں کھانا کھلانا ہے۔

۵۔ پسندیدہ اخلاق وہ ہیں جن سے دین و دنیا کے کام بن جائیں اور انسان فلاح کے اونچے سے اونچے درجہ پر جا پہونچے۔ ایسے اخلاق کے لوگ خدا کے بندوں پر رحم اور مہربانی کرنے کی آپس میں نصیحت کیا کرتے ہیں۔ یہ صفات کافر میں نہیں ہوتے ہیں اس لئے وہ آخرت کی ذلت کا مستحق ہے۔

۲۷۔ سُورَۃُ الفجر

ملحد۔ دہریئے اور بے دین اکثر اس خام خیالی میں پھنسے ہوئے تھے کہ اللہ میاں بندوں کی نیکی اور بدی سے بے نیاز ہیں۔ دُنیا کے پیدا ہو چکنے کے بعد اس کا فنا ہونا اور پھر ایک نئے عالم کا پیدا ہونا۔ حشر و نشر سوال و جواب کے بعد سزا کا ملنا خلاف عقل ہے۔ دنیا میں جزاء و سزا سے کون سی چیز روکتی ہے۔ اور اگر اللہ میاں انسانوں کے بھلے اور بُرے کاموں پر نظر رکھتے ہیں اور جزاء سزا پر قادر بھی ہیں تو پھر دنیا ہی میں اور اسی زندگی میں کیوں بدلہ نہیں دیتے تاکہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے اور کوئی جھگڑا ہی باقی نہ رہے۔ انبیاء علیہم السلام اور واعظوں کی نصیحتیں سب من گھڑت ڈھکوسلے ہیں اور بے اصل باتیں۔

اس خیال کے جواب میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ میاں کی حکمت اسی بات کو چاہتی ہے کہ انسان کے عملوں کا

بدلہ قیامت کے ہی دن دیا جائے کیونکہ انسان کی کل عمر آخرت کے سامان جمع کرنے کے لئے مقرر ہے کہ وہ آخر عمر تک جو کچھ کرنا ہے کر لے اور یہ نہ کہے کہ میں عمر کے کسی اگلے حصہ میں توبہ واستغفار کر کے اپنے قصوروں کی کمی کو پورا کر لیتا۔ سزا میں جلدی کی گئی۔

اللہ میاں یہاں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس عالم کے علاوہ ایک اور عالم ہے۔ جہاں تمام کاموں کا مناسب بدلہ ملے گا۔ منکرین و ملحدین کا ابدی عذاب میں گرفتار ہونا لازمی اور ضروری بات ہے وہ اپنے غلط استدلال کی بنا پر بچ نہیں سکتے۔ یہی نہیں بلکہ کبھی دنیا میں بھی انسانوں کے کرتوتوں کی سزا دیدیتے ہیں اور نیکیوں کو ان کے بھلے کاموں کا بدلہ۔ اس لئے پہلی تین زبردست قوموں کے تین مشہور واقعات یاد دلاتے ہیں۔ جن کی سرکشی کی بنا پر خدا نے دنیا ہی میں ان کو سزا دی تھی۔

خدا حکیم ہے اس کی بالغ حکمت اسی کو چاہتی ہے کہ انسانوں کے نیک و بد کاموں کے لئے قیامت کا دن ہو۔

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَاتٍ
۱۔ وَ ۔ قسم ہے	۱۴۔ حِجْرٍ ۵ عقل کے	۲۷۔ مِثْلُھَا (مثل۔ ھا) اس کی طرح
۲۔ اَلْفَجْرِ ۱ ۔ فجر کی	۱۵۔ اَ ۔ کیا	۲۸۔ فِی الْبِلَادِ ۸ شہروں میں
۳۔ وَلَیَالٍ ۔ اور راتوں کی	۱۶۔ لَمْ تَرَ ۔ آپ نے نہیں دیکھا	۲۹۔ وَثَمُوْدَ ۔ اور قوم ثمود (کے)
۴۔ عَشْرٍ ۲ ۔ دس (کی)	۱۷۔ کَیْفَ ۔ کیسا۔ کیا	۳۰۔ الَّذِیْنَ ۔ جن لوگوں نے
۵۔ وَّالشَّفْعِ ۔ اور جفت	۱۸۔ فَعَلَ ۔ (معاملہ) کیا	۳۱۔ جَابُوْا ۔ تراشا
۶۔ وَالْوَتْرِ ۳ ۔ اور طاق (کی)	۱۹۔ رَبُّکَ ۔ آپ کے رب نے	۳۲۔ الصَّخْرَ ۔ پتھر
۷۔ وَالَّیْلِ ۔ اور رات کی	۲۰۔ بِعَادٍ ۶ (ب عادٍ) قوم عاد کے ساتھ	۳۳۔ بِالْوَادِ ۹ (ب۔ ال۔ واد) وادیٔ قریٰ میں
۸۔ اِذَا ۔ جب	۲۱۔ اِرَمَ ۔ شہر ارم	۳۴۔ وَفِرْعَوْنَ ۔ اور فرعون
۹۔ یَسْرِ ۴ ۔ وہ چلنے لگے	۲۲۔ ذَاتِ ۔ صاحب۔ والے	۳۵۔ ذِی الْاَوْتَادِ ۱۰ میخوں والے کے ساتھ
۱۰۔ ھَلْ ۔ کیا	۲۳۔ الْعِمَادِ ۷ ستونوں	۳۶۔ الَّذِیْنَ ۔ جنھوں نے
۱۱۔ فِیْ ذٰلِکَ ۔ اس میں	۲۴۔ الَّتِیْ ۔ وہ	۳۷۔ طَغَوْا ۔ سرکشی کی
۱۲۔ قَسَمٌ ۔ قسم	۲۵۔ لَمْ ۔ نہیں۔	۳۸۔ فِی الْبِلَادِ ۱۱ شہروں میں
۱۳۔ لِّذِیْ (لِ۔ ذِیْ) واسطے صاحب	۲۶۔ یُخْلَقْ ۔ پیدا کیا گیا	۳۹۔ فَاَکْثَرُوْا (فَ۔ اَکْثَرُوْا) سو انھوں نے کثرت سے کیا۔

۴۰۔ فِیْھَا (فِیْ ھَا) اُس میں
۴۱۔ اَلْفَسَادَ (۱۲) فساد کو
۴۲۔ فَصَبَّ (فَ۔ صَبَّ) برسایا
۴۳۔ عَلَیْھِمْ ۔ اُن پر
۴۴۔ رَبُّکَ ۔ آپ کے رب نے
۴۵۔ سَوْطَ ۔ کوڑا
۴۶۔ عَذَابٍ (۱۳) عذاب کا
۴۷۔ اِنَّ ۔ بے شک
۴۸۔ رَبَّکَ ۔ آپ کا رب
۴۹۔ لَبِالْمِرْصَادِ (۱۴) (لَ۔ بِ۔ الْمِرْصَادِ) البتہ گھات میں ہے
۵۰۔ فَاَمَّا (فَ۔ اَمَّا) پس بہرحال۔
۵۱۔ الْاِنْسَانُ ۔ آدمی
۵۲۔ اِذَا مَا ۔ جب کہ
۵۳۔ ابْتَلٰهُ (ابْتَلٰی۔ ہٗ) اسکو آزماتا ہے
۵۴۔ رَبُّهٗ (رَبُّ۔ ہٗ) اُس کا رب
۵۵۔ فَاَكْرَمَهٗ (فَ۔ اَكْرَمَ۔ ہٗ) پس اُس کو عزت دیتا ہے
۵۶۔ وَنَعَّمَهٗ (وَ۔ نَعَّمَ۔ ہٗ) اور نعمت دیتا ہے
۵۷۔ فَیَقُوْلُ (فَ۔ یَقُوْلُ) پس کہتا ہے
۵۸۔ رَبِّیْٓ ۔ میرے رب نے
۵۹۔ اَكْرَمَنِ (۱۵) مجھ کو عزت دی
۶۰۔ وَاَمَّآ ۔ اور لیکن
۶۱۔ اِذَا مَا ۔ جب
۶۲۔ ابْتَلٰهُ ۔ اس کو آزماتا ہے

۶۳۔ فَقَدَرَ (فَ۔ قَدَرَ) پس تنگ کرتا ہے
۶۴۔ عَلَیْهِ ۔ اُس پر
۶۵۔ رِزْقَهٗ (رِزْقَ۔ ہٗ) اُس کا رزق
۶۶۔ فَیَقُوْلُ (فَ۔ یَقُوْلُ) پس کہتا ہے
۶۷۔ رَبِّیْٓ (رَبِّ۔ یْ) میرے رب نے
۶۸۔ اَهَانَنِ (۱۶) (اَهَانَ۔ نِیْ) ذلت دی مجھ کو
۶۹۔ كَلَّا ۔ ہرگز نہیں
۷۰۔ بَلْ ۔ بلکہ
۷۱۔ لَا ۔ نہیں
۷۲۔ تُكْرِمُوْنَ ۔ عزت کرتے ہو
۷۳۔ الْیَتِیْمَ (۱۷) یتیم کی
۷۴۔ وَلَا ۔ اور نہیں
۷۵۔ تَحٰٓضُّوْنَ ۔ تم ترغیب دیتے ہو
۷۶۔ عَلٰی طَعَامِ ۔ کھانا (دینے) پر
۷۷۔ الْمِسْكِیْنِ (۱۸) ۔ محتاج کو
۷۸۔ وَتَاْكُلُوْنَ ۔ اور تم کھا جاتے ہو
۷۹۔ التُّرَاثَ ۔ میراث کو
۸۰۔ اَكْلًا کھانا (مال)
۸۱۔ لَّمًّا (۱۹) سمیٹ کر
۸۲۔ وَتُحِبُّوْنَ اور تم محبت رکھتے ہو
۸۳۔ الْمَالَ مال سے
۸۴۔ حُبًّا دوست رکھنا
۸۵۔ جَمًّا (۲۰) بہت

۸۶۔ كَلَّآ ۔ ہرگز نہیں
۸۷۔ اِذَا ۔ جب
۸۸۔ دُكَّتِ ۔ توڑی جائے گی
۸۹۔ الْاَرْضُ ۔ زمین
۹۰۔ دَكًّا دَكًّا (۲۱) ریزہ ریزہ
۹۱۔ وَّجَآءَ ۔ آئے گا
۹۲۔ رَبُّكَ ۔ آپ کا رب
۹۳۔ وَالْمَلَكُ ۔ اور فرشتے
۹۴۔ صَفًّا صَفًّا (۲۲) صفیں صفیں
۹۵۔ وَجِایْٓءَ ۔ اور لایا جائے گا
۹۶۔ یَوْمَىِٕذٍۭ ۔ اُس دن
۹۷۔ بِجَهَنَّمَ (بِ۔ جَهَنَّمَ) جہنّم کو
۹۸۔ یَوْمَىِٕذٍ ۔ اُس دن
۹۹۔ یَّتَذَكَّرُ ۔ یاد کرے گا (سمجھ آئے گی)
۱۰۰۔ الْاِنْسَانُ ۔ انسان
۱۰۱۔ وَاَنّٰی ۔ اور اب کہاں ہے
۱۰۲۔ لَهُ ۔ اُس کے واسطے
۱۰۳۔ الذِّكْرٰی (۲۳) سمجھ آنے کا موقع
۱۰۴۔ یَقُوْلُ ۔ کہے گا
۱۰۵۔ یٰلَیْتَنِیْ (یَا۔ لَیْتَ۔ نِیْ) ۔ کاش کہ میں
۱۰۶۔ قَدَّمْتُ ۔ آگے بھیجا
۱۰۷۔ لِحَیَاتِیْ (لِ۔ حَیَاتِ۔ یْ) (۲۴) اپنی اُس زندگی کے لئے
۱۰۸۔ فَیَوْمَىِٕذٍ ۔ پس اُس دن

۱۰۹ - لَا - نہیں	۱۱۶ - اَحَدٌ (۲۶) - کوئی	۱۲۳ - رَاضِيَةً خوش ہونے والی
۱۱۰ - يُعَذِّبُ عذاب کرے گا	۱۱۷ - يَاۤ اَيَّتُهَا - اے	۱۲۴ - مَّرْضِيَّةً (۲۸) راضی کی ہوئی
۱۱۱ - عَذَابَهٗۤ (عَذَابَ - ہٗ) اُس کے عذاب (کے برابر)	۱۱۸ - النَّفْسُ - جان (روح)	۱۲۵ فَادْخُلِيْ (فَ - ادْخُلِيْ) پھر تو داخل ہوجا
۱۱۲ - اَحَدٌ (۲۵) کوئی	۱۱۹ - الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷) اطمینان والی	۱۲۶ - فِيْ عِبَادِيْ (۲۹) میری بندوں میں
۱۱۳ - وَلَا - اور نہیں	۱۲۰ - ارْجِعِيْۤ - تو لوٹ	۱۲۷ - وَادْخُلِيْ - اور تو داخل ہوجا
۱۱۴ يُوْثِقُ - جکڑے گا	۱۲۱ - اِلٰى - طرف	۱۲۸ جَنَّتِيْ (۳۰) - میری جنت میں
۱۱۵ وَثَاقَهٗۤ (وَثَاقَ - ہٗ) اُس کے جکڑنے کے برابر	۱۲۲ رَبِّكِ - اپنے رب کی	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بعض اعمال جن پر جزا و سزا ہوگی اور کون کس کا مستحق ہوگا

(۱) ایسی چیزوں کی قسم جن پر غور کرنا انسان کو شقاوت سے نکال کر سعادت پر پہونچاتا ہے

وَالْفَجْرِ (۱) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (۲) وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۳) وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (۴) هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ (۵)

(۱) قسم ہے صبح کی (۲) اور دس راتوں کی (ذی الحجہ) (۳) اور جفت و طاق کی (۴) اور رات کی جب وہ چلنے لگے (۵) کیا اس میں عقل مند کے لئے کافی قسم بھی ہے۔

(۲) پہلی تین مشہور قومیں اور اُن کی سرکشی

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶) اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷) الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (۸) وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۹) وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ (۱۰) الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (۱۱) فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ (۱۲)

(۶) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا (۷) جو قوم ارم سے بڑی ستونوں والے (جن کے قد و قامت ستون جیسے تھے) (۸) جن کے برابر شہروں میں کوئی نہیں پیدا کیا گیا (۹) اور قوم ثمود کے ساتھ جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراشتے تھے (۱۰) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (۱۱) جنھوں نے شہروں میں سر اُٹھا رکھا تھا (۱۲) اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا۔

(۳) سرکشی کا انجام قہر الٰہی اور تباہی ہے

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳)

(۱۳) پس آپ کے رب نے ان (سب) پر عذاب کا کوڑا برسایا (ان متمردوں اور سرکشوں کو ہلاک کر ڈالا کہ مخلوق ان کے شر سے نجات پا جائے)

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾

(۱۴) بے شک آپ کا رب گھات میں ہے (اللہ علام الغیوب ان کے حالات جانتا ہے اور جیسے ان کے اعمال ہیں ویسا ہی برتاؤ کرتا ہے)

(۴) انسان کی آزمائش کبھی تنگی سے ہوتی ہے اور کبھی فراخی سے

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾

(۱۵) پھر انسان کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری عزت بڑھا دی (۱۶) اور جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا

(۵) جاہ و مرتبہ کی محبت انسان کو حلال و حرام سے اور یتیموں اور غریبوں سے بے فکر کر دیتی ہے

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

(۱۷) ہرگز نہیں بلکہ تم یتیموں کی عزت نہیں کرتے (۱۸) اور دوسروں کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے (۱۹) اور مردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو (۲۰) اور دھن دولت کو دل سے چاہتے ہو۔

(۶) مال و دولت کا نہ ہونا ذلت نہیں بلکہ اصلی اور دائمی ذلت قیامت کی رسوائی ہے

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾

(۲۱) نہیں نہیں (بلکہ) جس وقت زمین کو توڑ پھوڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا (۲۲) آپ کا پروردگار (یعنی اللہ کا حکم) اور فرشتے جوق جوق آئیں گے (۲۳) اور اس دن جہنم کو سامنے لایا جائے گا۔ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ میں آنے کا موقع کہاں رہا۔

(۷) روزِ جزاء کی کیفیت دیکھ کر انسان کا اپنی حالت پر حسرت و افسوس کرنا

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾

(۲۴) کہے گا اے کاش میں اس (دائمی) زندگی کے لئے کوئی عمل آگے بھیج دیتا (۲۵) پس اس دن تو خدا کے عذاب کی برابر کوئی عذاب دینے والا نہ نکلے گا (۲۶) اور اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نہ نکلے گا۔

(۸) نعمت میں شکر اور مصیبت میں صبر کرنے والے سعادت ابدی حاصل کر لیں گے

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

(۲۷) اے اطمینان والی روح (۲۸) تو اپنے رب کی چل تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش۔

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾	تو میری بندوں میں شامل ہو(٢٩) اور میری جنت میں داخل ہو

ع ۲

نوٹ ۱- فجر کے معنی صبح کے ہیں۔ فجر بھی قیامت کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے۔ رات میں ایک سکون اور سناٹا چھایا ہوتا ہے جو موت کے بالکل مشابہ ہے۔ صبح آفتاب کی کرن نکلی کہ پرندوں نے درختوں پر شور مچایا۔ دنیا میں کاروبار شروع ہوئے۔ ایک ہل چل مچ گئی صبح کا شور قیامت کا نمونہ ہے۔

ذی حجہ کی دس راتیں کہ حاجی لوگ چاروں طرف سے مکہ معظمہ میں حج کعبہ وطواف کے لئے جمع ہوتے ہیں کہ عشرۂ ذی حج کے علاوہ کوئی دن ایسا متبرک نہیں جس میں اللہ میاں کو صالح اعمال زائد محبوب ہوں، یہ سب کا جمع ہونا قیامت کے دن اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا ایک منظر پیش کرتا ہے۔

"شفع ووتر" سے جفت اور طاق عدد مراد ہیں جس کی حساب کے لئے عالم کو از بس ضرورت ہے۔ دنیا کی چیزیں اور اعداد یا طاق ہیں یا جفت۔ تمام حسابات کا مدار انہیں اعداد پر ہے۔ اس میں دنیا کے فانی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اگر طاق میں سے کچھ نکل جائے تو وہ اپنی اصلی حالت پر نہ رہے گا۔ اسی طرح سے جفت بس یہ عالم بھی اسی طرح کا ہے۔ کبھی ایک حالت پر نہیں رہتا۔ بس ضرور کسی زبردست طاقت کے ہاتھ میں ہے جو اس میں تغیر و تبدل کر دیتا ہے۔

رات جب ڈھلتی ہے تو رحمت الٰہی کا ظہور ہوتا ہے۔ پچھلی رات میں اللہ کی برکات و رحمت اُن انسانوں پر ہوتی ہیں جو اُس کی یاد سے غافل نہیں ہیں۔

یہ قسمیں ایک سمجھ دار آدمی کے لئے غور و فکر کرنے کے واسطے بہت کچھ ہیں۔ ان کی حالت پر غور کرنے سے وہ اس نتیجہ پر پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ قیامت ضرور آنے والی ہے۔ اور یہ تمام دنیا کی دولت و عزت مٹنے والی اور فانی ہے اور دنیا کے مرتبے اور دولت پرست ہو کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھول جائے۔ اللہ کی مصلحت نے قیامت اور حساب و کتاب کا ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور اللہ میاں نیک بد کام سے غافل اور بے خبر نہیں

۲۔ جب دولت اور حکومت کا نشہ قوموں کو ایسا بدمست کر دیتا ہے کہ ان کے مظالم، سرکشی، شہوت پرستی، اور شراب نوشی وغیرہ کی کوئی حد نہیں رہتی ہے۔ اخلاق بگڑ جاتے ہیں رحم نام کو نہیں رہتا اللہ کے رسولوں کی اور اللہ کے مقرر کئے ہوئے قوانین کی بے عزتی کرنے میں کسر نہیں رکھتے۔ آخرت اور اعمال کے جزاء کا خیال اُن کے دماغ سے بالکل نکل جاتا ہے تو اللہ میاں کا قہر ایسی قوموں کو دنیا میں بھی تباہ کر دیتا ہے۔ اس قسم کی تین قوموں کی تباہی کے واقعات یاد دلاتے ہیں کہ عاد ارم ثمود اور فرعون جو اپنی بد افعالیوں

کی بنا پر تباہ ہوئے اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کے حکم سے روتابی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

عاد ارم کا زمانہ ۲۲۰۰ ق م سے شروع ہوتا ہے۔ ان کی حکومت کا مرکز ملک یمن تھا اور حضرموت میں سواحل خلیج فارس سے حدود عراق تک اس طرف اور دوسری طرف تمام عرب و مصر تک ان کی سلطنت پھیلی تھی۔ یہ ایک عظیم الشان قوم تھی جو قدیم ترین تہذیب کی بانی تھی۔ ان کا شہر ارم ایک عجائب زمانہ تھا۔ یہ قوم بڑی بہادر اور طاقت ور تھی مگر دولت و ثروت نے ان کو بدکار، عیاش اور ظالم بنا دیا تھا۔ یہی باتیں ان کی تباہی کا سبب ہوئیں۔

ثمود عاد کے بعد شہرت اور سیاسی جانشینی ثمود کو حاصل ہوئی۔ اس قوم کا دار الحکومت حجر تھا۔ یہ شہر اس قدیم راستے پر واقع ہے جو حجاز سے شام کو جاتا ہے۔ قوم ثمود کے سیاسی حالات بالکل نہیں معلوم۔ صرف یہ معلوم ہے کہ یہ پہاڑ تراش تراش کر نہایت خوبصورت خوبصورت مکانات بناتے مجسمے تراشتے تھے۔ نہایت عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ زمانہ تقریباً ۸۰۰ ق م سے ۱۷۰۰ ق م تک کا ہے۔

یہ پرلے درجے کے بت پرست اور بدکار تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام اسی قوم میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے ان کی ایک بات نہ مانی۔ یہ اپنے کرتوتوں کی بدولت برباد ہو گئے۔ اس قوم کی ترقی کی انتہا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہو جاتی ہے۔

فرعون مصر کا ایک زبردست بادشاہ تقریباً ۱۵۰۰ ق م میں تھا اس کے پاس بڑا لاؤ لشکر تھا۔ کثرت سے گھوڑے۔ خیمے تھے۔ ان کی بے شمار میخیں ساتھ چلا کرتی تھیں۔ یہ موذی ایمان داروں کو چومنخا کیا کرتا تھا اس کی سرکشی نے اس کو غرق کر دیا۔

۳۔ یہ مثالیں دے کر اللہ میاں بتا رہے ہیں کہ جب انسان کو دولت و ثروت اور عزت ملتی ہے تو وہ سرکش ہو جاتا ہے۔ اور اگر افلاس میں پھنستا ہے تو دل ہاتھ سے دینے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ میاں نے مجھے اچھے وقت کے گڑھے میں ڈالا ہے۔ لیکن ایمان دار انسان دولت مندی میں خدا کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے اور مصیبت میں صبر سے کام لیتا ہے اور دونوں کو آزمائش اور امتحان خیال کرتا ہے۔

ناشکر گزار انسان دولت کے نشے میں نہ یتیم کی پروا کرتا ہے۔ نہ غریب کو کھانا کھلاتا ہے۔ بلکہ چاہتا ہے کہ دنیا بھر کی دولت اُس کے پاس ہی رہے نہ حلال دیکھتا ہے اور نہ حرام۔ بس اس کو تو دولت و عیش کی زندگی چاہیئے۔ یہاں تک کہ دولت اور حکومت کے گھمنڈ میں وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ بس یہی ایک زندگی اور آخرت کا خیال بھی اُس کے دل میں نہیں آتا۔ حالانکہ وہ وقت بھی قریب ہے جب کہ فرشتے انسانوں کے اعمال

پیش کریں گے اور ہول ناک جہنم سے سابقہ پڑے گا۔ اس وقت کچھ بنائے نہ بنے گا۔ مگر اللہ کے نیک بندے اُس روز خوش و خرّم ہوں گے۔

۸۸۔ سُورَۃُ الْغَاشِیَۃ

اس سورت کی ابتدا میں قیامت کی ہول ناک حالت سے ڈرایا جا رہا ہے۔ قیامت کے خوفناک حالات سے انسانوں کو باخبر کرنا قرآن مجید کا سب سے بڑا کام ہے۔ یہاں پر ان لوگوں کی حالت تفصیل سے بیان کی جا رہی ہے جو کہ دنیا کی لذتوں میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ آخرت کو بالکل بھول ہی جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اُن خدا پرستوں اور راست بازوں کا ذکر بھی ہے جو اس امتحان گاہ دنیا میں آخرت کی ابدی زندگی کے واسطے طرح طرح کی مصیبتیں جھیلتے ہیں۔ اس کے بعد بتایا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن کافروں کے نیک عمل جو اُنھوں نے دنیا کی نمائش و نمود کے لئے کئے تھے کارآمد ثابت نہ ہوں گے کیونکہ اُنھوں نے جو کچھ کیا تھا وہ دنیا کے مفاد کی غرض سے کیا تھا۔ اس لئے ان سے قیامت میں کیا واسطہ اور سروکار ہو سکتا ہے۔ سچے مومنوں کی کچھ غلطیاں قیامت پر اعتقاد ہونے کی وجہ سے اور اللہ کی محبت کی بنا پر شمار میں نہ آئیں گی۔

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ست وعشرون آیات
۱۔ ھَلْ۔ کیا	۱۲۔ جَارِیَۃٌ (۱۲) دیکھتا ہوتی ہیں	۲۳۔ وَلَا - اور نہیں
۲۔ اَتٰکَ۔ تمہارے پاس آئی	۱۳۔ تُسْقٰی - پلائے جائیں گے	۲۴۔ یُغْنِیْ۔ دفع کرے گا
۳۔ حَدِیْثُ - بات (خبر)	۱۴۔ مِنْ عَیْنٍ - چشمہ سے	۲۵۔ مِنْ جُوْعٍ (۷) بھوک سے
۴۔ الْغَاشِیَۃِ (۱) ڈھانک لینے والے (عیط عام واقعہ کی)	۱۵۔ اٰنِیَۃٍ (۵)۔ کھولتے ہوئے	۲۶۔ وُجُوْہٌ۔ بہت سے منہ
۵۔ وُجُوْہٌ - بہت سے منہ	۱۶۔ لَیْسَ - نہیں ہے	۲۷۔ یَوْمَئِذٍ۔ اُس دن
۶۔ یَوْمَئِذٍ۔ اُس روز	۱۷۔ لَھُمْ - اُن کے لئے	۲۸۔ نَاعِمَۃٌ (۸) نعمت والے (رونق دار)
۷۔ خَاشِعَۃٌ (۲)۔ ذلیل ہونے والے	۱۸۔ طَعَامٌ۔ کوئی کھانا	۲۹۔ لِسَعْیِھَا (سَعْیٌ - ھَا) اپنی کوشش کی بدولت
۸۔ عَامِلَۃٌ عمل کرنے والے	۱۹۔ اِلَّا۔ مگر۔ بجز	۳۰۔ رَاضِیَۃٌ (۹) خوش خوش ہوں گے
۹۔ نَاصِبَۃٌ (۳) (مصیبت جھیلنے والے / مشقت کرنے والے)	۲۰۔ مِنْ ضَرِیْعٍ (۶) کانٹوں دار جھاڑی کے	۳۱۔ فِیْ جَنَّۃٍ - بہشت میں
۱۰۔ تَصْلٰی۔ داخل ہوں گے	۲۱۔ لَا - نہیں	۳۲۔ عَالِیَۃٍ (۱۰) بلند۔ اونچے
۱۱۔ نَارًا۔ آگ	۲۲۔ یُسْمِنُ۔ فربہ کرے گا	۳۳۔ لَا - نہیں

۳۴۔ تَسْمَعُ۔ سُنیں گے	۵۲۔ الْاِبِلِ۔ اونٹ (کی)	۷۰۔ عَلَیْهِمْ۔ اُن پر
۳۵۔ فِیْهَا۔ اُس میں	۵۳۔ کَیْفَ۔ کیونکر	۷۱۔ بِمُصَیْطِرٍ (۲۲) ب۔ مُصَیْطِر۔ مسلط، نگران
۳۶۔ لَاغِیَةً (۱۱)۔ لغو باتیں	۵۴۔ خُلِقَتْ (۱۷) پیدا کیا گیا	۷۲۔ اِلَّا۔ مگر
۳۷۔ فِیْهَا۔ اُس میں	۵۵۔ وَاِلَی۔ اور طرف	۷۳۔ مَنْ۔ جس شخص نے
۳۸۔ عَیْنٌ۔ چشمہ ہیں	۵۶۔ السَّمَآءِ۔ آسمان کی	۷۴۔ تَوَلّٰی۔ منہ موڑا
۳۹۔ جَارِیَةٌ (۱۲) بہتے ہوئے	۵۷۔ کَیْفَ۔ کس طرح	۷۵۔ وَکَفَرَ (۲۳)۔ اور کفر کیا
۴۰۔ فِیْهَا۔ اُس میں	۵۸۔ رُفِعَتْ (۱۸) بلند کیا گیا	۷۶۔ فَیُعَذِّبُهُ (ف یُعَذِّبُ ہُ) تو اُس کو عذاب کرے گا
۴۱۔ سُرُرٌ (سریر) تخت ہیں	۵۹۔ وَاِلَی الْجِبَالِ اور پہاڑوں کی طرف	۷۷۔ اللّٰهُ۔ اللہ
۴۲۔ مَّرْفُوْعَةٌ (۱۳) اونچے اونچے	۶۰۔ کَیْفَ۔ کیونکر	۷۸۔ الْعَذَابَ۔ سزا۔ عذاب
۴۳۔ وَّاَکْوَابٌ (کوب) جام۔ آبخورے	۶۱۔ نُصِبَتْ (۱۹) کھڑے کئے گئے	۷۹۔ الْاَکْبَرَ (۲۴)۔ بڑا
۴۴۔ مَّوْضُوْعَةٌ (۱۴) رکھے ہوئے	۶۲۔ وَاِلَی الْاَرْضِ۔ اور زمین کی طرف	۸۰۔ اِنَّ۔ بے شک
۴۵۔ وَّنَمَارِقُ۔ اور گدّے ہیں	۶۳۔ کَیْفَ۔ کس طرح	۸۱۔ اِلَیْنَا (اِلٰی۔ نَا) ہماری طرف
۴۶۔ مَصْفُوْفَةٌ (۱۵) برابر لگے ہوئے	۶۴۔ سُطِحَتْ (۲۰) بچھائی گئی	۸۲۔ اِیَابَهُمْ (۲۵) اِیَاب۔ ھُمْ (پاس) اُن کا لوٹ کے آنا
۴۷۔ وَّزَرَابِیُّ۔ اور قالین ہیں	۶۵۔ فَذَکِّرْ (ف ذَکِّرْ) پس آپ تو سمجھا دیجئے	۸۳۔ ثُمَّ۔ پھر
۴۸۔ مَبْثُوْثَةٌ (۱۶) بچھے ہوئے	۶۶۔ اِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں	۸۴۔ اِنَّ۔ بے شک
۴۹۔ اَفَلَا (اَ۔ فَ۔ لَا) تو کیا نہیں	۶۷۔ اَنْتَ۔ آپ ہیں	۸۵۔ عَلَیْنَا (عَلٰی۔ نَا) ہم پر (ہمارا ذمہ) ہے
۵۰۔ یَنْظُرُوْنَ۔ وہ دیکھتے	۶۸۔ مُذَکِّرٌ (۲۱) نصیحت کرنے والے	۸۶۔ حِسَابَهُمْ (۲۶) حِسَاب۔ ھُمْ
۵۱۔ اِلٰی۔ طرف	۶۹۔ لَسْتَ۔ آپ نہیں ہیں	اُن سے حساب لینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام (سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) قیامت کی ہوش ربا حالت انسان کے ہوش و عقل سب کو چھپا لیگی

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ (۱)

(۱) کیا تجھے (اے انسان) اس چھا جانے والی چیز (قیامت) کی کچھ خبر پہنچی ہے (یعنی قیامت کی جو ہوش و عقل وغیرہ سب کو گم ہو جانے سے) [illegible]

(۲) قیامت کے دن بہت سے روے کفر کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوں گے

وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ (۲)

(۲) بہت سے منہ اُس دن ذلیل و خوار ہونے والے ہوں گے

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾

(۳) مصیبت کے مارے تھکے ماندے ہوں گے (۴) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے (۵) کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا (۶) ان کے لئے سوا ایک کانٹے دار جھاڑ کے کوئی کھانا (نصیب) نہیں ہوگا (۷) جو نہ جسم کو موٹا تازہ کریگا اور نہ بھوک ہی کو دور کرے گا (کھانے میں دو باتیں ہوتی ہیں ایک وہ جسم کو فربہ کرتا ہے ایک بھوک کو دفع کرتا ہے مگر دوزخ کی غذا سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا)

(۳) قیامت میں اللہ کے نیک بندے آرام سے اور راحت میں ہوں گے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾

(۸) بہت سے (یعنی نیکوں کے) چہرے اُس روز بارونق (ہوں گے) (۹) اپنے عملوں کی بدولت خوش ہوں گے (۸) بہشت بریں میں ہوں گے (۱۱) جن میں کوئی لغو بات نہ سُنیں گے (یعنی کامل اطمینان و راحت سے ان کے دل بھرپور ہوں گے)

۴ جنّت کی کچھ نعمتوں کا ذکر اور کیفیت

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِىُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾

(۱۲) اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (۱۳) اُس میں اونچے اونچے تخت ہیں (۱۴) اور آبخوری قرینے سے رکھے ہوئے ہیں (۱۵) اور برابر لگے ہوئے گدّے ہیں (۱۶) اور قالین (سب طرف) بچھے ہوئے ہیں (یعنی ایک جنتی کو دنیا کی زیب زینت، آرائش اور آرام سے کروڑوں گنا زیادہ ساز و سامان ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ملجائیگا)

(۵) پہاڑ، آسمان و زمین اور حیوانات کی پیدائش سے خُدا کی کامل قدرت ظاہر ہوتی ہے

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

(۱۷) تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا (۱۸) اور آسمان کو کس طرح بلند کیا گیا ہے (۱۹) اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں (۲۰) اور زمین کو کس طرح بچھائی گئی ہے (یعنی انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ گرد و پیش کی چیزوں کی بناوٹ پر غور کرکے خدا کی حکمت اور قدرت کا قائل ہو کہ جس نے یہ چیزیں بنائی ہیں بس وہی جنّت کا خالق بھی ہے)

(۶) منکروں کے ایمان نہ لانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج تھا اس کا ازالہ اور آپ کی تسلّی کہ حق کے منکر خود بھگتان بھگتیں گے

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾

(۲۱) بس آپ تو نصیحت کرتے رہیئے۔ آپ تو بس سمجھانیوالے ہیں (۲۲) آپ تو ان پر مسلّط (نگراں) نہیں ہیں (۲۳) ہاں، مگر جس نے مُنہ موڑا اور کُفر کیا۔

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾	(۲۴) تو اللہ اس کو بڑا عذاب دیگا (۲۵) بے شک ان کو ہماری پاس (لوٹ کر) آنا ہوگا (۲۶) پھر ہمارا ہی ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔

نوٹ ۔۱۔ سوالیہ جملہ سے انسان کو قیامت کی طرف پوری طور سے متوجہ کیا جارہا ہے کہ قیامت یک بہ یک آجائے گی اور ہر طرف سے ڈھانک لے گی۔ ہوش و حواس گم ہوجائیں گے۔ قیامت کے منکروں کو اُس وقت پتہ چلے گا جب چاروں طرف سے عذاب الٰہی آگھیرے گا۔ اُس وقت چند دن کی زندگی پر حق کو جھٹلانے کا مزا مل جائے گا۔

۲۔ ان لوگوں کے چہرے اُترے ہوئے ہوں گے رنگ فق ہوگا جو دینی کاموں سے دل چراتے تھے اور اپنے گھروں میں عیش کی زندگی بسر کرتے تھے۔ قیامت کا اور اللہ کا انکار کرتے تھے وہ اُس روز دوزخ کے طرح طرح کے عذاب میں پھنس جائیں گے۔

۳۔ جس طرح ایک محنتی طالبِ علم جس کو آزاد اور کھلاڑی طالب علم بے وقوف بناتے اور اُس کی محنت پر پھبتیاں کستے تھے یہ اپنی اعلیٰ کامیابی کی خبر سُن کر خوش ہوتا ہے۔ چہرے پر سُرخی دوڑ جاتی ہے۔ چہرہ گلاب کی طرح کھل جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے فرماں بردار بندے خوش ہوں گے۔ اِن کے چہروں سے خوشی کے آثار ظاہر ہوں گے اور جنّتِ عالیہ میں چین کی بنسی بجائیں گے۔ جنّتی کو اس کی نیکی کا بدلہ مل جائے گا۔

۴۔ جنّت ابدی آرام کی جگہ ہے۔ وہاں دنیا کے سے لغویات اور تکلیف کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ آرام و آسائش کے تمام سامان مہیّا ہوں گے۔ دنیا کی زندگی ایک قید ہے اور آخرت کی زندگی نہایت پُرسکون ہوگی۔

۵۔ قیامت کے منکروں کو ذرا آنکھ کھول کے اپنی آس پاس کی چیزوں کو غور سے دیکھنا چاہیئے۔ اس سے خدا کی صنعت کا علم ہوگا اور مخلوق سے خالق کی معرفت ہو جائے گی۔ جب اونٹ، پہاڑ، زمین و آسمان کو انسان کے آرام کے لئے اس طرح پیدا کردیتا ہے تو دوزخ و جنّت کہاں کی ایسی چیزیں ہیں۔ جو ان چیزوں کی بناوٹ پر غور کرے گا اُس کا دل بے اختیار بول اُٹھے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے قائم کرنے پر قادر ہے دوزخ و جنّت اُس کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اعمال کی جزاء و سزا ضرور دے گا۔

۶۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چونکہ عالمؐ کے لئے رحمت ہیں آپ کا دل کُڑھتا تھا کہ ایک انسان خدا سے غافل ہو کر کیوں جہنّم میں جائے مگر منکر اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے۔ حق کے قبول کرنے سے بھاگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر قسم کی کوشش فرماتے تھے کہ یہ لوگ راہِ راست پر آجائیں مگر وہ گمراہ کب سُننے والے تھے۔ اس لئے آپ کو تسلّی فرمادی گئی کہ آپ کا کام تو صرف احکام کا پہونچا دینا ہے اُس کو پہونچا دیجئے۔ آپ اُن کے افعال کے ذمّہ دار نہیں ہیں۔ قیامت میں ہم خود ان کو سمجھ لیں گے۔ اور یہ اپنی اکڑفوں کی بدولت بچ کر کہاں جائیں گے چند روز کی دنیا کی زندگی ختم کرنے کے بعد ہمارے پاس ہی تو آئیں گے۔ ہم دیکھ لیں گے۔

۲۹۔ سُوْرَۃُ الاعلیٰ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب بڑی بڑی سورتیں نازل ہونا شروع ہوئیں ۔ بے شمار علوم غیب کی حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اُترنے لگے ۔ تو بمقتضائے بشری آپ کے دل میں یہ دغدغہ ضرور خلش پیدا کرتا ہوگا کہ میں ہوں تو انسان ہی کہیں یہ دقیق الفاظ ۔ غریب معانی بدون لکھے پڑھے یاد سے نکل جائیں جس کی وجہ سے رسالت کا مقدمہ ناتمام سا رہے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی خاطر اور اطمینان کے لئے یہ سورت نازل فرمائی کہ جب خُدا خود اپنی شاگردی میں لے کر یاد کرا دے تو پھر سبق کے بھول جانے اور یاد نہ رہنے کا خوف کیسا ۔ اسی وجہ سے آپ کو یہ سورت بہت محبوب تھی ۔ اکثر عیدین اور جمعہ میں اس سورت کو ھَلْ اَتٰىكَ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے ۔

سُوْرَۃُ الاعلیٰ مَکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی تسع عشرۃ اٰیات
۱۔ سَبِّحِ ۔ تسبیح (پاکی بیان) کیجئے	۱۵ ۔ غُثَآءً خشک	۲۹ ۔ وَ ۔ اور
۲ ۔ اسْمَ ۔ نام (کی)	۱۶ ۔ اَحْوٰی (۵) ۔ سیاہ	۳۰ ۔ نُیَسِّرُکَ ہم سہولت دینگے آپ کو
۳ ۔ رَبِّکَ ۔ (رَبِّ ۔ کَ) اپنے رب	۱۷ ۔ سَنُقْرِئُکَ (سَ ۔ نُقْرِئُ ۔ کَ) ہم پڑھا دیں گے آپ کو	۳۱ ۔ لِلْیُسْرٰی (۸) (لِ ۔ الْ ۔ یُسْرٰی) آسان شریعت کے لئے
۴ ۔ الْاَعْلَی (۱) ۔ بلند (کی)	۱۸ فَلَا (فَ ۔ لَا) ۔ پھر نہ	۳۲ فَذَکِّرْ (فَ ۔ ذَکِّرْ) پس نصیحت کیا کیجئے
۵ ۔ الَّذِیْ ۔ جس نے	۱۹ ۔ تَنْسٰی (۶) ۔ آپ بھولیں گے	۳۳ ۔ اِنْ ۔ اگر
۶ ۔ خَلَقَ ۔ پیدا کیا	۲۰ ۔ اِلَّا ۔ مگر	۳۴ ۔ نَفَعَتِ مفید ہوتا ہو
۷ ۔ فَسَوّٰی (۲) پھر ٹھیک کیا	۲۱ ۔ مَا ۔ جو	۳۵ ۔ الذِّکْرٰی (۹) سمجھانا
۸ ۔ وَالَّذِیْ ۔ اور جس نے	۲۲ ۔ شَآءَ ۔ منظور ہو	۳۶ سَیَذَّکَّرُ (سَ ۔ یَذَّکَّرُ) آپ سمجھ جائیگا
۹ ۔ قَدَّرَ ۔ اندازہ کیا	۲۳ ۔ اللّٰہُ ۔ اللہ (کو)	۳۷ ۔ مَنْ ۔ جو
۱۰ فَهَدٰی (۳) (فَ ۔ هَدٰی) پھر راہ بتلائی	۲۴ ۔ اِنَّهٗ ۔ بے شک	۳۸ ۔ یَّخْشٰی (۱۰) ڈرتا ہے ۔
۱۱ ۔ وَالَّذِیْ اور جس نے	۲۵ ۔ یَعْلَمُ ۔ وہ جانتا ہے	۳۹ وَیَتَجَنَّبُهَا (وَ ۔ یَتَجَنَّبُ ۔ هَا) اور پہلو تہی کرے گا اُس سے
۱۲ اَخْرَجَ ۔ نکالا	۲۶ ۔ الْجَهْرَ ۔ ظاہر (کو)	۴۰ ۔ الْاَشْقَی (۱۱) بدنصیب
۱۳ الْمَرْعٰی (۴) چارہ	۲۷ ۔ وَمَا ۔ جو کچھ کہ	۴۱ ۔ الَّذِیْ ۔ جو
۱۴ فَجَعَلَهٗ (فَ ۔ جَعَلَ ۔ هٗ) پھر اس کو کر دیا	۲۸ ۔ یَخْفٰی (۷) چھپی ہے	۴۲ یَصْلَی ۔ داخل ہوگا ۔

۴۳ - النَّارَ - آگ	۵۳ - تَزَکّٰی (۱۴) - پاک ہوا	۶۳ - خَیْرٌ - بہتر (ہے)
۴۴ - الْکُبْرٰی - بہت بڑی میں	۵۴ - وَذَکَرَ - اور یاد کیا	۶۴ - وَّاَبْقٰی (۱۷) اور بہت باقی رہنے والی ہے
۴۵ - ثُمَّ - پھر	۵۵ - اسْمَ - نام	۶۵ - اِنَّ - بے شک
۴۶ - لَا یَمُوْتُ - نہیں مرے گا	۵۶ - رَبِّهٖ (رَبِّ - هٖ) اپنے رب کا	۶۶ - هٰذَا - یہ (مضمون)
۴۷ - فِیْهَا - اس میں	۵۷ - فَصَلّٰی (۱۵) (فَ - صَلّٰی) پھر نماز پڑھی	۶۷ - لَفِی دل - فِیْ) بیچ - درمیان
۴۸ - وَلَا - اور نہ	۵۸ - بَلْ - بلکہ	۶۸ - الصُّحُفِ - کتابیں
۴۹ - یَحْیٰی (۱۳) وہ جئے گا	۵۹ - تُؤْثِرُوْنَ - مقدم رکھتے ہو	۶۹ - الْاُوْلٰی (۱۸) پہلے
۵۰ - قَدْ - بے شک	۶۰ - الْحَیٰوةَ - زندگی (کو)	۷۰ - صُحُفِ - کتابیں -
۵۱ - اَفْلَحَ - مراد کو پہونچا	۶۱ - الدُّنْیَا (۱۶) دنیاں	۷۱ - اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی (۱۹) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ -
۵۲ - مَنْ - جو	۶۲ - وَالْاٰخِرَةُ - اور آخرت	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

دُنیا مٹنے والی - آخرت باقی رہنے والی ہے اس لئے اپنے نفس کی اور دوسروں کی اصلاح کا حکم ہے

(۱) اس کے نام کی تسبیح کا حکم ہے جو ہر حس حرکت والی چیز میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے گھاس تک کو وہی اُگاتا اور پھر سیاہ کر دیتا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝۲ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝۳ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝۴ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝۵

آپ (اے پیغمبر) اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کیجئے - (۲) جس نے (ہر شے کو) پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا (۳) اور جس نے اندازہ کیا پھر راستہ بتایا (۴) اور جس نے چارہ نکالا (۵) پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا -

(۲) گو آپ امی ہیں مگر ہم انشاء اللہ ایسی قوت یادداشت دیں گے کہ وہ نبوت کی کھلی ہوئی دلیل ہو گی

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤی ۝۶

(۶) ہم ابھی آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے - (آپ ڈریں نہیں آپ ہرگز وحی کو نہ بھولیں گے -)

اِلَّا مَا شَاۤءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ⑦	(۷) مگر جو خدا چاہے۔ وہ ہر ظاہر اور چھپی ہوئی (بات) کو جانتا ہے۔

۳۔ سمجھانا اور نصیحت کرنا نیک لوگوں کو مفید ہوتا ہے

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۖ ⑧ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ ⑨	(۸) اور ہم اس آسان شریعت کے لئے آپ کو سہولت دیں گے (۹) تو آپ نصیحت کرتے رہئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو

۴۔ سعادت مند کو قرآن کی تعلیم نفع دیتی ہے

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ ⑩	(۱۰) جو شخص ڈرتا ہے وہی نصیحت مانتا ہے

۵۔ بدبخت قرآن کی تعلیم سے نفع نہیں اُٹھاتا

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ ⑪	(۱۱) اور اس سے وہ پہلو تہی کرتا ہے جو بڑا بدبخت ہے۔

۶۔ منکر دوزخ کا سخت عذاب سہیں گے

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ ⑫ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ ⑬	(۱۲) جو بہت بڑی آگ میں داخل ہوگا (۱۳) پھر نہ اس میں مرہی جائے گا اور نہ جئے گا۔

۷۔ پرہیزگار اور خالص اللہ کی عبادت کرنے والے فلاح پائیں گے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ ⑭ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ ⑮	(۱۴) مُراد کو پہونچا جو پاک ہو گیا۔ (۱۵) اور اپنے پروردگار کا نام لیتا رہا۔ اور نماز پڑھتا رہا۔

۸۔ دُنیادار اپنی غلطی سے آخرت پر دُنیا کو ترجیح دیتا ہے

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ ⑯ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ ⑰	(۱۶) بلکہ تم دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (۱۷) حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور پائدار ہے۔

۹ قرآن میں وہی باتیں ہیں جو پہلی کتابوں میں بیان کی گئی ہیں

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ ⑱ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ⑲	(۱۸) یقیناً یہ (مضمون) اگلے صحیفوں میں بھی ہے (۱۹) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

نوٹ ۔ ارشاد ہو رہا ہے کہ اے پیغمبر اور آپ کی کُل اُمت بزرگ و برتر خدا کی تسبیح کرتی رہا کرے۔ اس کے قرب کا یہی ذریعہ ہے۔ انسان تسبیح کرے گا تو اس کا اثر اس کی ذات پر بھی پڑے گا۔ وہ جسمانی آلائش سے پاک وصاف ہو کر اس قابل ہو جائے گا کہ وہ عالم بالا میں جا ملے۔ کیونکہ تسبیح کے انوار کے عکس تسبیح کرنے والے پر پڑتے ہیں اور اس کی

روح میں بھی نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر جب اس طرح اس کی ذات وصفات کی پاکی بیان کرنے سے علم اور انوار اپنا جلوہ ڈالیں گے تو مخلوق کے پیدا کرنے کے بھید اچھی طرح سمجھ میں آنے لگیں گے۔

اللہ نے مخلوق کو پیدا کر کے بیکار اور بے ڈول نہیں چھوڑ دیا بلکہ جس عضو۔ قوت اور صورت کی ضرورت تھی وہی عطا کی۔ انسان حیوان۔ نباتات۔ جمادات اور کل اجرام فلکی کو ایسے اسلوب پر بنایا ہے کہ ذرا سا بھی فرق آئے تو اُن کی حسن وخوبی اور افعال سب خاک میں مل جائیں۔ ہر ایک میں مناسب موزوں افعال و حرکات کی قدرت رکھی۔ معاش کے اسباب فراہم کرنیکے لئے علوم دنیاوی کی ہدایت فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت کے علوم کی بھی ہدایت کی اور انبیاء علیہم السلام کو ہدایت کے لئے بھیجا۔ زمین سے ہری ہری لہلہاتی ہوئی اور دل لبھانی والی گھانس (نباتات) اُگائی اور پھر اُس کو سیاہ مٹی اور کوڑا کر دی۔

۲۔ آپ تو اپنے اللہ کی تسبیح کیجئے اور اس فکر میں نہ پڑیئے کہ آپ اُمی ہونے کی وجہ سے بھول جائیں گے۔ آپ تو اطمینان سے وحی کو سن لیا کیجئے پھر آگے آپ کے حافظہ میں محفوظ رکھنا ہمارا کام ہے۔ اور جو احکام ہم کو منسوخ کرنا ہوگا تو ہم بھولا بھی دیں گے۔ مگر یہ کام ہمارا ہے۔ آپ اس کو نہ بھولیں گے۔ چنانچہ نہ صرف آپ کو کلام الٰہی یاد تھا بلکہ آپ کے فیض کی برکت سے ہزارہا صحابی حافظ تھے اور آج تک لاکھوں حافظ ہوتے چلے آرہے ہیں اور چلے جائیں گے۔

۳۔ اللہ کی تسبیح کے انوار سے روح نورانی ہوجاتی ہے تو بہیمی قوتیں مرجاتی ہیں۔ روح نیک کاموں کا تقاضا کرتی ہے اور نیک کاموں کا کرنا انسان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ تسبیح کی برکت سے معرفت۔ عبادت۔ سیاست۔ صبر اور حسن اخلاق وغیرہ کے لئے آپ کا دل منبع فیض بن جائے گا اور مشکل سے مشکل کام آسان ہو جائے گا۔ پھر آپ اپنے علم وقرآن سے جس کے لئے نصیحت کو مفید دیکھیں اُسے سمجھا دیں ورنہ ابلاغ تو سب کے لئے ہے۔

۴۔ جنہوں نے ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی کر کے اپنے اعمال اور اعتقاد خراب کر لئے ہیں اُن کو البتہ سمجھانا کچھ مفید نہ ہوگا۔ یہ شقاوت آگ بن جائے گی اور دوزخ کی غیر فانی آگ میں پڑے جلا یا کریں گے۔ بخلاف اُن کے جنہوں نے جسم اور روح دونوں کو پاک کر لیا وہ آخرت میں فلاح پائیں گے کیونکہ اللہ کے نام کے ذکر سے روح پر ایک ایسی نورانیت چھا جاتی ہے کہ کسی اور کام سے پیدا نہیں ہوتی کہ نماز روزہ وغیرہ اس کے لئے آسان ہو جاتے ہیں۔ کفر اور معصیت سے تاریکی چھا جاتی ہے اس لئے ایسے شخص کے لئے گناہ آسان اور نیکیاں دوبھر ہو جاتی ہیں۔

۵۔ کفر اور گناہ کی تاریکی دل پر چھا جاتی ہے تو دنیا کی چند روزہ زندگی اور اس کی فانی لذتیں اُس کو ایسی پیاری اور بھلی معلوم ہوتی ہیں کہ وہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے۔ حالانکہ دنیا کی زندگی اور اُس کے لطف چند دن کے ہیں اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

۹- کلام مجید نے یہ کوئی نئی بات نہیں بتائی ہے بلکہ پُرانے پُرانے صحیفوں میں جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئے تھے سب میں یہی بات بتائی گئی تھی۔

۳۰۔ سُوْرَۃُ الطَّارِق

ابو طالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے دودھ اور روٹی آپ کے سامنے لاکر رکھی۔ دونوں صاحب کھانے لگے۔ اتنے میں ایک تارا آسمان سے ٹوٹ کر زمین کے اتنے قریب آیا کہ اُس کی روشنی گھر میں پھیل گئی۔ ابو طالب کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ وہ گھبرا گئے اور کھانے سے ہاتھ کھینچ کر کھڑے ہوگئے۔ آپ سے پوچھا کہ یہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ستارا ہے جسے فرشتے آسمان کی حفاظت کے لئے شیطانوں پر پھینکتے ہیں۔ اللہ ربّ العزۃ کی قدرت کی علامتوں میں سے یہ بھی ایک علامت ہے۔ ابو طالب حیرت سے خاموش بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ سورۃ آپ کے سامنے تلاوت کی۔

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سَبْعُ اٰيَةٍ

۱- وَ - قسم ہے۔
۲- السَّمَآءِ - آسمان
۳- وَ - اور
۴- الطَّارِقِ (۱) رات کو آنے والا
۵- وَمَآ - اور کیا۔
۶- اَدْرٰكَ - آپ نے جانا۔
۷- مَا - کیا (ہے)
۸- الطَّارِقُ (۲) رات کو آنیوالا
۹- النَّجْمُ - ستارہ۔
۱۰- الثَّاقِبُ (۳) چمکتا ہوا۔
۱۱- اِنْ - نہیں - اگر - یہ کہ۔
۱۲- كُلُّ - ہر ایک - کوئی۔
۱۳- نَفْسٍ - جان۔
۱۴- لَمَّا - مگر (نہ ہو)
۱۵- عَلَيْهَا (عَلٰى - هَا) اُس پر
۱۶- حَافِظٌ (۴) نگہبان۔
۱۷- فَلْيَنْظُرِ (فَ - لْ - يَنْظُرِ) پس چاہیئے دیکھے۔
۱۸- الْاِنْسَانُ - انسان۔
۱۹- مِمَّ - (مِنْ - مَّا) کس چیز سے
۲۰- خُلِقَ (۵) پیدا کیا گیا ہے
۲۱- خُلِقَ - پیدا ہوا ہے
۲۲- مِنْ مَّآءٍ - پانی سے
۲۳- دَافِقٍ (۶) اُچھلنے والا۔
۲۴- يَّخْرُجُ - نکلتا ہے
۲۵- مِنْ بَيْنِ - درمیان سے
۲۶- الصُّلْبِ - پیٹھ۔
۲۷- وَالتَّرَآئِبِ (۷) اور سینہ۔
۲۸- اِنَّهٗ (اِنَّ - هٗ) بے شک وہ اللہ
۲۹- عَلٰى - اوپر - پر
۳۰- رَجْعِهٖ (رَجْعِ - هٖ) پھر لانا اُس کا
۳۱- لَقَادِرٌ (۸) (لَ - قَادِرٌ) البتّہ قدرت رکھتا ہے۔
۳۲- يَوْمَ - اُس دن۔
۳۳- تُبْلَى - کھولے جائیں گے۔
۳۴- السَّرَآئِرُ (۹) بھید (جمع)
۳۵- فَمَا - (فَ - مَا) پس (نہ ہوگی)
۳۶- لَهٗ (لَ - هٗ) اُس کو
۳۷- مِنْ قُوَّةٍ - کچھ قوت۔
۳۸- وَّلَا - اور نہ (ہوگا)
۳۹- نَاصِرٍ (۱۰) مددگار
۴۰- وَالسَّمَآءِ - قسم ہے آسمان کی۔
۴۱- ذَاتِ الرَّجْعِ (ذَاتِ - الرَّجْعِ) (۱۱) بارش والی
۴۲- وَالْاَرْضِ - اور زمین

۴۳۔ ذَاتِ الصَّدۡعِ ⑫ پھٹ جانے والی	۴۹۔ بِالۡهَزۡلِ (ب۔ اَلۡهَزۡلِ) ⑭ بیہودہ بات	۵۴۔ کَیۡدًا ⑯ قسم قسم کی تدبیریں
۴۴۔ اِنَّهٗ (اِنَّ۔ هٗ) بے شک وہ قرآن	۵۰۔ اِنَّهُمۡ (اِنَّ۔ هُمۡ) بے شک وہ لوگ	۵۵ فَمَهِّلِ (فَ۔ مَهِّلِ) پھر مہلت دیجیے
۴۵۔ لَقَوۡلٌ (لَ۔ قَوۡلٌ) البتہ کلام (ہے)	۵۱ یَکِیۡدُوۡنَ۔ تدبیر کرتے ہیں	۵۶۔ اَلۡکٰفِرِیۡنَ۔ کافروں کو۔
۴۶۔ فَصۡلٌ ⑬ فیصلہ کرنے والا	۵۲۔ کَیۡدًا ⑮ تدبیر (طرح طرح کی)	۵۷۔ اَمۡهِلۡهُمۡ (اَمۡهِلۡ هُمۡ) ڈھیل دیجیے ان کو
۴۷۔ وَّمَا۔ اور نہیں (ہے)	۵۳۔ وَّاَکِیۡدُ۔ اور میں تدبیر کرتا ہوں	۵۸۔ رُوَیۡدًا ⑰ تھوڑی سی۔
۴۸۔ هُوَ۔ وہ۔		

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اعمال کا محفوظ رہنا۔ قیامت کا وقوع اور قرآن کا حق ہونا۔

۱۔ اجرام فلکی کا بقا اللہ کی حفاظت پر ہے اور انسان کے ہر کام کی جانچ ہو رہی ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ① وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ② النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ③ اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡهَا حَافِظٌ ④

(۱) قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنیوالے کی (اس چیز کی جو رات کو نمودار ہو) (۲) اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ رات کو آنیوالی کیا چیز ہے (۳) وہ روشن ستارہ ہے (۴) کوئی جی (آدمی) نہیں جس پر کوئی نگراں (یاد رکھنے والا) مقرر نہ ہو۔

۲۔ انسان کی پیدائش کی حقیقت

فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ⑥ یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ⑦

(۵) اب انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (۶) وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے (۷) جو پیٹھ اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔

۳۔ جس خدا نے انسان کو پہلی بار پیدا کیا وہی دوبارہ پیدا کر سکتا ہے

اِنَّهٗ عَلٰی رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ⑧

(۸) بے شک وہ (خدا) پھیرنے (دوبارہ زندہ کرنے) پر قادر ہے۔

۴۔ قیامت کے دن سب راز کھل جائیں گے۔ پھر اُس دن کوئی مددگار نہ ہوگا

یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ ⑨ فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ⑩

(۹) جس دن بھید (دلی نیت وعقیدہ) کھل جائیں گے (۱۰) تب انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ (اس کا) حمایتی ہوگا۔

۵۔ قرآن سچی اور زبردست چیز ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ⑪ وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ⑫ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ⑬

(۱۱) قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے (۱۲) اور پھٹ جانے والی زمین کی (۱۳) بے شک وہ (قرآن) فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ | (۱۴) اور وہ لغو چیز نہیں ہے۔

۶۔ قرآن کے منکروں کا اپنی غلط تدبیروں پر ناز

اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ | (۱۵) بے شک یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں (۱۶) اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں

۷۔ چند دن کی مہلت ہے پھر سب کیا دھرا سامنے آجائے گا

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾ | (۱۶) تو آپ بھی (اے سچے نبی ؐ) کافروں کو یوں ہی تھوڑی دن رہنے دیجئے

ع

نوٹ۔ ۱۔ آسمان اور بڑے بڑے روشن ستارے اللہ کی حفاظت کے محتاج ہیں تو آدمی تو بناوٹ کے اعتبار سے نہایت کمزور ہے بغیر حفاظت خداوندی کے مصیبتوں میں اور کشمکش میں کس طرح باقی رہ سکتا ہے۔ ہر متنفس پر ایسا چوکیدار مقرر ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے ہر بھلے برے کام کا شمار رکھتا ہے۔ اس لئے ایسے کام میں جو تمام مہمات سے زیادہ اہم ہو دل توڑ کوشش کرنا ضروری ہے۔ اور شرعاً اور عقلاً سب سے زیادہ ضروری اپنی ابتداء یعنی صورت پیدائش اور انتہاء یعنی آخرت کا معلوم کرنا ہے

۲۔ انسان جب اپنی ابتدائی بناوٹ پر غور کرے گا تو اُس کو اپنی کمزوری کا پتہ چل جائے گا اور وہ اعتراف کرے گا جو انسان کو ایسی ذلیل چیز سے ایسا حسین اور تندرست انسان بنا سکتا ہے وہ اس پر بھی بدرجۂ اولیٰ قادر ہے کہ مرنے کے بعد پھر اُٹھا کر کھڑا کر دے۔

۳۔ اس دنیا میں روح کے احکام مخفی رہتے ہیں۔ اور جسم کے احکام ظاہر ہو جاتے ہیں۔ گناہ چھپ کر کیا جائے یا ظاہر ظہور اس کا کوئی اثر جسم پر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح برے اخلاق جیسے کنجوسی۔ حسد۔ کینہ۔ اور دھن دولت کی محبت جو پردہ میں ہوتی ہے بدن سے کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی۔ اور بالکل اسی طرح ایمان۔ اللہ کی محبت اور دوسرے پیارے پیارے اخلاق کا بھی جسم سے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ لیکن انسان کو اس پر اترانا اور ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے راز کوئی نہیں جانتا ہے بلکہ قیامت کے دن وہ سب راز کھل جائیں گے۔ پھر کچھ بنائے نہ بنے گی۔

۴۔ قرآن مجید کی ہر بات قول فیصل ہے جس سے حق و باطل جدا اور ممتاز ہو جاتا ہے۔ جب قرآن شریف کے ہدایت افزا مضامین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جادو بیانی نے دلوں کو بے چین کر دیا اور کفر کی عمارتیں گرنے لگیں تو مخالفوں نے اعتراض کرنے شروع کئے اور قیامت کے آنے میں شبہ پیدا کرنے لگے تو اُس کے جواب میں ارشاد ہو رہا ہے کہ قرآن لغو چیز نہیں ہے بلکہ مقدس کلام ہے اور جو بات بھی بتاتا ہے وہ حق ہوتی ہے۔ اللہ میاں کلام مجید کے حق ہونے پر آسمان سے برسنے والی بارش کی اور زمین کے پھٹنے کی قسم کھاتے ہیں کہ جو پانی ابخرات بن کر اوپر گیا اور بارشوں کی شکل میں برستا ہے اور پھر اُس کو اسی صورت میں لے آتا ہے۔ زمین کو بار بار پھاڑ کر تمام نباتات پیدا کرتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ انسان کے اجزائے پریشان کو جمع کر کے پھر پیدا کر دے گا اور جب یہ بات قرآن

جیسی زبردست کتاب میں موجود ہے تو پھر اس میں شک و شبہ کرنا عقل کی کمزوری ہے پھر فرماتے ہیں کہ آپ جلدی نہ کیجئے کچھ دنوں کی بات ہے۔ قیامت حق ہے پھر ہم اُن کو ایسا پکڑیں گے کہ کوئی پناہ میسّر نہ آسکے گی۔

۳۱ سُوْرَةُ الْبُرُوْج

جب نبوت کا آفتاب جلوہ گر ہوا اور صدیوں کا اندھیرا گھٹنا شروع ہوا تو مکّہ کے کافر مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی وحدانیت کے قائل اور رسولِ خدا کی نبوت کے معترف تھے۔ طرح طرح کی ایذائیں اور تکلیفیں دیتے تھے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر شکایتیں کرتے تھے آپ فرماتے "تم گھبراؤ نہیں وہ وقت آرہا ہے کہ اللہ تعالےٰ تم کو ان بدکاروں سے بدلہ لینے کی طاقت دے گا۔ تم اُن سے پورا پورا بدلہ لے سکو گے" کافروں نے یہ سن کر مذاق اُڑانا اور طعنے دینے شروع کئے کہ "یہ ذلیل و مُفلس کیا حقیقت رکھتے ہیں جو ہم سے بدلہ لے سکیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو خود ہی ہم کو عزّت دی ہے اگر ہماری عزّت اور اُن کی ذِلّت منظور نہ ہوتی تو ہم کو اُن پر کیوں غالب کرتا" اس سورۃ میں اُن کی اس بکواس کا جواب دیا جارہا ہے کہ دنیا کی چند روزہ عزّت پر مغرور نہ ہو۔ مسلمانوں کی غربت کی حالت پر پھبتیاں نہ کسو۔ تمہاری عزّت و نخوت سب خاک میں ملا ہی چاہتی ہے جن کو تم ذلیل سمجھ رہے ہو یہی صاحبِ عزّت ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْج مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ اِثْنَتَا وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
۱۔ وَالسَّمَآءِ قسم ہے آسمان	۱۳۔ عَلَيْهَا (عَلٰى۔ هَا) اُس پر (اُس کے آس پاس)	۲۳۔ اِلَّا۔ مگر
۲۔ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① برجوں والے (کی)	۱۴۔ قُعُوْدٌ ⑥ بیٹھے تھے۔	۲۴۔ اَنْ۔ یہ کہ
۳۔ وَالْيَوْمِ۔ اور دن	۱۵۔ وَّهُمْ۔ اور وہ	۲۵۔ يُّؤْمِنُوْا۔ وہ ایمان لائے۔
۴۔ الْمَوْعُوْدِ ② وعدہ کئے ہوئے (قیامت) کی	۱۶۔ عَلٰى مَا۔ اُس چیز پر (جو کچھ)	۲۶۔ بِاللّٰهِ (بِ۔ اللّٰهِ) ساتھ اللہ
۵۔ وَشَاهِدٍ اور حاضر ہونے والے کی	۱۷۔ يَفْعَلُوْنَ۔ وہ کرتے تھے۔	۲۷۔ الْعَزِيْزِ۔ عزّت والا۔ زبردست
۶۔ وَّمَشْهُوْدٍ ③ اور حاضر کئے ہوئے (عرفہ) کی	۱۸۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (بِ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ) مومنوں کے ساتھ	۲۸۔ الْحَمِيْدِ ⑧ لائق تعریف کے)
۷۔ قُتِلَ۔ مارے گئے۔ غارت ہوئے	۱۹۔ شُهُوْدٌ ⑦ حاضر تھے (دیکھ رہے تھے)	۲۹۔ الَّذِيْ۔ وہ (اللہ)
۸۔ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ④ خندق والے	۲۰۔ وَمَا۔ اور نہیں	۳۰۔ لَهٗ۔ اُس کی ہے۔
۹۔ النَّارِ آگ	۲۱۔ نَقَمُوْا۔ عیب لگایا۔	۳۱۔ مُلْكُ۔ سلطنت
۱۰۔ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ ایندھن والی	۲۲۔ مِنْهُمْ (مِنْ۔ هُمْ) اُن میں۔	۳۲۔ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمانوں کی اور زمین کی
۱۱۔ اِذْ۔ جب		۳۳۔ وَاللّٰهُ اور خدا۔
۱۲۔ هُمْ۔ وہ لوگ۔		۳۴۔ عَلٰى۔ اوپر

۳۵۔ کُلِّ۔ ہر
۳۶۔ شَیْءٍ۔ چیز
۳۷۔ شَھِیْدٌ ⑨ واقف (حاضر ہونیوالا ہے)
۳۸۔ اِنَّ الَّذِیْنَ۔ بے شک جن لوگوں نے
۳۹۔ فَتَنُوْا۔ فتنہ میں ڈالا
۴۰۔ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ایمان والے مردوں کو
۴۱۔ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ اور ایمان دار عورتوں کو
۴۲۔ ثُمَّ۔ پھر
۴۳۔ لَمْ۔ نہیں
۴۴۔ یَتُوْبُوْا۔ توبہ کی۔
۴۵۔ فَلَھُمْ (فَ۔ لَھُمْ) پس اُن کے لئے
۴۶۔ عَذَابُ جَھَنَّمَ دوزخ کا عذاب ہے
۴۷۔ وَلَھُمْ۔ اُن کے لئے۔
۴۸۔ عَذَابُ۔ عذاب (ہے)
۴۹۔ الْحَرِیْقِ ⑩ جلنے کا۔
۵۰۔ اِنَّ الَّذِیْنَ۔ بے شک جو لوگ
۵۱۔ اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے۔
۵۲۔ وَعَمِلُوا۔ اور کام کئے۔
۵۳۔ الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے۔ نیک۔
۵۴۔ لَھُمْ (لَ۔ ھُمْ) اُن کے لئے (ہے)
۵۵۔ جَنّٰتٌ۔ جنت

۵۶۔ تَجْرِیْ۔ بہتی ہیں۔
۵۷۔ مِنْ تَحْتِھَا (تَحْتِ۔ ھَا) اُن کے نیچے سے
۵۸۔ الْاَنْھٰرُ ⑪ نہریں۔
۵۹۔ ذٰلِكَ۔ یہ (ہے)
۶۰۔ الْفَوْزُ۔ کامیابی۔ مُراد پانا۔
۶۱۔ الْكَبِیْرُ ⑫ بڑی۔
۶۲۔ اِنَّ۔ بے شک
۶۳۔ بَطْشَ۔ پکڑ۔ دارو گیر۔
۶۴۔ رَبِّكَ۔ آپ کے رب کی۔
۶۵۔ لَشَدِیْدٌ ⑬ (لَ۔ شَدِیْدٌ) بہت سخت
۶۶۔ اِنَّهٗ۔ بے شک وہ۔
۶۷۔ ھُوَ۔ وہی (ہے)
۶۸۔ یُبْدِئُ۔ پہلی بار پیدا کرتا ہے
۶۹۔ وَیُعِیْدُ۔ وہ دوبارہ پیدا کرے گا
۷۰۔ وَھُوَ۔ اور وہ۔
۷۱۔ الْغَفُوْرُ۔ بخشنے والا۔
۷۲۔ الْوَدُوْدُ ⑭ محبت کرنے والا ہے
۷۳۔ ذُو الْعَرْشِ۔ عرش والا (مالک)
۷۴۔ الْمَجِیْدُ ⑮ عظمت والا ہے
۷۵۔ فَعَّالٌ۔ کر گزرنے والا ہے۔
۷۶۔ لِّمَا (لِ۔ مَا) جس کو

۷۷۔ یُرِیْدُ ⑯ وہ ارادہ کرے
۷۸۔ ھَلْ۔ کیا
۷۹۔ اَتٰكَ (اَتٰی۔ كَ) آپ کے پاس آیا (پہونچا)
۸۰۔ حَدِیْثُ۔ قصہ۔ بات
۸۱۔ الْجُنُوْدِ ⑰ لشکر کا
۸۲۔ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ⑱ فرعون وثمود کے
۸۳۔ بَلِ۔ بلکہ
۸۴۔ الَّذِیْنَ۔ جنہوں نے
۸۵۔ كَفَرُوْا۔ کفر کیا۔
۸۶۔ فِیْ تَكْذِیْبٍ ⑲ جھٹلانے میں
۸۷۔ وَاللّٰهُ۔ اور خدا۔
۸۸۔ مِنْ وَّرَآئِھِمْ (مِنْ۔ وَّرَآءِ۔ ھِمْ) اُن کو ادھر اُدھر سے
۸۹۔ مُّحِیْطٌ ⑳ گھیرے ہوئے ہے۔
۹۰۔ بَلْ۔ بلکہ
۹۱۔ ھُوَ۔ وہ
۹۲۔ قُرْاٰنٌ۔ قرآن۔
۹۳۔ مَّجِیْدٌ ㉑ بزرگ۔ بڑی شان والا
۹۴۔ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ㉒ لوح محفوظ میں (ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

مومنوں کو تسلی اور مخالفوں کو عذاب کی وعید

۱۔ مومنوں کی تسلی کے لئے قسم کھا کر کہا جا رہا ہے کہ مخالفوں کی عزت و نخوت سب خاک میں ملنے والی ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② (۱) قسم ہے برجوں والے آسمان کی (۲) اور وعدہ کئے ہوئے دن (یعنی قیامت) کی

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ ﴿۳﴾

(۳) اور حاضر ہونیوالے (یعنی جمعہ کی دن کی) اور اس کی جس میں حاضری ہوتی ہے (یعنی عرفہ کا دن)

۲۔ جوابِ قسم میں ارشاد ہوتا ہے کہ مومنوں پر ظلم کرنے اور جلانے والے غارت ہوگئے

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾

(۴) مارے گئے (غارت ہوگئے) خندقوں والے (۵) ایندھن کی آگ والے (۶) جب کہ وہ ان پر (ان کے آس پاس) بیٹھے تھے (۷) جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے۔

۳۔ بے رحم کافروں کی نظر میں اللہ پر ایمان لانا زبردست جرم ہے

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾

(۸) اور اُن (کافروں) نے اُن مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست حمد کے لائق ہے (۹) ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

۴۔ فتنہ پردازی کا بدلہ جہنم اور نیک عملوں کی جزا جنت ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾

(۱۰) بے شک وہ جنہوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو تکلیف دی۔ پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لئے جہنم ہے اور اُن کے لئے جلنے کا عذاب ہے (۱۱) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے۔

۵۔ اللہ کی پکڑ دائمی عذاب میں مبتلا کر دیتی ہے

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾

(۱۲) بے شک آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۶۔ خدا کی پاکیزہ صفتیں

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

(۱۳) وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا (۱۴) اور وہ بڑا بخشنے والا بڑی محبت کرنے والا ہے (۱۵) عرش کا مالک بڑی شان والا ہے (۱۶) وہ جو چاہے کر ڈالتا ہے۔

۷۔ دنیا کی ممتاز اور معزز قومیں سرکشی اور ظلم کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں جیسے قوم فرعون اور ثمود۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾

(۱۷) کیا آپ تک (اُن) لشکروں کا قصہ پہونچا ہے (۱۸) (یعنی فرعون کا اور ثمود کا (۱۹) بلکہ یہ کافر جھٹلانے لگے ہیں (۲۰) اللہ ان کو اِدھر اُدھر سے گھیرے ہوئے ہے۔

۸۔ قرآن کے احکام اٹل ہیں اور وہ دخل و تصرف سے محفوظ ہے

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾ (۲۱) بلکہ یہ قرآن شریف بڑی شان والا ہے (۲۲) جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

نوٹ:۔ اہل ایمان کی تسلی کے لئے اللہ میاں چار چیزوں کی قسم کھا کر اطمینان دلا رہے ہیں کہ یہ لوگ جو کہ اہل ایمان پر ظلم ڈھا رہے ہیں ضرور جلد سے جلد تباہ و برباد ہوں گے۔ ان کی عزت و نخوت سب ملیا میٹ ہونے والی ہے

(ا) آفتاب کی گردش سے آسمان پر ایک دائرہ بنتا ہے اس کا نام دَائِرَةُ الْبُرُوجِ ہے جو بارہ حصّوں میں تقسیم ہے۔ ہر حصّے کا نام بُرج ہے۔ آفتاب جب گردش کرتا ہوا ایک دائرہ سے دوسرے دائرہ کی طرف پہونچتا ہے تو مختلف کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی بہار کا موسم ہے تو کبھی خزاں آجاتی ہے۔ کبھی جاڑہ خبر لینے لگتا ہے تو کبھی گرمی انسان کو گرما دیتی ہے۔ جب سورج جو سب میں بڑا ستارہ ہے ایک حالت پر نہیں رہ سکتا تو پھر کمزور مگر ظالم و مغرور انسان کا بھی ذلیل ہو جانا اور مٹ جانا لازمی بات ہے۔ گھبرانا نہیں چاہیئے۔

(ب) یوم موعود یعنی وعدہ کئے ہوئے دن سے قیامت کا دن مُراد ہے۔ جس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی معرفت سزا و جزاء کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(ج) شَاهِدٍ وَّمَشْهُودٍ۔ شاہد کے معنی لُغت میں سامنے آنے والے۔ گواہی دینے والے کے ہیں مگر یہاں شاہد سے مطلب جمعہ کا دن ہے جو شہر میں اور ہر مسجد میں جمعہ کے دن آتا ہے۔ ہفتہ کے تمام دنوں میں بزرگ جمعہ ہے۔ مَشْهُودٌ عرفہ کا دن ہے کہ دنیا کے ہر ایک حصّہ سے جوق جوق حاجی ہر سال وہاں آکر جمع ہو جاتے ہیں کہ انوار و برکات سے فیضان حاصل کریں۔

جمعہ کے دن کیسی چہل پہل ہوتی ہے۔ پھر سب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں وہ رونق نہیں رہتی۔ ہر ہفتہ یہی منظر نظر کے سامنے آتا ہے۔ اسی طرح ہر سال لاکھوں حاجی ایک خاص میدان میں انوار و برکات کے حاصل کرنے کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر وہی میدان خالی کا خالی نظر آتا ہے۔ جب دنیا کا یہ نظام ہے کہ ہر چیز میں تغیر ہے تو پھر ظالم کب ایک حالت پر رہ سکتے ہیں۔ یہ بھی تباہ و برباد ہو کر رہیں گے۔

۲۔ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ میں اُن ظلموں کو بیان کیا جا رہا ہے جو اللہ واحد پر ایمان لانے کی وجہ سے سرکش اور مردود انسانوں نے ایماندارں پر ڈھائے ہیں۔ یہ ظالم خدا پرستوں کو جلانے کے لئے سو سو اسو فٹ لمبی تیس۳۰ پینتیس۳۵ فٹ چوڑی اور گہری گہری خندقیں کھود کر اس میں خوب آگ دہکاتے اور پھر اللہ پاک کے اور مخلص بندوں کو اس میں جھونک دیتے اور خود خندقوں کے آس پاس بیٹھ کر تماشا دیکھا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کے حکم سے آگ کی کھائی میں ڈالا گیا۔ زمانہ وسطیٰ میں بہت سے عیسائی یورپ میں کھمبوں سے باندھ کر آگ میں جلائے گئے۔ یمن کے آخری بادشاہ ذونواس نے بھی ان میں کھائیاں کھدوا کر آگ جم

بھر دی تھیں۔ اُس میں ایمان داروں کو ڈالا۔ ابطاموس رومی نے شام میں ایسا ہی کیا اور فارس میں بخت نصر نے

۳۔ وہ ایمان دار جو اس طرح سے دُکھ دے دے کر جلائے گئے ان کا کوئی قصور کوئی جُرم نہ تھا بس یہ کہ وہ اللہ واحد کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اللہ کی واحد ذات پر ایمان لائے تھے اس کی معرفت و توحید میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے تھے۔ اسی طرح قریش کے مشرک بھی مسلمانوں پر ظلم کرنے میں کچھ کمی نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح خندق والے تباہ ہوئے یہ بھی برباد ہونگے۔ کیونکہ انہیں تو صرف اسی بات کی مخالفت و عداوت ہے کہ جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج مسلمان اس حقیقت کو جان بوجھ کر بھولے جارہے ہیں۔

۴۔ اصحاب الاخدود کی تباہی اُن کے مظالم کی بنا پر بتا کر ارشاد ہوتا ہے کہ وہ جنہوں نے ایماندار وں کو فتنہ میں ڈالا۔ مارپیٹ کی۔ دُکھ دیئے۔ ان کے گمراہی اور کھیل کود کے سامان جمع کئے۔ ناچ گانے میں لگایا۔ ان کی بھی بچت نہیں جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ دنیا میں بھی جلا دینے کا عذاب ہے۔ یعنی اقبال جاتا رہتا ہے۔ دشمن غالب آجاتے ہیں۔ ملک و دولت پر دشمن غالب آجاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ اللہ کی کامل رحمت دیکھو کہ اگر باوجود ان باتوں کے ان سے باز آجائیں توبہ کرلیں تو پھر سب معاف ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو جنتوں میں نہایت آرام سے رہیں گے۔

۵۔ اللہ کی پکڑ بڑی کڑی ہے۔ اللہ کی گرفت سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ جس آدمی کو اور جس قوم کو اللہ میاں پکڑتے ہیں تو پہلے اُس کی عقل مار دیتے ہیں۔ اقبال لے لیتے ہیں۔ شہوت پرست۔ ظلم پیشہ ہو جاتا ہے۔ کاہلی بدمزاجی غرور اور ہر قسم کی بداخلاقی گھر کر لیتی ہے۔ بس اب کیا تھا۔ تباہی آلیتی ہے۔ کوئی نہ کوئی زبردست انسان مسلط ہو جاتا ہے۔ آسمانی بلا بھیج کر غارت کر دیتے ہیں۔ گو کہ اللہ کو تو اپنی مخلوق سے بہت محبت ہے۔ بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہی مالک ہے۔ جو کچھ مصیبت آتی ہے وہ اسی کے کرتوتوں کے پھل آتی ہے

۶۔ فرعونِ (دوم) مصر کی زبردست سلطنت کا بڑا ظالم بادشاہ تھا۔ سلطنت کا انتظام نہایت اعلےٰ تھا۔ مادی ذریعے ترقی کے پورے پورے موجود تھے۔ اسی طرح ثمود کی قوم تھی۔ پہاڑ کاٹ کاٹ کر زبردست زبردست مکان بنائے تھے۔ عیش و آرام کے تمام سامان موجود تھے۔ ترقی کے تمام وسائل مہیا تھے۔ مگر جب حق کی مخالفت کی۔ خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا تو نام و نشان بھی نہ رہا۔

جو لوگ ان واقعات کو جانتے ہوئے بھی اللہ کے احکام سے سرتابی کرتے ہیں۔ قرآن کے حکموں کو جھٹلاتے ہیں تو وہ سمجھ لیں کہ بس اللہ ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ یہ تماشا آئے دن اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں ان کی بھی یہی درگت ہونا ہے۔

۷۔ قرآن شریف کے واقعات من گھڑت نہیں بلکہ اللہ کا قدیم کلام ہے جو ان قصوں کے پیش آنے سے پہلے ہی

سے لوحِ محفوظ میں محفوظ ہے۔ جو شیاطین جن اور انسان کے دخل و تصرف سے محفوظ ہے۔ نہ اس میں کوئی کمی کر سکتا ہے اور نہ کچھ بڑھا گھٹا سکتا ہے۔ قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔ جس قدر اور جس وقت اللہ کو منظور ہوا اپنی نبی برحق پر اُتارا۔

۳۲۔ سُورَۃُ الانشقاق

قیامت کے دن اللہ کے حکم سے آسمان جیسی بڑی چیز پھٹ کر نیست و نابود ہو جائے گی اس سے انسان کے خیالِ خام کی تردید کی جا رہی ہے اور یہ ایک زبردست دلیل اور سخت الزام ہے۔ جب آسمان جیسی چیز اللہ تعالےٰ کے حکم کے سامنے چوں نہ کر سکے گی اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لانے کے لئے تیار ہے حالانکہ اُس کو نہ تو ثواب کی امید ہے اور نہ عذاب کا خوف۔ پھر انسان تو اپنی بناوٹ کے اعتبار سے سب سے کمزور اور تمام مخلوق سے پست حالت میں ہے۔ پھر یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ وہ اپنی پیدائشی اور تخلیقی کمزوریوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور حکم الٰہی بجا نہیں لاتا۔ جب اس کو اپنے کاموں کا اجر بھی ملے گا اور کوئی حکم بھی ایسا نہیں دیا گیا جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ آسمان جیسی چیز تو محکوم اور انسان جیسی کمزور شئے نافرمان اور سرکش۔ یہ انسان کی انتہائی بے نصیبی اور محرومی کی دلیل ہے۔

سُورَۃُ الانشقاق مکیّۃ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وَھِیَ خَمسٌ وَّعِشرُونَ اٰیَۃً

۱۔ اِذَا۔ جب کہ
۲۔ السَّمَاءُ۔ آسمان
۳۔ انْشَقَّتْ ⓵ پھٹ جائے۔
۴۔ وَاَذِنَتْ۔ اور کان لگا کر سُنے (حکم)
۵۔ لِرَبِّهَا (لِ۔ رَبِّ۔ هَا) اپنے رب کا
۶۔ وَحُقَّتْ ⓶ اور وہ اسی لائق ہو
۷۔ وَاِذَا۔ اور جب۔
۸۔ الْاَرْضُ۔ زمین۔
۹۔ مُدَّتْ ⓷ کھینچ کر بڑھائی جائے
۱۰۔ وَاَلْقَتْ۔ اور باہر اُگل دے
۱۱۔ مَا۔ جو کچھ۔
۱۲۔ فِيهَا (فِیْ۔ هَا) اُس میں ہے۔
۱۳۔ وَتَخَلَّتْ ⓸ اور خالی ہو جائے
۱۴۔ وَاَذِنَتْ۔ اور حکم سُنے
۱۵۔ لِرَبِّهَا۔ اپنے رب کا۔
۱۶۔ وَحُقَّتْ ⓹ اور اس کو واجب ہے
۱۷۔ يَآاَيُّهَا (يَا۔ اَيُّهَا) اے
۱۸۔ الْاِنْسَانُ۔ اے آدمی
۱۹۔ اِنَّكَ (اِنَّ۔ كَ) بے شک تو
۲۰۔ كَادِحٌ۔ محنت کرنے والا ہے۔
۲۱۔ اِلٰى۔ طرف۔
۲۲۔ رَبِّكَ۔ اپنے رب کے
۲۳۔ كَدْحًا۔ محنت کرنا۔
۲۴۔ فَمُلٰقِيْهِ ⓺ (فَ۔ مُلٰقِیْ۔ هِ) پس ملنے والا ہے اُس سے
۲۵۔ فَاَمَّا (فَ۔ اَمَّا) پھر بہر حال۔
۲۶۔ مَنْ۔ جو شخص
۲۷۔ اُوْتِيَ۔ دیا گیا۔
۲۸۔ كِتٰبَهٗ (كِتٰبَ۔ هٗ) اُس کا اعمال نامہ
۲۹۔ بِيَمِيْنِهٖ (بِ۔ يَمِيْنِ۔ هٖ) ⓻ اُس کے سیدھے ہاتھ میں
۳۰۔ فَسَوْفَ (فَ۔ سَوْفَ) پس عنقریب
۳۱۔ يُحَاسَبُ۔ حساب کیا جائے گا۔
۳۲۔ حِسَابًا۔ حساب۔
۳۳۔ يَّسِيْرًا ⓼ آسان
۳۴۔ وَّيَنْقَلِبُ۔ اور وہ لوٹے گا
۳۵۔ اِلٰى۔ طرف۔
۳۶۔ اَهْلِهٖ (اَهْلِ۔ هٖ) اپنے اہل (کے)
۳۷۔ مَسْرُوْرًا ⓽ خوش۔ خوش۔
۳۸۔ وَاَمَّا۔ اور لیکن
۳۹۔ مَنْ۔ وہ شخص کہ۔
۴۰۔ اُوْتِيَ۔ دیا گیا۔

۴۱- کِتٰبَهٗ (کِتٰبَ-ہٗ) اُس کا اعمال نامہ
۴۲- وَرَآءَ- پیچھے (سے) ⑩
۴۳- ظَهْرِهٖ (ظَهْرِ-ہٖ) اُس کی پیٹھ (کے)
۴۴- فَسَوْفَ (فَ-سَوْفَ) پس قریب ہے
۴۵- یَدْعُوْا- پکارے گا (وہ)
۴۶- ثُبُوْرًا ⑪ ہلاکی (کو)
۴۷- وَّیَصْلٰی- اور داخل ہوگا-
۴۸- سَعِیْرًا ⑫ بھڑکتی ہوئی آگ (میں)
۴۹- اِنَّهٗ- بے شک وہ-
۵۰- کَانَ- تھا-
۵۱- فِیْٓ اَهْلِهٖ (فِیْ- اَهْلِ-ہٖ) اپنے متعلقین میں-
۵۲- مَسْرُوْرًا ⑬ خوش خوش-
۵۳- اِنَّهٗ- بے شک اُس نے-
۵۴- ظَنَّ- گمان کیا-
۵۵- اَنْ- یہ کہ-
۵۶- لَّنْ- ہرگز نہیں
۵۷- یَّحُوْرَ ⑭ لوٹے گا-
۵۸- بَلٰیٓ- کیوں نہیں- ہرگز نہیں
۵۹- اِنَّ رَبَّهٗ- بے شک اُس کا رب
۶۰- کَانَ- تھا-
۶۱- بِهٖ- اس کو

۶۲- بَصِیْرًا ⑮ دیکھنے والا-
۶۳- فَلَآ (فَ-لَآ) پس تو
۶۴- اُقْسِمُ- میں قسم کھاتا ہوں-
۶۵- بِالشَّفَقِ (بِ-الشَّفَقِ) ⑯ شام کی سرخی (کی)
۶۶- وَالَّیْلِ- اور رات (کی)
۶۷- وَمَا- اور جن کو-
۶۸- وَسَقَ ⑰ سمیٹ لیا-
۶۹- وَالْقَمَرِ- اور چاند کی-
۷۰- اِذَا- جب کہ
۷۱- اتَّسَقَ ⑱ پورا ہوگیا-
۷۲- لَتَرْكَبُنَّ- تم کو ضرور چڑھنا ہوگا-
۷۳- طَبَقًا- ایک حالت (پر)
۷۴- عَنْ طَبَقٍ ⑲ ایک حالت سے
۷۵- فَمَا (فَ-مَا) پس کیا ہوا-
۷۶- لَهُمْ (لَ-هُمْ) ان کو
۷۷- لَا- نہیں-
۷۸- یُؤْمِنُوْنَ ⑳ ایمان لاتے وہ
۷۹- وَاِذَا- اور جب کہ-
۸۰- قُرِئَ- پڑھا جاتا ہے-
۸۱- عَلَیْهِمُ- اُن پر-
۸۲- الْقُرْاٰنُ- قرآن

۸۳- لَا- نہیں-
۸۴- یَسْجُدُوْنَ ㉑ سجدہ کرتے وہ
۸۵- بَلِ- بلکہ-
۸۶- الَّذِیْنَ- وہ لوگ جو کہ
۸۷- كَفَرُوْا- کافر ہوگئے-
۸۸- یُكَذِّبُوْنَ ㉒ جھٹلاتے ہیں
۸۹- وَاللّٰهُ- اور اللہ-
۹۰- اَعْلَمُ- خوب جاننے والا ہے-
۹۱- بِمَا- جو کچھ-
۹۲- یُوْعُوْنَ ㉓ وہ جمع کرتے ہیں
۹۳- فَبَشِّرْ (فَ-بَشِّرْ) پس خبر دیجیے-
۹۴- هُمْ- اُن کو-
۹۵- بِعَذَابٍ (بِ-عَذَابٍ) عذاب کی
۹۶- اَلِیْمٍ ㉔ دردناک
۹۷- اِلَّا- مگر-
۹۸- الَّذِیْنَ- جو لوگ کہ
۹۹- اٰمَنُوْا- ایمان لائے-
۱۰۰- وَعَمِلُوا- اور کام کئے-
۱۰۱- الصّٰلِحٰتِ- اچھے اچھے-
۱۰۲- لَهُمْ (لَ-هُمْ) اُن کے لئے-
۱۰۳- اَجْرٌ- اجر- بدلا- ثواب
۱۰۴- غَیْرُ- نہیں-
۱۰۵- مَمْنُوْنٍ ㉕ ختم ہونے والا-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — اللہ کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- اس عالم کا درہم وبرہم ہونا اللہ کے علم میں مقرر ہوچکا ہے-

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ① وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ② — (۱) جب آسمان پھٹ جائیگا (۲) اور اپنے رب کا حکم سُن لے گا اور وہ اسی لائق ہے-

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

(۳) اور جب زمین کھینچ کر پھیلائی جائے گی (۴) جو کچھ (چیزیں) اُس کے اندر ہیں باہر اُگل دیگی اور خالی ہو جائیگی (۵) اور اپنے رب کا حکم سن لیگی اور یہی سزاوار ہے۔

۲۔ دوسرے عالم کا قائم ہونا اور نیک و بد عمل کی جزاء و سزا

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾

(۶) اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہونچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے پھر اُس سے جا ملے گا (۷) تو جس کا نامۂ اعمال اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا (۸) سو اس سے آسان حساب لیا جائیگا (۹) اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش پھر آئیگا (۱۰) اور جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کی پیچھے سے دیا جائیگا (۱۱) سو وہ موت کو پکاریگا (۱۲) بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا (۱۳) یہ اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا۔

۳۔ اعمال کا حساب دینا وہمی بات نہیں بلکہ یقینی ہے

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾

(۱۴) اس نے گمان کر رکھا تھا اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (۱۵) کیوں نہ ہوتا۔ اس کا رب اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

۴۔ قسم کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان بتدریج منزلیں طے کرتا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾

(۱۶) سو میں شفق (شام کی سُرخی) کی قسم کھاتا ہوں (۱۷) اور رات کی اور اُن چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے (۱۸) اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے (۱۹) تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہونچنا ہے

۵۔ حقیقی ہادی صرف قرآن ہے مگر غلط کار انسان اس کے سامنے سر نہیں جھکاتا بلکہ جھٹلاتا ہے

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾

(۲۰) سو ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے (۲۱) جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (یعنی خدا کی طرف نہیں جھکتے) (۲۲) بلکہ کافر اسے جھٹلاتے ہیں۔

۶۔ اللہ زبانی اسلام کا دعوی کرنیوالوں کو اور دل میں دنیا کی محبت رکھنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾

(۲۳) اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ یہ جمع کر رہے ہیں (۲۴) سو آپ انکو ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے

۷۔ ایمانداروں کو ابدی خوشی کا مژدہ

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(۲۵) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾	اُن کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ۔

نوٹ۔ ۱۔ انسان کا یہ خیال غلط ہے کہ دنیا اسی حالت پر رہے گی بلکہ اللہ کے علم میں اس کے ٹوٹ پھوٹ جانے کا ایک وقت معین ہے۔ قیامت آنی ہے۔ صور پھونکا جائے گا۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ آسمان اور تمام اجرام نیست و نابود ہو جائیں گے زمین جو اس وقت گول ہے چپٹی ہو کر پھیل جائے گی کیا مجال کہ حکم الٰہی سے سرتابی کریں۔ قدرت کے کارخانہ کی تمام چھپی چھپائی چیزیں سامنے آجائیں گی۔ خزانے اور جواہرات اور مُردے اور ان کے علاوہ جو کچھ بھی اس کے اندر ودیعت رکھا ہے سب اوپر آ پڑے گا۔

۲۔ انسان جو دنیا میں سرگرمی کے ساتھ عمل کرتا رہا۔ نیک آدمی نیکیاں اور بد آدمی بدیاں ان کو اپنی کوششوں کا پھل ضرور ملے گا۔ یہ ان کا کیا دھرا بے کار نہ جائے گا۔ ایک روز ضرور سامنے آکر رہے گا۔ جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں آئے گا۔ اُس کا حساب نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ ہوگا۔ اس کے چھوٹے موٹے گناہ سب معاف فرما دیئے جائیں گے۔ خوش خوش اپنے بیوی بچوں کی جو اس کا پہلے سے جنت میں انتظار کر رہے ہوں گے جا ملے گا۔ لا انتہا سُرور کی کیفیت ہوگی کہ اپنے حقیقی گھر آ پہونچا۔ مگر وہ جن کو آخرت کا بالکل کھٹکا نہ تھا۔ ڈٹ ڈٹ کے جو چاہتے تھے کرتے تھے ملزم کی طرح ہاتھ پیٹھ کی طرف کسے ہوں گے۔ اعمال نامہ پیچھے سے ہاتھ میں دیدیا جائے گا تو اب پریشان ہوگا کہ موت آجائے تو اس مصیبت سے چھٹکارا ہو لیکن وہاں موت کہاں؟ یہ اس کی سزا ہوگی کہ رات دن اپنے گھر میں شہوات میں شراب میں ناچ میں راگ رنگ میں مگن رہا کبھی آنکھ اُٹھا کر بھی اللہ کی عبادت کی طرف نہ دیکھا۔

۳۔ دنیائے ناپائدار کو ہمیشہ کے آرام و راحت کا گھر سمجھ کر یہ خیال باندھ لیا تھا کہ اعمال کا حساب ایک وہمی بات اور خیالی چیز ہے لیکن ان کا یہ گمان اس دن مٹا دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ میاں بندوں کے تمام کے تمام حالات اور اعمال کو وہ پیدا ہونے کے وقت سے لے کر مرنے تک کرتے ہیں دیکھ رہے ہیں پھر ان کو چھوڑنے کے کیا معنی؟

۴۔ اللہ میاں تین چیزوں یعنی (۱) شفق کی (۲) رات کی کہ تمام چیزیں اپنے ٹھکانوں پر آجاتی ہیں (۳) چودھویں رات کے پورے چاند کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ انسان ایک حال پر نہیں رہتا بلکہ اُس کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ پیدا ہوتا ہے نشوونما پاتا ہے۔ جوان ہوتا ہے۔ بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اس عالم سے کوچ کر کے عالم برزخ میں پہونچے گا۔ پھر یہاں سے دوسرے عالم میں۔ رفتہ رفتہ دوزخ یا جنت میں جا پہونچے گا۔ وہاں سے اب منتقلی اور تبدیلی نہ ہوگی۔

۵۔ انسان کو جب کہیں دوسری جگہ جانا ہے تو ذرا غور و فکر سے کام لینا چاہیئے کہ قرآن کیا بتا رہا ہے۔ بلکہ گستاخ قرآن مجید کی ہدایت افزا مضامین سُن کر اُس کے سامنے سر جھکانے کے بجائے اُلٹا اُس کو جھٹلاتے ہیں۔

۶۔ گو بعض انسان کوئی بات خلاف نہیں کہتے بلکہ زبان سے اسلام کے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں مگر دل میں کچھ بھی نہیں ہے اس لئے ان کو دردناک سزا کی اطلاع دیدیجئے۔ کیونکہ دنیا دار جزا انھیں ہے اسی لئے یہاں

یہاں سزا نہ ملے گی مگر آنکھ بند ہوتے ہی پتہ چل جائے گا۔
۷۔ نیک عمل کرنے والے مسلمانوں کو اللہ میاں چونکہ رحیم وکریم ہیں اپنے فضل وکرم سے ایسا بدلہ دیں گے جو دائمی ہوگا۔ کبھی ختم نہ ہوگا۔ اے خدائے دوجہاں ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین

۸۳۔ سُوْرَۃُ التَّطْفِیْف

یہ سورۃ مکی ہے مگر حسن وعکرمہ کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلی وحی ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ناپ تول میں بڑی گڑبڑ کرتے تھے۔ جب اپنے آپ کوئی چیز لیتے تو بھرپور لیتے۔ جب دوسروں کو دیتے تو کم دیتے اُن کے حقوق میں کمی کرتے۔ نہ پورا تولتے اور نہ ناپتے۔ اس لئے اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ مگر سُبحان اللہ اس سورۃ کو پڑھ کر سُنانے کا اہل مدینہ پر ایسا اثر ہوا کہ مدینہ کے لوگوں میں سے یہ عادت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ ان سے زیادہ اس معاملہ میں کوئی احتیاط کرنے والا نہیں۔

سُوْرَۃُ التَّطْفِیْفِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی ست وثلثون آیۃ
۱۔ وَیْلٌ۔ بڑی خرابی ہے۔ ۲۔ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ① (لِ۔ الْمُطَفِّفِیْنَ) (ناپ تول میں) کمی کرنے والے کے واسطے ۳۔ الَّذِیْنَ۔ وہ لوگ جو کہ ۴۔ اِذَا اکْتَالُوْا۔ جب کہ ناپ تول کریں ۵۔ عَلَی النَّاسِ۔ لوگوں سے ۶۔ یَسْتَوْفُوْنَ ② پورا بھرلیں ۷۔ وَاِذَا۔ اور جب ۸۔ کَالُوْھُمْ۔ ناپ کردیں ۹۔ اَوْ۔ یا ۱۰۔ وَّزَنُوْھُمْ۔ ان کو تول کردیں ۱۱۔ یُخْسِرُوْنَ ③ گھٹا کردیں۔ ۱۲۔ اَ۔ لَا۔ کیا نہیں۔ ۱۳۔ یَظُنُّ۔ یقین کرتے۔ گمان کرتے۔	۱۴۔ اُولٰٓئِکَ۔ وہ (لوگ) ۱۵۔ اَنَّھُمْ (اَنَّ۔ ھُمْ) بے شک وہ لوگ ۱۶۔ مَّبْعُوْثُوْنَ ④ اُٹھائے جائیں گے ۱۷۔ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑤ (لِ۔ یَوْمٍ۔ عَظِیْمٍ) ایک بڑے دن کے لئے۔ ۱۸۔ یَّوْمَ۔ جس (دن) ۱۹۔ یَقُوْمُ النَّاسُ۔ آدمی۔ کھڑے ہونگے ۲۰۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑥ (لِ۔ رَبِّ۔ الْعٰلَمِیْنَ) ساری عالموں کے رب کے واسطے (سامنے) ۲۱۔ کَلَّآ۔ ہرگز نہیں۔ ۲۲۔ اِنَّ۔ بے شک۔ ۲۳۔ کِتٰبَ الْفُجَّارِ (کِتٰبَ۔ الْفُجَّارِ) بدکاروں کا اعمال نامہ ۲۴۔ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ⑦ (لَ۔ فِیْ۔ سِجِّیْنٍ) البتہ سجین میں (ہے)	۲۵۔ وَمَآ۔ اور کچھ۔ ۲۶۔ اَدْرٰکَ (اَدْرٰی۔ کَ) خبر ہے آپ کو ۲۷۔ مَا سِجِّیْنٌ ⑧ مَا۔ سِجِّیْنٌ۔ کیا ہے سجین ۲۸۔ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑨ ایک دفتر ہے لکھا ہوا ۲۹۔ وَیْلٌ۔ یَّوْمَئِذٍ (بڑی خرابی ہے۔ اُس دن) ۳۰۔ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ⑩ لِ۔ الْمُکَذِّبِیْنَ جھٹلانے والوں کے لئے۔ ۳۱۔ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ۔ وہ لوگ جھٹلاتے ہیں۔ ۳۲۔ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ⑪ (بِ۔ یَوْمِ الدِّیْنِ) جزاء کے دن کو ۳۳۔ وَمَا یُکَذِّبُ۔ اور نہیں جھٹلاتا ہے ۳۴۔ بِہٖ (بِ۔ ہٖ) اس کو ۳۵۔ اِلَّا۔ مگر

۳۶۔ کُلُّ مُعْتَدٍ۔ ہر۔ حد سے نکلنے والا
۳۷۔ اَثِیْمٍ ⑫ گنہ گار۔
۳۸۔ اِذَا تُتْلٰی۔ جبکہ۔ پڑھی جاتی ہیں
۳۹۔ عَلَیْهِ۔ اُس پر
۴۰۔ اٰیٰتُنَا (اٰیٰتُ۔ نَا) ہماری آیتیں
۴۱۔ قَالَ۔ کہا۔ کہتا ہے۔
۴۲۔ اَسَاطِیْرُ۔ پُرانے افسانے بے سند باتیں
۴۳۔ الْاَوَّلِیْنَ ⑬ پہلے لوگ۔
۴۴۔ کَلَّا بَلْ۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ
۴۵۔ رَانَ۔ زنگ بیٹھ گیا ہے۔
۴۶۔ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (عَلٰی۔ قُلُوْبِ۔ هِمْ) ان کے دلوں پر
۴۷۔ مَا۔ اس چیز کا کہ
۴۸۔ کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ⑭ کماتے تھے۔
۴۹۔ کَلَّا اِنَّهُمْ۔ (کَلَّا۔ اِنَّ۔ هُمْ) ہرگز نہیں یقیناً وہ
۵۰۔ عَنْ رَّبِّهِمْ (عَنْ۔ رَبِّ۔ هِمْ) اپنے رب سے
۵۱۔ یَوْمَئِذٍ۔ اُس دن۔
۵۲۔ لَمَحْجُوْبُوْنَ ⑮ (لَ۔ مَحْجُوْبُوْنَ) البتہ پردے میں روکے جائیں گے
۵۳۔ ثُمَّ اِنَّهُمْ (ثُمَّ۔ اِنَّ۔ هُمْ) پھر بے شک وہ
۵۴۔ لَصَالُوا (لَ۔ صَالُوا) البتہ داخل ہونے والے ہیں
۵۵۔ الْجَحِیْمِ ⑯ دوزخ (میں)

۵۶۔ ثُمَّ۔ پھر۔
۵۷۔ یُقَالُ۔ کہا جائے گا۔
۵۸۔ هٰذَا الَّذِیْ۔ یہی ہے وہ
۵۹۔ کُنْتُمْ۔ تم تھے۔
۶۰۔ بِهٖ۔ اس کو
۶۱۔ تُکَذِّبُوْنَ ⑰ جُھٹلایا کرتے۔
۶۲۔ کَلَّا اِنَّ۔ ہرگز نہیں بے شک
۶۳۔ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ (کِتٰبَ۔ الْ۔ اَبْرَارِ) نیکوں کا اعمال نامہ
۶۴۔ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ (لَ۔ فِیْ۔ عِلِّیِّیْنَ) البتہ علّیین میں (ہے)
۶۵۔ وَمَا۔ اور کچھ
۶۶۔ اَدْرٰىكَ (اَدْرٰی۔ كَ) آپ کو علوم
۶۷۔ مَا عِلِّیُّوْنَ ⑲ کیا ہی علّیین
۶۸۔ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑳ (کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ) دفتر ہے لکھا ہوا۔
۶۹۔ یَّشْهَدُهُ (یَشْهَدُ۔ هٗ) اسکو دیکھتے ہیں
۷۰۔ الْمُقَرَّبُوْنَ ㉑ مقرب فرشتے
۷۱۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ۔ بے شک نیک لوگ
۷۲۔ لَفِیْ نَعِیْمٍ ㉒ (لَ۔ فِیْ۔ نَعِیْمٍ) البتہ (ہوں گے) آرام و آسائش میں
۷۳۔ عَلَی الْاَرَآئِكِ (عَلَی۔ الْ۔ اَرَآئِكِ) مسہریوں پر
۷۴۔ یَنْظُرُوْنَ ㉓ دیکھتے ہوں گے
۷۵۔ تَعْرِفُ۔ تو پہچانے گا۔

۷۶۔ فِیْ وُجُوْهِهِمْ (فِیْ وُجُوْهِ۔ هِمْ) ان کے چہروں میں۔
۷۷۔ نَضْرَةَ۔ تازگی۔
۷۸۔ النَّعِیْمِ ㉔ نعمت (کی جنتوں کی آسائش)
۷۹۔ یُسْقَوْنَ۔ پلائے جائیں گے
۸۰۔ مِنْ رَّحِیْقٍ۔ خالص شراب سے
۸۱۔ مَّخْتُوْمٍ ㉕ سر بمہر
۸۲۔ خِتٰمُهٗ۔ (خِتَامُ۔ هٗ) مہر لگانے کا مصالحہ (ہوگا)
۸۳۔ مِسْكٌ ط۔ مُشک۔
۸۴۔ وَفِیْ ذٰلِكَ۔ (وَ۔ فِیْ۔ ذٰلِكَ) اور اس میں
۸۵۔ فَلْیَتَنَافَسِ (فَ۔ لْ۔ یَتَنَافَسِ) پس چاہیئے رغبت کریں
۸۶۔ الْمُتَنَافِسُوْنَ ㉖ رغبت کرنیوالے
۸۷۔ وَمِزَاجُهٗ (وَ۔ مِزَاجُ۔ هٗ) اور ملاوٹ۔ اس کی۔
۸۸۔ مِنْ تَسْنِیْمٍ ㉗ تسنیم سے (ہے)
۸۹۔ عَیْنًا۔ ایک چشمہ (ہے)
۹۰۔ یَّشْرَبُ۔ پئیں گے۔
۹۱۔ بِهَا (بِ۔ هَا) اُس سے
۹۲۔ الْمُقَرَّبُوْنَ ㉘ مقرب بندے
۹۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ۔ بے شک
۹۴۔ اَجْرَمُوْا۔ جرم کیا جنہوں نے
۹۵۔ کَانُوْا۔ وہ تھے۔

۹۶۔ مِنَ الَّذِيْنَ (ان لوگوں سے) کہ	۱۰۶۔ فَكِهِيْنَ (۳۱) دل لگی کرنے والے	۱۱۷۔ الَّذِيْنَ۔ وہ جو کہ
۹۷۔ اٰمَنُوْا۔ وہ ایمان لائے۔	۱۰۷۔ وَاِذَا۔ اور جب کہ	۱۱۸۔ اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے۔
۹۸۔ يَضْحَكُوْنَ (۲۹) ہنسا کرتے تھے۔	۱۰۸۔ رَاَوْهُمْ (رَاَوْ۔ هُمْ) ان کو دیکھتے ہیں	۱۱۹۔ مِنَ الْكُفَّارِ۔ کافروں سے
۹۹۔ وَاِذَا۔ اور جب کہ۔	۱۰۹۔ قَالُوْٓا۔ وہ کہتے ہیں	۱۲۰۔ يَضْحَكُوْنَ (۳۴) ہنسی کریں گے۔
۱۰۰۔ مَرُّوْا بِهِمْ (مَرُّوْا۔ بِ۔ هِمْ) گزرتے ہیں ان کے پاس سے	۱۱۰۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ۔ یقیناً یہ لوگ۔	۱۲۱۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ۔ مسہریوں پر سے
۱۰۱۔ يَتَغَامَزُوْنَ (۳۰) آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے	۱۱۱۔ لَضَآلُّوْنَ (۳۲) (لَ۔ ضَآلُّوْنَ) بے شک بھک رہے ہیں۔	۱۲۲۔ يَنْظُرُوْنَ (۳۵) دیکھتے ہوں گے
۱۰۲۔ وَاِذَا۔ اور جب کہ	۱۱۲۔ وَمَآ۔ اور نہیں۔	۱۲۳۔ هَلْ۔ کیا (واقعی)
۱۰۳۔ انْقَلَبُوْٓا۔ لوٹ کر جاتے ہیں	۱۱۳۔ اُرْسِلُوْا۔ بھیجے گئے۔	۱۲۴۔ ثُوِّبَ۔ بدلہ دیئے گئے۔
۱۰۴۔ اِلٰٓى اَهْلِهِمُ (اِلٰى۔ اَهْلِ۔ هِمْ) اپنے گھر والوں کی طرف	۱۱۴۔ عَلَيْهِمْ۔ ان پر۔	۱۲۵۔ الْكُفَّارُ۔ کافروں نے
۱۰۵۔ انْقَلَبُوْا۔ لوٹتے ہیں۔	۱۱۵۔ حٰفِظِيْنَ (۳۳) نگرانی کرنیوالے	۱۲۶۔ مَا۔ اس کا جو کہ
	۱۱۶۔ فَالْيَوْمَ (فَ۔ الْيَوْمَ) بس آج	۱۲۷۔ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۳۶) وہ کرتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ ناپ تول میں دھوکا دینے والوں کی دنیا اور آخرت دونوں میں خرابی ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (۱) الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ (۲) وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (۳)

(۱) (بڑی) خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی (۲) جو لوگوں سے ناپ کر (خود) لیں تو پورا لیں (۳) اور جب ان (دوسروں) کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔

۲۔ انسان غلط خیال میں مبتلا ہے۔ اس کو ضرور اللہ میاں کے سامنے حاضر ہو کر جواب دینا ہوگا

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ (۴) لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ (۵) يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۶)

(۴) کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (۵) ایک بڑے (سخت) دن میں (۶) جس دن (تمام) آدمی رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

۳۔ بدکار بے فکر نہ رہیں ان کے کل کاموں کا دفتر سجین میں موجود ہے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ (۷) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ (۸) كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (۹)

(۷) ہرگز نہیں۔ بدکار لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہے (۸) اور کچھ معلوم ہے کہ سجین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے (۹) وہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا

۴۔ روز جزا میں منکروں کی بری گت بنے گی۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (۱۰)

(۱۰) اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾

(۱۱) جو جزاء کے دن کو جھٹلاتے ہیں (۱۲) اور اس کو نہیں جھٹلاتا ہے مگر جو حد سے گزر جانے والا مجرم ہو۔

۵۔ جن کا دل مردہ ہو جاتا ہے وہ اللہ کے کلام کو قصہ کہانی سمجھتے ہیں

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

(۱۳) جب اُس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کے بے سند افسانے ہیں (۱۴) ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ ان کے دلوں پر اُن کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

۶۔ منکر اللہ کے دیدار سے محروم ہوں گے تب پتہ چلے گا کہ جہنم اصلی چیز ہے

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

(۱۵) ہرگز (ایسا) نہیں یہ لوگ اُس روز اپنے رب سے آڑ میں رکھے جائیں گے (۱۶) پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے (۱۷) پھر کہا جائے گا یہی ہے وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

۷۔ نیکوں کی کارگزاری کا دفتر علیین میں ہوگا جس کو فرشتے بھی دیکھتے ہونگے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

(۱۸) (ایسا) ہرگز نہیں بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے (۱۹) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا (چیز) ہے (۲۰) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (۲۱) جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہیں۔

۸۔ نیکوں پر اللہ کے انعام کی خوب خوب بارش رہے گی

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

(۲۲، ۲۳) بے شک نیک لوگ بڑے آرام میں ہونگے مسہریوں پر (بیٹھے) دیکھتے ہونگے (۲۴) (اے مخاطب) تو اُن کے چہروں میں آسائش (یعنی خوشی کی لہر دوڑتے ہوئے) پہچانے گا (۲۵) اُن کو پلائی جائیگی خالص سربمہر شراب (۲۶) جس پر مشک کی مہر ہوگی حرص کرنیوالوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیئے (۲۷) اور اس میں تسنیم کے پانی کی ملاوٹ ہوگی (۲۸) وہ ایک چشمہ ہے جس سے (خدا کے) مقرب (بندے) پئیں گے

۹۔ قیامت وغیرہ کے منکر ایمان والوں کا آرام دیکھ کر پچھتائیں گے

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَضَاۗلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

(۲۹) جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والوں کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔
(۳۰) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے
(۳۱) اور جب اپنی گھروں کو لوٹ کر جاتے تھے تو دل لگیاں کرتے تھے
(۳۲) اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے یہ غلطی پر ہیں یقیناً۔

۱۰- بد دین مسلمانوں کے نگراں کار نہیں

وَمَآ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَ ﴿۳۳﴾

(۳۳) حالانکہ یہ کافر ان (مسلمانوں) پر نگرانی کرنیوالے بنا کر نہیں بھیجے گئے

۱۱- اہل ایمان کافروں کی بری گت دیکھ کر ہنس رہے ہونگے

فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۳۴﴾

عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾

(۳۴) سو آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہونگے

(۳۵) مسہریوں سے بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔

۱۲- جیسا کرنا ویسا بھرنا

هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾

(۳۶) واقعی کافروں کو اُن کے کئے کا کیا خوب بدلہ ملا

نوٹ ۱- رسول اللہ صلی اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہاں لوگ ناپ تول میں بڑی خیانت کرتے تھے۔ اپنا لینا ہوتا تو زیادہ ناپ تول لیتے اور دینا ہوتا تو کم دیتے۔ یہاں بتایا جا رہا ہے جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اوروں کے حق مارتے ہیں اُن کے واسطے سخت خرابی اور دردناک عذاب ہے۔ اس حکم میں ہر قسم کی حقوق تلفی شامل ہے۔

۲- اہل عالم کی اصلاح کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ ایسے احمق اور بے شعور ہیں کہ دنیا کی چند روزہ عیش و آرام کے لئے خدا کے اور اس کی مخلوق کے حقوق تلف کرتے ہیں لیکن ایک دن ضرور ایسا آنا ہے کہ اس کی بدولت سخت دشواری ہو جائے گی۔ پھر بنائے کچھ نہ بنے گی۔ تمام اوّلین وآخرین کے سامنے ذلّت ورسوائی اُٹھانی پڑے گی۔ تمام مخلوق اللہ کے سامنے کھڑی ہو گی۔ جب تک حکم نہ ملے گا۔ کھڑی ہی رہے گی۔ وہاں پر کچھ بنائے نہ بنے گی۔

۳- سِجِّيۡن (سجن) قید خانہ اور تنگ و تاریک اور دُکھ بھری جگہ جہاں درد غم اور تکالیف کے سوا کچھ نہیں ہے بدکاروں اور منکروں کے تمام اعمال نامے ٹھیک ٹھاک کئے ہوئے اس دفتر میں موجود ہوں گے اس روز سب پتہ چل جائے گا کہ وہ کیسی زبردست غلطی میں مبتلا تھے۔

۴- انسان جب دنیا کے آرام میں پڑ کر حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر قیامت کا انکار کر جاتا ہے۔ قیامت کا انکار درحقیقت اللہ کے وجود سے انکار ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ مرے اور قصّہ تمام ہوا۔ قیامت کا انکار وہی کرتا ہے جو پہلے درجے کا بدکار ہوتا ہے۔ فسق و فجور میں انتہائی درجہ پر پہونچ چکا ہوتا ہے اور اپنی حماقت سے کہتا ہے جزائے موہوم کے خوف سے اپنے مزے کون چھوڑے۔

۵- انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ایک قوّتِ **نظری** دوسری قوّتِ **عملی**۔ پہلی قوت کا کمال یہ ہے کہ اس کو معرفتِ حق ہو۔ دوسری قوت کا یہ کمال ہے کہ انسان عمل کرنے کے لئے سیدھا اور حق راستہ تلاش کر کے اللہ کی معرفت حاصل کرے۔ انہیں دونوں قوتوں کی اصلاح پر نجات کا دارومدار ہے۔ لیکن جب ان قوتوں کی اصلاح نہیں ہوتی تو حقیقت سے بے خبر

رہتا ہے۔ علم الٰہی کا وہ تعلق جو مخلوق سے ہے اور اس کی عام قدرت کو جو مخلوق کو محیط ہے ناممکن خیال کرنے لگتا ہے۔ چونکہ اس میں انتہائی جہالت ہوتی ہے اس لئے اُس کی ظلمت کی وجہ سے اللہ کے کلام اور انسان کے کلام میں تمیز نہیں کر سکتا جب اُس کے سامنے اللہ کے کلام کے ہدایت افزا مضامین پڑھے جاتے ہیں تو اپنی بے عقلی اور جہل کی وجہ سے بگڑتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ پرانی من گھڑت تک بندیاں ہیں۔ یہ افسانے سب بنائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس کا دل تو پہلے ہی سے مر چکا ہے۔ اُس میں حق بات کے سمجھنے کی استعداد بالکل نہیں رہتی۔

۶۔ دنیا میں کفر فسق و فجور کی زنگ کی بدولت فہم حق اور کلام الٰہی کے سمجھنے سے محروم رہے اسی طرح آخرت میں پروردگار کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ دنیا میں آیاتِ الٰہی کے انوار سے خود کو نورانی نہیں کیا۔ اس لئے قیامت کے دن اللہ کے نور کے دیکھنے سے محروم رہیں گے۔ مثلاً ایک شخص کی آنکھیں ہیں مگر وہاں گھپ اندھیرا ہے تو کچھ بھی نظر نہ آئے گا اور اگر روشنی پاس ہو تو نظر آجائے گا۔ اسی طرح یہ شخص تو کفر اور انکار کے اندھیرے میں رہا پاس نور معرفت ہے نہیں تو وہ کیا اللہ میاں کو دیکھ سکے گا ؎

ہر کہ امروز نہ بیند اثر قدرت دوست　　　غالب آنست کہ فرداش نہ بیند دیدار

۷۔ عِلِّیِّیْن۔ عالم بالا کا ایک فرحت بخش مکان ہے جہاں ایمانداروں کی روحیں رہتی ہیں اور وہاں کا دفتر۔

۸۔ چونکہ ابرار کے دل میں اللہ کی محبت نے پورا پورا گھر کر لیا تھا۔ اللہ کی محبت کی شراب میں چور تھے اس لئے وہ انکو جنت میں طرح طرح کی نعمتیں اور آرام دیں گے۔

۹۔ دہریہ اور منکر کہتے ہیں کہ دنیا کے مزوں کو آرام و عیش کو خیالی ڈھکوسلوں پر چھوڑنا حماقت ہے اور یہ جب ان کا نیک لوگوں کی مجلس میں گزر ہو جاتا ہے تو آپس میں اشارہ کرتے ہیں کہ اِن مسلمانوں نے خود کو کس مصیبت میں ڈالا ہے۔ بے وقوف ہیں۔ موجودہ آرام کو چھوڑنا گمراہی کی بات ہے۔

۱۰۔ یہ جو مسلمانوں پر پھبتیاں کستے ہیں اور بہکا ہوا کہتے ہیں تو یہ ان کے نگراں تو نہیں ہیں خواہ مخواہ کے مصلح بن کے آگئے۔ اپنے نفس کی پہلے اصلاح کر لیں پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوں۔

۱۱۔ قیامت کے دن اہل ایمان پر جب اہل دنیا کی حقیقت سامنے آجائے گی تو وہ ان کی حالت کو دیکھ کر ہنسیں گے کہ وہ دنیا کی نخوت و غرور کدھر گیا۔

۱۲۔ کافر جیسا دنیا میں کرتے تھے اُن کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا گیا۔ دنیا میں جیسے کام کرتے تھے اُس کی پوری پوری سزا دی گئی۔ دنیا میں دین داروں پر ہنستے تھے۔ آج اُن پر ہنسا جا رہا ہے۔

۸۲۔ سُوْرَۃُ الانفطار

اس سورۃ میں ایسے چار انقلابوں کا ذکر ہے جن پر عالم کے بقاء و فناء کا مدار ہے عالم کا خراب اور ملیامیٹ ہونا

اِنھیں پر موقوف ہے (۱)۔ آسمان کا پھٹ جانا جس کی بنا پر رشتہ جو کہ سماوی نفوس و عقول کا اجرام اور اجسام سے ہے ٹوٹ جائے گا اور اُن عقول اور نفوس کا جو انسانی نفوس سے تعلق ہے وہ ظاہر ہو جائے گا (۲) آسمان کے ستاروں کا بے نور ہو کر گر پڑنا۔ اس وقت وہ تعلق جو نورانی روحوں کا اُن ستاروں سے تھا اب انسان کے بدن کے ساتھ ہو جائیگا مگر وہ تعلق اس انداز کے مناسب ہوگا جو ہر ایک انسانی روح کو دنیا میں حاصل تھا (۳) دریا دھواں بن جائیں گے اور اُن کا پانی ابخرات بن کر کچھ تو زمین میں خشک اور جذب ہو جائے گا اور کچھ آگ ہو کر بھڑک اُٹھے گا۔ (۴) زمین پر زلزلے آئیں گے اور جنبش پر جنبش ہو گی۔ اِن انقلابوں کے بعد یہ عالم نیست و نابود ہو جائے گا اور آخرت کے عالم کی بنیاد قائم ہو جائے گی۔

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَ آيَةً
۱۔ اِذَا السَّمَآءُ۔ جب کہ آسمان	۱۷۔ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ⑥ (بِ۔ رَبِّ۔ كَ) تیرے کرم کرنے والے رب کے ساتھ	۳۱۔ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ بزرگ لکھنے والے
۲۔ انْفَطَرَتْ ① پھٹ جائے۔	۱۸۔ الَّذِىْ۔ جس نے	۳۲۔ يَعْلَمُوْنَ۔ وہ جانتے ہیں۔
۳۔ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ۔ اور جب کہ ستارے	۱۹۔ خَلَقَكَ (خَلَقَ۔ كَ) تجھ کو پیدا کیا	۳۳۔ مَا۔ جو
۴۔ انْتَثَرَتْ ② جھڑ جائیں۔	۲۰۔ فَسَوّٰىكَ (فَ۔ سَوّٰى۔ كَ) پھر تجھ کو درست کیا۔	۳۴۔ تَفْعَلُوْنَ ⑫ تم کرتے ہو
۵۔ وَاِذَا الْبِحَارُ۔ اور جب کہ دریا	۲۱۔ فَعَدَلَكَ ⑦ (فَ۔ عَدَلَ۔ كَ) پھر اعتدال پر بنایا تجھ کو	۳۵۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ۔ بے شک نیک لوگ
۶۔ فُجِّرَتْ ③ بہائے جائیں۔	۲۲۔ فِىْ اَىِّ صُوْرَةٍ۔ جس صورت میں	۳۶۔ لَفِىْ نَعِيْمٍ ⑬ (لَ۔ فِىْ۔ نَعِيْمٍ) البتہ آرام میں ہوں گے
۷۔ وَاِذَا الْقُبُوْرُ۔ اور جب کہ قبریں	۲۳۔ مَا شَآءَ۔ کہ چاہا	۳۷۔ وَاِنَّ۔ اور بے شک
۸۔ بُعْثِرَتْ ④ اُکھاڑی جائیں	۲۴۔ رَكَّبَكَ ⑧ (رَكَّبَ۔ كَ) تجھ کو ترتیب دیا	۳۸۔ الْفُجَّارَ۔ بدکار آدمی۔
۹۔ عَلِمَتْ۔ جان لے گا۔	۲۵۔ كَلَّا بَلْ۔ ہرگز نہیں بلکہ	۳۹۔ لَفِىْ جَحِيْمٍ ⑭ (لَ۔ فِىْ۔ جَحِيْمٍ) البتہ دوزخ میں ہوں گے۔
۱۰۔ نَفْسٌ۔ ہر نفس۔	۲۶۔ تُكَذِّبُوْنَ۔ تم جھٹلاتے ہو۔	۴۰۔ يَصْلَوْنَهَا (يَصْلَوْنَ۔ هَا) داخل ہوں گے اُس میں
۱۱۔ مَا۔ جو عمل	۲۷۔ بِالدِّيْنِ ⑨ (بِ۔ الدِّيْنِ) جزا کو	۴۱۔ يَوْمَ الدِّيْنِ ⑮ جزاء کے دن
۱۲۔ قَدَّمَتْ۔ پہلے کیا بھیجا۔	۲۸۔ وَاِنَّ۔ اور بے شک	۴۲۔ وَمَا هُمْ۔ اور نہیں (ہوں گے) وہ
۱۳۔ وَاَخَّرَتْ ⑤ اور پیچھے چھوڑا	۲۹۔ عَلَيْكُمْ (عَلٰى۔ كُمْ) تم پر۔	۴۳۔ عَنْهَا (عَنْ۔ هَا) اُس سے
۱۴۔ يٰۤاَيُّهَا۔ اے۔	۳۰۔ لَحٰفِظِيْنَ ⑩ (لَ۔ حٰفِظِيْنَ) البتہ نگہبان (ہیں)	۴۴۔ بِغَآئِبِيْنَ ⑯ (بِ۔ غَآئِبِيْنَ) غائب ہونے والے
۱۵۔ الْاِنْسَانُ۔ انسان		
۱۶۔ مَا غَرَّكَ (مَا۔ غَرَّ۔ كَ) کس چیز نے بھول میں ڈالا تجھ کو۔		

۴۵- وَمَآ - اور کچھ۔	۴۹- يَوْمَ - جس دن	۵۳- شَيْئًا کچھ (نفع دینے میں)
۴۶- اَدْرٰىكَ (اَدْرٰى - كَ) آپ کو خبر ہے	۵۰- لَا تَمْلِكُ - نہیں مالک ہوگا۔	۵۴- وَالْاَمْرُ - اور حکومت
۴۷- مَا - کیا ہے۔	۵۱- نَفْسٌ - کوئی شخص	۵۵- يَوْمَئِذٍ - اُس دن
۴۸- يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰ جزا کا دن۔	۵۲- لِّنَفْسٍ - کسی شخص کا۔	۵۶- لِّلّٰهِ ⑱ (لِ - اللّٰهِ) اللہ ہی کیلئے ہوگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بعثِ جزاء اور غفلت پر ملامت

۱- نظامِ کائنات درہم و برہم ہو جائے گا اور انسان کا کیا دھرا سامنے آجائیگا

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ① وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ② وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ③ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ④ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ⑤

(۱) جب آسمان پھٹ جائیگا (۲) اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ (۳) اور جب دریا بہہ پڑیں گے (۴) اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی (۵) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا۔

۲- انسان کی اکڑفوں بے کار ہے جبکہ اس کا ایک ایک عمل لکھا جا رہا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ⑥ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ⑦ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ⑧ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ⑨ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ⑩ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫

(۶) اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے کرم کرنے والے رب کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے (۷) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے (تیرے اعضاء کو) درست کیا پھر تجھے اعتدال پر بنایا (۸) جس صورت میں چاہا ترکیب دیا (۹) ہرگز نہیں بلکہ تم جزاء اور سزا کو جھٹلاتے ہو (۱۰) حالانکہ تم پر یاد رکھنے والے مقرر ہیں (۱۱) معزز لکھنے والے (۱۲) وہ جانتے ہیں جو کچھ (افعال) تم کرتے ہو۔

۳- نیکوں اور بدوں کو اُن کے اعمال کے اعتبار سے بدلہ ملے گا

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ⑬ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ⑭ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ⑮ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ⑯

(۱۳) بے شک نیک لوگ (بہشت میں) آسائش میں ہوں گے (۱۴) اور یقیناً بدکار لوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے (۱۵) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (۱۶) وہ اس سے باہر نہ ہوں گے

۴- روزِ جزا میں سب کچھ اللہ میاں کے ہی ہاتھ میں ہوگا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑱ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ⑲

(۱۷) اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ جزاء کا دن کیا ہے (۱۸) پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ جزاء کا دن کیا ہے (۱۹) وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور حکومت اُس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

نوٹ۔۱۔ یہ اجرام فلکی جن کے متعلق خیال ہے کہ کبھی فنا نہ ہوں گے۔ نظام کائنات یوں ہی چلتا رہے گا اس کے متعلق ارشاد ہو رہا ہے اہل عالم کا خیال غلط ہے بلکہ دوسری صورت پر) ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ ستاروں کا تعلق ختم ہو جائے گا وہ جھڑ پڑیں گے۔ یہ اجرام فلکی برباد ہو جائیں گے تو یہ دُنیا کا نظام کہاں باقی رہ سکے گا۔ دریا اپنی جگہ چھوڑ دیں گے جب ایسا بڑا زلزلہ آئے گا تو زمین شق ہو جائے گی۔ اور جو چیزیں زمین کے اندر دفن ہیں باہر آپڑیں گی۔ تب سب پیدا ہونے سے مرنے تک جو کچھ بھلا بُرا کیا ہوگا سامنے آجائے گا۔ عملِ نیک کا ٹھکانا جنّت ہے اور بد کا دوزخ۔

۲۔ اللہ میاں نے انسان کو ایک عجیب و غریب صورت میں پیدا کیا ہے۔ اعضاء کا تناسب عقل۔ گویائی۔ ہر چیز ایک موزونیت کے ساتھ ہے جب اللہ میاں اس خوبصورتی کے ساتھ انسان کو بنانے پر قادر ہیں تو اس کا اقرار کئے بغیر چارہ کار نہیں کہ وہ ان کو پھر زندہ کر کے جزاء و سزا دینے پر بھی قادر ہیں مگر انسان بالکل مطمئن اور بے خوف ہو گیا ہے۔ حالانکہ اُس کا ایک ایک کام لکھا جا رہا ہے اور قیامت کے دن سب کیا دھرا سامنے آجائے گا۔ کیونکہ سب پر محافظ کراماً کاتبین مقرر ہیں۔

۳۔ قیامت کے روز نیک بندے آرام و آسائش میں ہوں گے اور بد جہنم کی تکلیف میں پھنسے ہوئے ہوں گے اس لئے دنیا کی زندگی پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر دم کو دمِ واپسیں خیال کر کے اللہ کی عبادت میں لگا رہنا چاہئے کیونکہ کافروں کو نہ خدا کا دیدار ہو سکے گا۔ اور نہ جہنم سے نجات ہوگی۔

۴۔ قیامت کا دن کوئی معمولی دن نہ ہوگا بلکہ وہ ایسا سخت دن ہوگا کہ دنیا کی مصیبتیں اُس کے مقابلہ میں ہیچ ہوں گی۔ انسان کی عقل اس کے ادراک سے قاصر ہے۔ وہاں کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ اس روز اللہ ہی کو اختیار ہوگا۔ بجز اللہ کے اور کسی کی حکومت نہ ہوگی۔ اب تم عاقل ہونے کے مدعی ہو تو اُس دن کی آج ہی سے فکر کر لو اور غفلت چھوڑ دو۔

۳۵۔ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر

جو شخص دُنیا ہی میں قیامت کے دن کی کیفیت انھیں آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے وہ اس سورہ میں غور و تامل کرے اس کے مضامین کو سرسری طور سے نہیں بلکہ گہری نظر سے دیکھے۔

اس سورۃ میں قیامت کے ابتدائی حالات کو اللہ تعالیٰ نے نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرما کر اُن چیزوں کو بتلایا ہے جو قیامت واقع ہونے سے پہلے وقوع میں آئیں گی۔

وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ آيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ
۵۔ وَاِذَا الْجِبَالُ۔ اور جب پہاڑ ۶۔ سُيِّرَتْ ③ چلائے گئے۔	۳۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ۔ اور جب ستارے ۴۔ انْكَدَرَتْ ② ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑے	۱۔ اِذَا الشَّمْسُ۔ جب سورج ۲۔ كُوِّرَتْ ① لپیٹا جائے۔

٧- وَاِذَا - اور جب
٨- الْعِشَارُ - دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں
٩- عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ چھٹی پھریں
١٠- وَاِذَا الْوُحُوْشُ - اور جب وحشی جانور
١١- حُشِرَتْ ﴿٥﴾ اکٹھے کئے گئے۔
١٢- وَاِذَا الْبِحَارُ - اور جب دریا۔
١٣- سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ بھڑکائے گئے۔
١٤- وَاِذَا النُّفُوْسُ - اور جب جانیں
١٥- زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ جوڑا کئے جائیں
١٦- وَاِذَا - اور جب۔
١٧- الْمَوْءُدَةُ - زندہ گاڑی ہوئی لڑکی
١٨- سُئِلَتْ ﴿٨﴾ پوچھی گئی۔
١٩- بِاَيِّ - بسبب کون سے
٢٠- ذَنْبٍ - گناہ کے۔
٢١- قُتِلَتْ ﴿٩﴾ قتل کی گئی۔
٢٢- وَاِذَا الصُّحُفُ - اور جب اعمال نامے
٢٣- نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ پھیلائے جائیں
٢٤- وَاِذَا السَّمَآءُ - اور جب آسمان
٢٥- كُشِطَتْ ﴿١١﴾ اپنی جگہ سے اکھیڑا جائے
٢٦- وَاِذَا الْجَحِيْمُ - اور جب کہ دوزخ
٢٧- سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ دہکائی جائے۔
٢٨- وَاِذَا الْجَنَّةُ - اور جب جنت۔
٢٩- اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ پاس لائی جائے۔
٣٠- عَلِمَتْ - جان لے۔
٣١- نَفْسٌ - ہر شخص۔

٣٢- مَّآ - جو کچھ۔
٣٣- اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ لے کر آیا۔
٣٤- فَلَآ (فَ - لَا) پس البتہ۔
٣٥- اُقْسِمُ - میں قسم کھاتا ہوں۔
٣٦- بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ پیچھے ہٹنے والے کی
٣٧- الْجَوَارِ - چلنے والے۔
٣٨- الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ جا چھپنے والے
٣٩- وَالَّيْلِ - اور رات۔
٤٠- اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ جب جانے لگے۔
٤١- وَالصُّبْحِ - اور صبح۔
٤٢- اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ جب سانس لے
٤٣- اِنَّهٗ - بے شک یہ (قرآن)
٤٤- لَقَوْلُ (لَ - قَوْلُ) البتہ کلام ہے
٤٥- رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ معزز پیغامبر
٤٦- ذِيْ قُوَّةٍ (جو) قوت والا ہے
٤٧- عِنْدَ - نزدیک۔
٤٨- ذِي الْعَرْشِ - مالک عرش کے
٤٩- مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ جگہ پانیوالا ہے (ذی مرتبہ ہے)
٥٠- مُّطَاعٍ - جس کی اطاعت کی جائے
٥١- ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ اس جگہ امانت دار
٥٢- وَمَا - اور نہیں ہے۔
٥٣- صَاحِبُكُمْ - تمہارا ساتھی۔
٥٤- بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ دیوانہ۔
٥٥- وَلَقَدْ (وَ - لَ - قَدْ) اور البتہ تحقیق
٥٦- رَاٰهُ (رَاٰ - هُ) اس نے اس کو دیکھا

٥٧- بِالْاُفُقِ (بِ - الْاُفُقِ) آسمان کے کنارے پر۔
٥٨- الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ کھلا۔
٥٩- وَمَا هُوَ - اور نہیں ہے وہ
٦٠- عَلَى الْغَيْبِ - چھپی ہوئی باتوں پر
٦١- بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ بخیل۔
٦٢- وَمَا - اور نہیں ہے (قرآن)
٦٣- بِقَوْلِ (بِ - قَوْلِ) کہی ہوئی بات
٦٤- شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ شیطان مردود کی
٦٥- فَاَيْنَ (فَ - اَيْنَ) پس کدھر
٦٦- تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ تم چلے جارہے ہو
٦٧- اِنْ هُوَ - یہ تو نہیں وہ
٦٨- اِلَّا ذِكْرٌ - مگر نصیحت عام
٦٩- لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ (لِ - الْعٰلَمِيْنَ) دنیا جہان والوں کے لئے
٧٠- لِمَنْ (لِ - مَنْ) اس شخص کے لئے
٧١- شَآءَ - چاہے۔
٧٢- مِنْكُمْ (مِنْ - كُمْ) تم میں سے
٧٣- اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ یہ کہ سیدھا راستہ چلے
٧٤- وَمَا - اور نہیں
٧٥- تَشَآءُوْنَ - چاہتے ہو تم
٧٦- اِلَّآ - مگر
٧٧- اَنْ يَّشَآءَ - یہ کہ چاہے۔
٧٨- اللّٰهُ - اللہ۔
٧٩- رَبُّ - پالنے والا۔
٨٠- الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾ تمام عالموں کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- قیامت میں پہلے صور پر سورج تارے اور زمین کی تنظیم خراب ہوجائیگی

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶

(۱) جب سورج بے نور ہوجائے گا (۲) اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے (۳) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (۴) اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھُٹی پھریں گی (۵) اور جب وحشی جانور جمع ہوجائیں گے (۶) اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے۔

۲- قیامت میں دوسرے صور پر انسان پھر زندہ ہونگے۔ اُن کو دختر کشی اور کُل باتوں کا تب پتہ چلیگا

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝۱۴

(۷) اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکھٹے کئے جائیں گے (۸) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا (۹) کہ کس گناہ پر مار ڈالی گئی تھی (۱۰) اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے (۱۱) اور جب آسمان کھل جائے گا۔ (۱۲) اور جب دوزخ دہکائی جائے گی (۱۳) اور جب جنت نزدیک کردی جائیگی (۱۴) تب ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا (اعمال) لیکر آیا ہے

۳- قرآن مجید اللہ بزرگ کا کلام ہے جس کو ایک بزرگ فرشتہ لے کر آیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجنون نہیں بلکہ صاحب حکمت و فراست ہیں

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝۱۹ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝۲۰ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝۲۱ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲۲ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝۲۴ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۲۵ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶

(۱۵) پس میں قسم کھاتا ہوں اُن ستاروں کی جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں (۱۶) جو سیدھے چلتے رہتے ہیں یا چھُپتے ہیں (۱۷) اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے (۱۸) اور قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لینے لگے (۱۹) بے شک یہ (قرآن) کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا (۲۰) جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک مرتبہ والا ہے (۲۱) وہاں اس کا کہنا مانا جاتا ہے امانت دار ہے (۲۲) اور تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجنون نہیں ہیں (۲۳) اور بے شک انھوں نے اس (فرشتہ) کو آسمان کے کھُلے کنارے پر دیکھا ہے (۲۴) وہ (پیغمبر) مخفی باتوں پر بخل کرنے والے نہیں (۲۵) اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (۲۶) پھر تم (لوگ) کدھر چلے جا رہے ہو۔

۴- کلام الٰہی پر غور کرنے والا انسان سیدھے راستے پر پڑ جاتا ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝۲۸ وَمَا تَشَآءُوْنَ

(۲۷) یہ تو دنیا جہان والوں کے لئے بڑی نصیحت ہے (۲۸) ایسے شخص کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے (۲۹) تم کچھ نہیں چاہ سکتے

گمر وہی جو خدائے رب العلمین چاہے۔	اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾

نوٹ ۱- اس عالم کے مٹ جانے کی بارہ نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ چھ تو پہلے صور کے بعد ہوں گی اور چھ دوسرے صور کے بعد۔ اس کے بعد دنیا کا نام و نشان باقی نہ رہے گا (۱) سورج جو نظام شمسی کا مرکز ہے بے نور ہو کر نیست و نابود ہو جائے گا (۲) تمام ستارے بے نور اور دھندلے ہو کر گر پڑیں گے۔ تو پھر کرہ زمین کہاں باقی رہ سکتا ہے (۳) پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑے پھریں گے۔ (۴) گابھن اونٹنیاں ماری ماری پھریں گی یعنی مال و دولت خود و بال جان ہوگا۔ کوئی نہ پوچھے گا یہ کیا ہے (۵) جنگلی جانور جنگل اور پہاڑ چھوڑ کر آبادی میں پناہ لینے کے لئے آجمع ہوں گے کہ مصیبت میں آپس کی عداوت اور نفرت نہیں رہا کرتی ہے (۶) دریا گرم کئے جائیں گے جن کا پانی انتہائی گرمی کی وجہ سے گیس بن کر بھڑک اٹھے گا۔ اور دنیا کو درہم و برہم کر دے گا۔

۲- جب پہلے صور کو معلوم زمانہ گزر جائے گا تو پھر اللہ میاں کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام دوسرا صور پھونکیں گے پھر دوسری دفعہ ہر ایک چیز نئے سرے سے زندہ ہو جائے گی۔ یہ وجود ہمیشہ باقی رہے گا (۱) روحیں ان کے جسموں سے پھر جوڑی جائیں گی۔ (۲) ظالموں سے ان کے ظلم کے متعلق باز پرس ہوگی۔ جو جاہل و مغرور اپنی لڑکیوں کو قتل کرتے تھے ان سے پوچھا جائے گا کہ معصوم کو کس وجہ سے قتل کیا گیا (۳) اعمال نامے کھولے جائیں گے حساب شروع ہو جائے گا۔ یہ اعمال نامے معمولی کاغذ پر معمولی رسم الخط میں نہ ہوں گے بلکہ اعمال کی صورتوں کا انکشاف اور انجلا ہو جائے گا (۴) آسمان کا پردہ اٹھ جائے گا۔ اور ملائکہ جو حشر کی عدالت کے کارندے ہوں گے وہ نازل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور جہنم بھڑکایا جائے گا (۵) جنت جو اس وقت نظروں سے اوجھل ہے اس روز نظروں کے سامنے ہوگی (۶) ہر انسان کو پتہ چل جائے گا کہ وہ دنیا سے کیسے اعمال لے کر آیا ہے بھلے یا برے۔

۳- اللہ رب العزت ان پانچ ستاروں زحل، مشتری۔ مریخ۔ زہرہ۔ اور عطارد کی جو کہ ایک عجیب چال سے چلتے ہیں یعنی اول مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں پھر رک جاتے ہیں پھر الٹے چلنے لگتے ہیں قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی من گھڑت اور بناوٹ نہیں ہے بلکہ بغیر کسی کمی و بیشی کے اللہ کا بھیجا ہوا ہے۔ یہ کلام مجید جھوٹ اور افتراء ہو ہی نہیں سکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تو صرف قرآن مجید کی تبلیغ کر رہے ہیں جو اللہ پاک کے پاس سے حضرت جبریل علیہ السلام کی معرفت نازل ہوا ہے جن کے حافظہ میں کوئی کمی نہیں جو کچھ سنتے ہیں یا دررکھتے ہیں۔ صاحب عرش کے نزدیک ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ تمام فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کے ارشاد کو حکم الٰہی جان کر دل و جان سے تعمیل کرتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام وحی کے پہونچانے میں نہایت امین ہیں اور آسمانوں میں حکم الٰہی کا پہونچانا انہیں کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چالیس سال سے تمہارے ساتھ ہیں کبھی ان کو جھوٹ بولتے افترا باندھتے نہ سنا ہوگا۔ جو شخص کبھی جھوٹ نہ بولے اس شخص کی بات کو معتبر خیال نہ کرنا عقل کے خلاف ہے۔ ہاں دیوانے کا ذکر نہیں

وہ جو چاہے بک دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجنون نہیں ہیں۔ بلکہ چالیس سال کی مدت میں ان کی عقل کا کمال اور دانائی کا پورا پورا تجربہ کر چکے ہو کہ دنیا کے تمام عاقلوں سے بالاتر ہیں پھر وہ کیسے مجنون ہو سکتے ہیں بلکہ تم خود ہی مجنون اور نا سمجھ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں آسمان کے کنارے پر دیکھا ہے اب وہ جس لباس میں آتے ہیں وہ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔ کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے۔ اُس کا کام گمراہ کرنا اور توحید سے روکنا ہے اور قرآن مجید ہدایت و توحید اور عالم آخرت کا ثبوت دیتا ہے اس لئے تم ادھر اُدھر نہ بھکو۔ قرآن کو ہدایت کامل سمجھو اور اس کی ہر بات پر عمل کرو تاکہ آخرت میں پُر لطف زندگی میسّر ہو۔

۴۔ یہ مقدس کلام تمام انسانوں اور جنوں کے لئے اور ملائکہ کے لئے سراسر نصیحت و حکمت ہے اور تقرّبِ الٰہی کا کامل وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ یہ ایسا پیارا قانون ہے کہ انسان کی زندگی کو پُر امن بنا کر دین و دنیا کے راستے کھول دیتا ہے۔

۳۶۔ سُوْرَةُ عَبَسَ

قریش کے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ان کو اسلام کی خوبیاں اور بُت پرستی کی بُرائیاں وضاحت کے ساتھ بتا رہے تھے کہ عبداللہ بن شریح جن کو ام مکتوم کہتے تھے آئے تو آپ کو ان کی آمد کچھ ٹھیک نہ معلوم ہوئی۔ یہ نابینا ہیں گڑبڑ چائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آتے ہی عرض کرنے لگے مجھے فلاں سورت تعلیم فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ٹھہرو۔ مگر وہ بار بار وہی سوال کرتے گئے۔ اُن کی اس حرکت سے جو سردار قریش کی رنجیدگی کا باعث تھی آپ بھی چیں بجبیں ہوئے اور خفگی کے آثار چہرۂ مبارک سے ظاہر ہونے لگے آپ اُن کی طرف سے مُنہ پھیر کر کے سرداروں کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ جبرئیل علیہ السلام یہ تنبیہ آمیز سورۃ لے کر آئے کہ نبی کو کسی شخص کو کسی خاص انداز کے ساتھ مخصوص نہ کرنا چاہیئے بلکہ شریف و وضیع فقیر و غنی۔ سیّد و غلام، مرد و عورت بڑے اور چھوٹے سب کو برابر سمجھنا چاہیئے۔ خدائے بزرگ و برتر جسے چاہے گا۔ ہدایت نصیب کر دے گا۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَانِ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
۱۔ عَبَسَ۔ تیوری چڑھائی ۲۔ وَتَوَلّٰٓى ① اور مُنہ موڑا۔ ۳۔ اَنْ جَآءَهُ (اَنْ۔ جَآءَ۔ هٗ) یہ کہ اُس کے پاس آیا۔ ۴۔ الْاَعْمٰى ② اندھا۔ ۵۔ وَمَا۔ اور کیا۔	۶۔ يُدْرِيْكَ (يُدْرِيْ۔ كَ) آپ کو خبر ۷۔ لَعَلَّهٗ۔ (لَعَلَّ۔ هٗ) شاید وہ ۸۔ يَزَّكّٰٓى ③ وہ سنورتا (نصیحت سُنتا) ۹۔ اَوْ۔ یا ۱۰۔ يَذَّكَّرُ۔ نصیحت قبول کرتا۔	۱۱۔ فَتَنْفَعَهُ (فَ۔ تَنْفَعَ۔ هٗ) پس فائدہ دیتا اُس کو ۱۲۔ الذِّكْرٰى ④ نصیحت کرنا ۱۳۔ اَمَّا مَنِ۔ بہر حال جو شخص ۱۴۔ اسْتَغْنٰى ⑤ بے پروائی کرتا ہے ۱۵۔ فَاَنْتَ (فَ۔ اَنْتَ) پس آپ

۱۶- لَهٗ- اُس کے لئے۔
۱۷- تَصَدّٰی (۶) فکر میں پڑتے ہیں
۱۸- وَمَا عَلَيْكَ- اور آپ پر نہیں
۱۹- اَلَّا يَزَّكّٰی (۷) یہ کہ وہ درست ہو
۲۰- وَاَمَّا مَنْ- اور بہر حال جو شخص
۲۱- جَآءَكَ- آپ کے پاس آیا۔
۲۲- يَسْعٰی (۸) دوڑتا ہوا۔
۲۳- وَهُوَ- اور وہ۔
۲۴- يَخْشٰی (۹) ڈرتا ہے۔
۲۵- فَاَنْتَ- پس آپ۔
۲۶- عَنْهُ- اُس سے
۲۷- تَلَهّٰی (۱۰) بے اعتنائی کرتے ہیں۔
۲۸- كَلَّآ- ہرگز نہیں۔
۲۹- اِنَّهَا (اِنَّ- هَا) بے شک وہ (قرآن)
۳۰- تَذْكِرَةٌ (۱۱) نصیحت ہے
۳۱- فَمَنْ (فَ مَنْ) پس جو کوئی
۳۲- شَآءَ- چاہے۔
۳۳- ذَكَرَهٗ (۱۲) اس کو قبول کرے
۳۴- فِيْ صُحُفٍ- ایسے صحیفوں میں
۳۵- مُّكَرَّمَةٍ (۱۳) جو بزرگ ہیں
۳۶- مَّرْفُوْعَةٍ- بلند مرتبہ۔
۳۷- مُّطَهَّرَةٍ (۱۴) مقدس ہیں۔
۳۸- بِاَيْدِيْ (بِ- اَيْدِيْ) ہاتھوں سے
۳۹- سَفَرَةٍ (۱۵) لکھنے والے
۴۰- كِرَامٍ- کہ وہ بزرگ ہیں

۴۱- بَرَرَةٍ (۱۶) نیک۔
۴۲- قُتِلَ الْاِنْسَانُ- مارا جائے آدمی
۴۳- مَآ- کیسا
۴۴- اَكْفَرَهٗ (۱۷) وہ ناشکرا ہے
۴۵- مِنْ اَيِّ شَيْءٍ- کس چیز سے
۴۶- خَلَقَهٗ (۱۸) (خَلَقَ- هٗ) اس کو پیدا کیا
۴۷- مِنْ نُّطْفَةٍ- نطفہ سے
۴۸- خَلَقَهٗ- اُس کو پیدا کیا۔
۴۹- فَقَدَّرَهٗ (۱۹) (فَ- قَدَّرَ- هٗ)
پھر اس کو اندازے سے بنایا۔
۵۰- ثُمَّ- پھر۔
۵۱- السَّبِيْلَ- راستہ۔
۵۲- يَسَّرَهٗ (۲۰) اس کو آسان کر دیا
۵۳- ثُمَّ اَمَاتَهٗ (ثُمَّ- اَمَاتَ- هٗ)
پھر اس کو مارا۔
۵۴- فَاَقْبَرَهٗ (۲۱) (فَ- اَقْبَرَ- هٗ)
پھر قبر میں لے گیا اُس کو
۵۵- ثُمَّ اِذَا- پھر جب۔
۵۶- شَآءَ- چاہا۔
۵۷- اَنْشَرَهٗ (۲۲) اُس کو اُٹھایا۔
۵۸- كَلَّا- ہرگز نہیں۔
۵۹- لَمَّا يَقْضِ- نہیں پورا کیا
۶۰- مَآ- جو۔
۶۱- اَمَرَهٗ (۲۳) اس کو حکم کیا تھا۔
۶۲- فَلْيَنْظُرِ (فَ- لْ- يَنْظُرْ)
پس چاہیے کہ نظر کرے

۶۳- الْاِنْسَانُ- انسان
۶۴- اِلٰی طَعَامِهٖ (۲۴) (اِلٰی- طَعَامِ- هٖ)
اپنے کھانے کی طرف۔
۶۵- اَنَّا- کہ ہم نے۔
۶۶- صَبَبْنَا- ہم نے برسایا۔
۶۷- الْمَآءَ- پانی
۶۸- صَبًّا (۲۵) برسانا۔
۶۹- ثُمَّ شَقَقْنَا- ثُمَّ- شَقَقْ- نَا)
پھر ہم نے پھاڑا۔
۷۰- الْاَرْضَ- زمین کو۔
۷۱- شَقًّا (۲۶) پھاڑنا۔
۷۲- فَاَنْۢبَتْنَا (فَ- اَنْۢبَتْ- نَا)
پھر ہم نے اُگایا۔
۷۳- فِيْهَا- اُس میں۔
۷۴- حَبًّا (۲۷) دانہ۔
۷۵- وَّعِنَبًا- اور انگور۔
۷۶- وَّقَضْبًا (۲۸) اور ترکاری
۷۷- وَّزَيْتُوْنًا- اور زیتون
۷۸- وَّنَخْلًا (۲۹) اور کھجور کو۔
۷۹- وَّحَدَآئِقَ- اور باغ
۸۰- غُلْبًا (۳۰) گنجان۔
۸۱- وَّفَاكِهَةً- اور میوے
۸۲- وَّاَبًّا (۳۱) اور چارے کو
۸۳- مَّتَاعًا- فائدہ دینے کو۔
۸۴- لَّكُمْ- تمہارے لئے۔

۸۵- وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ (وَ-لِ-اَنْعَامِ-كُمْ) اور تمہارے مویشی کے لئے۔
۸۶- فَاِذَا جَآءَتِ- پس جب کہ آئے۔
۸۷- الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ کان بہرا کردینے والا شور
۸۸- يَوْمَ- جس (دن)
۸۹- يَفِرُّ- بھاگے گا۔
۹۰- الْمَرْءُ- آدمی۔
۹۱- مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ (مِنْ-اَخِيْ-هِ) اپنے بھائی سے
۹۲- وَاُمِّهٖ (وَ-اُمِّ-هٖ) اور اپنی ماں سے
۹۳- وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ (وَ-اَبِيْ-هِ) اور اپنے باپ سے

۹۴- وَصَاحِبَتِهٖ- اور اپنی بیوی کو
۹۵- وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ اور اپنی اولاد سے
۹۶- لِكُلِّ (لِ-كُلِّ) واسطے ہر
۹۷- امْرِئٍ- شخص کے
۹۸- مِنْهُمْ- ان میں سے
۹۹- يَوْمَئِذٍ- اُس روز
۱۰۰- شَاْنٌ- ایسا مشغلہ ہوگا۔
۱۰۱- يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ جو اُس کو بے پرواکرتا ہے
۱۰۲- وُجُوْهٌ- بہت سے مُنہ۔
۱۰۳- يَوْمَئِذٍ- اس روز
۱۰۴- مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ روشن ہونے والے
۱۰۵- ضَاحِكَةٌ- ہنسنے والے

۱۰۶- مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ خوش ہونے والے
۱۰۷- وَوُجُوْهٌ- اور بہت سے چہرے
۱۰۸- يَوْمَئِذٍ- اُس روز
۱۰۹- عَلَيْهَا- اُن پر
۱۱۰- غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ گرد (ظلمت) ہوگی۔
۱۱۱- تَرْهَقُهَا (تَرْهَقُ-هَا) چھائی ہوئی
۱۱۲- قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ سیاہی (دھوئیں) کے مانند
۱۱۳- اُولٰٓئِكَ- یہی لوگ
۱۱۴- هُمُ- وہ۔
۱۱۵- الْكَفَرَةُ- کافر
۱۱۶- الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ فاجر (بدکار)

. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- اسلام کی تعلیم میں اندھا۔ سونکھا۔ امیر اور غریب سب برابر ہیں

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾

(۱) (رسول اللہ نے) تیوری چڑھائی اور مُنہ موڑ لیا (۲) اس بات سے کہ اُن کے پاس ایک اندھا آیا (۳) اور آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا (۴) یا نصیحت مانتا اور اُس کو نصیحت کرنا فائدہ پہونچاتا (۵) لیکن جو بے پروائی کرتا ہے (۶) پس آپ اُس کی فکر کرتے ہیں (۷) حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے (۸) اور لیکن جو شخص دوڑتا ہوا آتا ہے (۹) اور وہ ڈرتا بھی ہے (۱۰) سو آپ اُس سے بے پروائی کرتے ہیں۔

۲- کلامِ الٰہی نصیحت اور عمل کے لئے بہترین قانون ہے، بلند مرتبہ ہے اور مقدس ہے

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

(۱۱) ہرگز ایسا نہ کیجیے یہ (قرآن) نصیحت ہے (۱۲) سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے (۱۳) وہ (قرآن) ایسے صحیفوں میں ہے جو مکرم ہیں (۱۴) بڑے مرتبہ والے مقدس ہیں (۱۵) جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں (۱۶) کہ وہ بزرگ اور نیک ہیں۔

۳۔ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے وہ اگر اپنی حقیقت، پیدائش اور موت پر غور کرے تو یہ بات پیدا نہ ہو

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

(۱۷) آدمی مارا جائے (اس پر خدا کی مار) وہ کیسا ناشکرا ہے (۱۸) کس چیز سے اس کو (اللہ نے) پیدا کیا (۱۹) ایک بوند (نطفہ) سے اس کو پیدا کیا پھر اندازہ سے بنایا (۲۰) پھر اس کو راستہ آسان کر دیا (۲۱) پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا (۲۲) پھر جب چاہیگا اس کو زندہ کریگا

۴۔ انسان اللہ کی عدول حکمی کرتا ہے حالانکہ اس نے اپنی نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے جو اس کی کامل قدرت کی دلیل ہے

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

(۲۳) ہرگز نہیں جو حکم دیا اس کو بجا نہ لایا (۲۴) سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (۲۵) کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا (۲۶) پھر زمین کو عجیب طور پر پھاڑا (۲۷) پھر ہم نے اس میں غلہ اگایا (۲۸) اور انگور اور ترکاریاں (۲۹) اور زیتون اور کھجور (۳۰) اور گنجان باغ (۳۱) اور میوے اور چارے (۳۲) تمہارے اور تمہاری مویشیوں کے فائدہ کے لئے۔

۵۔ قیامت کی ہولناک کیفیت کہ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ کافروں کے منہوں پر ہوائیاں اڑتی ہوں گی۔ مومن مطمئن ہوں گے

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

(۳۳) پھر جب کانوں کا بہرا کر دینے والا شور (قیامت) برپا ہوگا (۳۴) جس دن آدمی بھاگیگا اپنے بھائی سے (۳۵) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (۳۶) اور اپنی بیوی اور اولاد سے (۳۷) ان میں سے ہر آدمی کو اس روز ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور کسی طرف متوجہ نہ ہونے دے گا (۳۸) بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے (۳۹) خنداں (اور) شاداں (ہوں گے) (۴۰) اور بہت سے چہروں پر اس روز غبار ہوگا (۴۱) ان پر سیاہی چھائی ہوگی (۴۲) یہ وہی لوگ ہیں کافر بدکار۔

نوٹ:- ام مکتوم جیسے نابینا میں چونکہ دلی ذوق وشوق ہے اس کو تعلیم قرآن مفید ہوگی۔ چونکہ کفار قریش میں اسلام کی کوئی رغبت نہیں ان کے لئے کوشش کرنا بے کار ہے۔ ایسے مریض کی طرف توجہ کرنا جو لا علاج ہو بے کار ہے۔ اسی طرح یہ متکبر کافر بھی ہیں۔ اس لئے ایسے شخص کی طرف توجہ نہ ہونا چاہیئے جس کو فائدہ نہ ہو سکے۔ دین کی تعلیم اور تبلیغ میں اندھا اور آنکھوں والا۔ امیر اور غریب سب

برابر ہیں۔ جس میں ذوق شوق زیادہ ہو وہ زیادہ مستحق ہے۔ انبیاؑ اور مبلغ اس کے ذمہ دار نہیں۔ ان کی تبلیغ سے لوگ ایمان لائیں تب ہی سمجھا جائے کہ انھوں نے کام کیا۔ بلکہ قرآن اور تعلیم قرآن سارے دنیا کے لئے عام ہے۔ صرف احکام کا پہونچا دینا ان کا کام ہے۔

۲۔ قرآن سراسر موعظت اور نصیحت ہے۔ اس کے مضامین تمام عالم کے لئے عام طور سے مفید ہیں مگر بات یہ ہے کہ دل در اصل اللہ کا خیال اور ڈر ہو ورنہ یہ قرآن ایک بلند مقام پر یعنی آسمان پر بیت العزت میں ملائکہ کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ایسے کاتبوں اور منشیوں (فرشتوں) کے ہاتھ میں ہے جو اللہ کے نزدیک صاحب مرتبہ ہیں۔ اور ان سے نیکی کے سوا کوئی اور چیز ظہور میں آہی نہیں سکتی۔ قرآن مجید کی قدر و عظمت کو دنیاداروں کی رغبت اور اہل دولت کی عزت سے معزز ہونے کی توقع رکھنا محض بے جا اور لغو ہے۔ وہ خود ایک زبردست مرتبہ کی چیز ہے۔

۳۔ انسان کس قدر ناشکر گزار ہے کہ وہ اپنی حقیقت پر بھی غور نہیں کرتا کہ کس حقیر اور ذلیل چیز سے پیدا کیا گیا ہے جب اللہ میاں اس طرح پیدا کرنے پر قادر ہیں تو پھر مر جانے کے بعد دوبارہ زندہ کر دینا کیا مشکل کام ہے۔ لیکن انسان اس پر غور نہیں کرتا اور نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔

۴۔ انسان اگر دنیا کی مختلف چیزوں پر، پھلوں پر، مویشی کے چارے پر، باغات پر غور و فکر کرے تو خود اس کو پتہ چل جائے کہ جس ذات نے یہ نعمتیں انسان کے لئے پیدا کیں وہ اس پر قادر ہے کہ اس کو قبر میں پہونچا دے اور پھر زندہ کر کے اُس سے ہر کام کا حساب لے۔

۵۔ ان آیات میں قیامت کی ہولناک حالت بیان ہو رہی ہے کہ اس روز ایسی نفسا نفسی پڑی ہوگی کہ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ نہ بھائی بھائی کو۔ نہ ماں باپ اپنی اولاد کو۔ نہ اولاد ماں باپ کو۔ نہ بیوی خاوند کو اور نہ خاوند بیوی کو۔ آخرت بہت سخت ہوگی۔ ہم دنیا ہی میں دیکھتے ہیں کہ مصیبت کے وقت کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ ہر شخص اپنے کام میں اُلجھا ہوا ہے پھر وہاں کون کس کو پوچھے گا۔ ہاں جن کے اعمال اچھے ہوں گے وہ اطمینان سے اور خوش ہوں گے مگر جن کے اعمال اچھے نہیں اور کافر و بدکار ہیں ان کے چہروں پر خوف سے سیاہی چھائی ہوگی۔

۷۹۔ سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

بتایا جا رہا ہے کہ قیامت ایسی ہولناک چیز ہے کہ اُس کی آمد پر اہل عالم کے دل انتہائی خوف سے کانپتے ہوں گے فرعون کی سرکشی کا انجام بتا کر متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جس نے حیات فانی کو اختیار کیا اور جو کام کیا دُنیا ہی کے واسطے کیا اُس کا بدلہ جہنم ہے مگر جو شخص اللہ کے سامنے حاضر ہونے اور وہاں کی جواب دہی سے ڈرا اُس کا بدلہ جنت ہے۔ کافر آج تو قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں مگر اس کی آمد پر تعجب سے اپنی تمام عمر کو ایک دن کے برابر شمار کریں گے۔ مصر کے بادشاہ فرعون سوم نے سلطنت اور طاقت کے غرور میں خدائی کا دعویٰ کیا لوگوں سے اپنی پوجا کرائی۔ خود کو

مُدا کہلوایا۔ بنی اسرائیل کے بچے بچے کو قتل کرڈالا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی سرکوبی کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ اس سے موسیٰ علیہ السلام سے سخت سخت مقابلہ ہوئے آخرکار فرعون مع اپنے لاؤ لشکر کے غرق کردیا گیا۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

۱۔ وَالنّٰزِعٰتِ۔ قسم ہے سختی سے جان نکالنے والے (فرشتوں) کی

۲۔ غَرْقًا ① ڈوب کر (رگ رگ میں گھس کر)

۳۔ وَّالنّٰشِطٰتِ۔ اور نرمی سے جان نکالنے والے (فرشتوں) کی

۴۔ نَشْطًا ② بند کھول کر

۵۔ وَّالسّٰبِحٰتِ۔ اور تیرتے ہوئے چلنے والے فرشتوں کی۔

۶۔ سَبْحًا ③ تیر کر۔

۷۔ فَالسّٰبِقٰتِ (فَ۔ السّٰبِقٰتِ) پھر آگے بڑھنے والے (فرشتوں) کی

۸۔ سَبْقًا ④ دوڑ کر

۹۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ۔ (فَ۔ الْمُدَبِّرٰتِ) پھر تدبیر کرنے والے (فرشتوں) کی

۱۰۔ اَمْرًا ⑤ ہر امر کی۔

۱۱۔ يَوْمَ۔ جس دن

۱۲۔ تَرْجُفُ۔ ہلاڈالے گی

۱۳۔ الرَّاجِفَةُ ⑥ ہلا دینے والی (مراد پہلا صور)

۱۴۔ تَتْبَعُهَا۔ اس کے پیچھے آئے گی

۱۵۔ الرَّادِفَةُ ⑦ پیچھے آنیوالی چیز (مراد دوسرا صور)

۱۶۔ قُلُوْبٌ۔ بہت سے دل۔

۱۷۔ يَّوْمَئِذٍ۔ اس دن۔

۱۸۔ وَّاجِفَةٌ ⑧ دھڑکنے والے (ہوں گے)

۱۹۔ اَبْصَارُهَا۔ اُن کی آنکھیں

۲۰۔ خَاشِعَةٌ ⑨ نیچے ہونے والی ہیں

۲۱۔ يَقُوْلُوْنَ۔ کہتے ہیں وہ لوگ

۲۲۔ ءَ۔ اِنَّا۔ کیا ہم۔

۲۳۔ لَمَرْدُوْدُوْنَ۔ بہ تحقیق لوٹیں گے

۲۴۔ فِي الْحَافِرَةِ ⑩ پہلی حالت میں

۲۵۔ ءَ۔ اِذَا۔ کیا۔ جب

۲۶۔ كُنَّا۔ ہم ہوں گے

۲۷۔ عِظَامًا۔ ہڈیاں

۲۸۔ نَّخِرَةً ⑪ گلی ہوئی۔

۲۹۔ قَالُوْا۔ کہا ان لوگوں نے

۳۰۔ تِلْكَ۔ یہ

۳۱۔ اِذًا۔ اُس وقت۔

۳۲۔ كَرَّةٌ۔ واپسی

۳۳۔ خَاسِرَةٌ ⑫ بڑی خسارہ کی ہوگی

۳۴۔ فَاِنَّمَا هِيَ۔ پس اس کے سوا نہیں کہ وہ (فَ۔ اِنَّمَا۔ هِيَ)

۳۵۔ زَجْرَةٌ ...... جھڑکی سخت آواز

۳۶۔ وَّاحِدَةٌ ⑬ ایک ہی

۳۷۔ فَاِذَا هُمْ۔ (فَ۔ اِذَا۔ هُمْ) پس وہ لوگ (فوراً)

۳۸۔ بِالسَّاهِرَةِ ⑭ میدان میں ہوں گے

۳۹۔ هَلْ اَتٰىكَ (هَلْ۔ اَتٰى۔ كَ) کیا آپ کو پہونچا ہے۔

۴۰۔ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑮ موسیٰ کی بات (قصہ)

۴۱۔ اِذْ نَادٰىهُ۔ اِذْ۔ نَادٰى۔ هُ۔ جب اُن کو پکارا۔

۴۲۔ رَبُّهٗ۔ اُن کے پروردگار نے

۴۳۔ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ۔ ایک پاک میدان میں

۴۴۔ طُوًى ⑯ جس کا نام طویٰ ہے

۴۵۔ اِذْهَبْ۔ تو جا۔

۴۶۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ۔ فرعون کے پاس

۴۷۔ اِنَّهٗ۔ بے شک اُس نے

۴۸۔ طَغٰى ⑰ بڑا سر اٹھایا ہے۔

۴۹۔ فَقُلْ۔ پس اُس سے کہو

۵۰۔ هَلْ لَّكَ۔ کیا تیرا جی چاہتا ہے

۵۱۔ اِلٰى۔ اَنْ۔ طرف اس کے کہ

۵۲۔ تَزَكّٰى ⑱ تو درست ہوجائے۔

۵۳۔ وَاَهْدِيَكَ وَ۔ اَهْدِيَ۔ كَ۔ اور رہنمائی کروں تیری۔

۵۴۔ اِلٰى رَبِّكَ۔ تیرے رب کی طرف

۵۵۔ فَتَخْشٰى ⑲ (فَ۔ تَخْشٰى) تو تو ڈرنے لگے۔

۵۶۔ فَاَرٰىهُ۔ پس اُس کو دکھائی۔

۷۷۔ الآیۃ۔ نشانی۔
۷۸۔ الکبریٰ ۲۰ بڑی۔
۷۹۔ فکذب (ف کذب) پس جھٹلایا۔
۸۰۔ وعصیٰ ۲۱ نافرمانی کی
۸۱۔ ثم ادبر۔ پھر پیٹھ پھیر کر چلا
۸۲۔ یسعیٰ ۲۲ دوڑتے ہوئے کوشش کرتے ہوئے
۸۳۔ فحشر۔ تف پس جمع کیا۔
۸۴۔ فنادی ۲۳ پھر زور سے پکارا
۔ بلند آواز سے تقریر کی۔
۸۵۔ فقال۔ پھر کہا۔
۸۶۔ انا۔ میں۔
۸۷۔ ربکم۔ تمہارا رب (ہوں)
۸۸۔ الاعلیٰ ۲۴ سب سے بڑا
۸۹۔ فاخذہ اللہ۔ سو اللہ نے اس کو پکڑا
ف۔ اخذ۔ ہٗ۔ اللہ۔
۹۰۔ نکال۔ عذاب میں
۹۱۔ الاخرۃ۔ پچھلے کے (آخرت) کے
۹۲۔ والاولیٰ ۲۵ پہلے کے (دنیا کے)
۹۳۔ ان فی ذٰلک۔ بے شک اس میں
۹۴۔ لعبرۃ (ل۔ عبرۃ) بڑی عبرت ہے
۹۵۔ لمن (ل۔ من) اس شخص کے لئے۔
۹۶۔ یخشیٰ ۲۶ جو ڈرتا ہے۔
۹۷۔ ءانتم۔ کیا تم
۹۸۔ اشد۔ سخت تر (ہو)
۹۹۔ خلقا۔ پیدائش میں
۸۰۔ ام السماء۔ یا آسمان

۸۱۔ بنٰھا ۲۷ بنایا اس کو اس (اللہ) نے
۸۲۔ رفع۔ بلند کیا۔
۸۳۔ سمکھا (سمک۔ ھا) اس کی چھت کو
۸۴۔ فسوّٰھا ۲۸ پھر اس کو ٹھیک بنایا
۸۵۔ واغطش۔ اور تاریک کی۔
۸۶۔ لیلھا۔ اس کی رات
۸۷۔ واخرج۔ اور ظاہر کیا
۸۸۔ ضحٰھا ۲۹ اس کے دن کو دن کی روشنی کو
۸۹۔ والارض۔ اور زمین کو۔
۹۰۔ بعد ذٰلک۔ اس کے بعد
۹۱۔ دحٰھا (دحی۔ ھا) بچھایا اس کو
۹۲۔ اخرج۔ نکالا
۹۳۔ منھا۔ اس سے۔
۹۴۔ ماءھا۔ اس کا پانی۔
۹۵۔ ومرعٰھا ۳۱ اس کا چارہ
۹۶۔ والجبال۔ اور پہاڑوں کو
۹۷۔ ارسٰھا ۳۲ قائم کر دیا
۹۸۔ متاعا لکم۔ تمہاری فائدہ پہونچانے کو
۹۹۔ ولانعامکم ۳۳ اور تمہارے چوپاؤں کیلئے
۱۰۰۔ فاذا جاءت۔ پس جب آئیگا۔
۱۰۱۔ الطامۃ۔ ہنگامہ (قیامت)
۱۰۲۔ الکبریٰ ۳۴ بہت بڑا۔
۱۰۳۔ یوم۔ جس دن۔
۱۰۴۔ یتذکر۔ یاد کرے گا

۱۰۵۔ الانسان۔ انسان
۱۰۶۔ ما سعیٰ ۳۵ اس چیز کو کہ سعی کی
۱۰۷۔ وبرزت۔ اور ظاہر کی جائے گی
۱۰۸۔ الجحیم۔ دوزخ
۱۰۹۔ لمن۔ اس کے لئے جو
۱۱۰۔ یریٰ ۳۶ دیکھے وہ۔
۱۱۱۔ فاما۔ پس بہرحال
۱۱۲۔ من۔ جس شخص نے۔
۱۱۳۔ طغیٰ ۳۷ سرکشی کی۔
۱۱۴۔ واٰثر۔ اور بہتر سمجھا۔
۱۱۵۔ الحیٰوۃ الدنیا ۳۸ دنیا کی زندگی کو
۱۱۶۔ فان الجحیم بس بے شک دوزخ
۱۱۷۔ ھی الماویٰ ۳۹ وہی ٹھکانا ہے
۱۱۸۔ واما من۔ اور بہرحال جو
۱۱۹۔ خاف۔ ڈرا۔
۱۲۰۔ مقام ربہ۔ اپنی رب کے (سامنے) کھڑے ہونے سے
۱۲۱۔ ونھی۔ اور روکا۔
۱۲۲۔ النفس۔ نفس کو۔
۱۲۳۔ عن الھویٰ ۴۰ خواہش سے
۱۲۴۔ فان الجنۃ۔ پس بے شک جنت
۱۲۵۔ ھی الماویٰ ۴۱ وہی ٹھکانا ہے
۱۲۶۔ یسئلونک۔ (یسئلون۔ ک)
آپ سے پوچھتے ہیں یہ لوگ۔
۱۲۷۔ عن الساعۃ۔ اس گھڑی (قیامت) کے متعلق
۱۲۸۔ ایان۔ کب ہے۔

۱۲۹۔ مُرْسٰهَا (مُرْسٰی ۔ هَا) اُس کا واقع ہونا
۱۳۰۔ فِيْمَ ۔ کس میں ہے۔
۱۳۱۔ اَنْتَ ۔ آپ کا۔
۱۳۲۔ مِنْ ذِكْرٰهَا (مِنْ ۔ ذِکْرٰی ۔ هَا) اُس کے بیان کرنے سے
۱۳۳۔ اِلٰى رَبِّكَ ۔ آپ کے رب کی طرف
۱۳۴۔ مُنْتَهٰهَا (مُنْتَهٰی ۔ هَا) اس کی انتہا
۱۳۵۔ اِنَّمَا ۔ اس کے سوا نہیں
۱۳۶۔ اَنْتَ ۔ کہ (آپ)
۱۳۷۔ مُنْذِرُ ۔ ڈرانے والے ہیں
۱۳۸۔ مَنْ يَّخْشٰهَا (مَنْ ۔ يَّخْشٰى ۔ هَا) جو اس سے ڈرتا ہو
۱۳۹۔ كَاَنَّهُمْ (كَ ۔ اَنَّ ۔ هُمْ) گویا کہ وہ لوگ
۱۴۰۔ يَوْمَ ۔ جس دن
۱۔ يَرَوْنَهَا ۔ دیکھیں گے اُس کو
۱۴۱۔ لَمْ يَلْبَثُوْا ۔ وہ نہیں ٹھہرے (ہیں)
۱۴۲۔ اِلَّا ۔ مگر (صرف)
۱۴۳۔ عَشِيَّةً ۔ دن کے آخر حصہ میں
۱۴۴۔ اَوْ ۔ یا
۱۴۵۔ ضُحٰهَا (ضُحٰی ۔ هَا) دن کے اول حصہ (میں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ قیامت کا آنا لازمی ہے۔ قیامت کے منکر اپنے کئے کرتوتوں کی وجہ سے تھراتے ہوں گے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

(۱) قسم ہے ڈوب کر (جان کو) گھسیٹ لانے والوں (فرشتوں) (۲) اور بند کھول دینے والوں کی (۳) اور تیرتے ہوئے چلنے والوں کی (۴) پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی (۵) پھر ہر کام کی تدبیر کرنے والوں کی (۶) جس دن ہلا ڈالنے والی چیز ہلا ڈالے گی۔ (۷) اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز (قیامت) آ جائے گی (۸) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے (۹) ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔

۲۔ مرنے کے بعد زندہ ہو کر منکر صور (بگل) کی ایک ہی آواز پر میدان حساب میں آ کھڑے ہونگے

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

(۱۰) کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہوں گے (۱۱) کیا ہم جب کھوکھلی ہوئی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے (۱۲) کہنے لگے تب تو یہ واپسی بڑی ٹوٹے کی (خسارہ کی بات) ہوگی (۱۳) بس وہ تو ایک جھڑکی (سخت آواز) ہوگی (۱۴) جس سے وہ سب فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے۔

۳۔ فرعون (سوم) کی سرکشی اور موسیٰ علیہ السلام کا اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا جانا

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

(۱۵) کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ پہونچا ہے (۱۶) جب کہ ان کو ان کے رب نے ایک پاک میدان طویٰ میں پکارا (۱۷) کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑا سر اٹھایا ہے (۱۸) سو اس سے کہو کیا تجھ کو خواہش ہے کہ تو سدھر جائے (۱۹) اور میں تجھ کو تیرے رب کا رستہ بتاؤں تو ڈرنے لگے۔

کرکے کہ ایک انگارہ لاکر آگ سلگالیں گے اُس طرف بڑھے۔ یہ ماہِ ذی قعدہ کی اٹھارویں تاریخ اور جمعہ کی رات تھی۔ نزدیک پہونچے تو معلوم ہوا کہ آگ نہیں ہے بلکہ قدرتِ الٰہی کی تجلّی نے ایک وسیع کے درخت کو گھیر رکھا ہے۔ ہر شاخ اور پتّہ سے ملائکہ کی تسبیح و تہلیل کی آوازیں آرہی ہیں۔ ایک ایسا نور متجلی ہوا کہ حضرت موسٰی علیہ السّلام کی آنکھیں دیکھ نہ سکیں۔ آواز آئی "قریب آؤ ہاتھ میں کیا ہے عرض کیا عصا" فرمایا "اس کو زمین پر ڈال دو۔ وہ سانپ بن گیا۔ موسٰی علیہ السّلام ڈر کر بھاگنے لگے۔ تو ارشاد ہوا ڈرو نہیں بلکہ اس کو اُٹھا لو۔ اُٹھایا تو وہ پھر عصا تھا۔ کہا "اپنا ہاتھ بغل میں دبا کر نکال لو" نکالا تو آفتاب کی طرح چمکنے لگا یہ دو معجزے عطا فرما کر حکم دیا کہ ہم نے تم کو رسول کیا۔ مصر کا بادشاہ سرکش ہوگیا ہے۔ خدائی کا دعوٰی کرتا ہے۔ ظالم ہے اس کی قوم بدکاری میں ڈوبی ہوئی ہے۔ وہاں جاکر اس سے کہو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ تیری اصلاح ہو جائے اور بداخلاقی خوبیوں سے بدل جائیں۔ تزکیہ نفس ہوکر تجھے نیک راستہ معلوم ہوجائے پھر تو اللہ سے ڈرنے لگے اور دربارِ الٰہی تک پہونچ جائے موسٰی علیہ السّلام نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے۔ مگر اُس نے سب کو جھٹلا دیا۔ بلکہ منہ پھیر کر چلتا ہوا۔ کہ موسٰی علیہ السّلام کے خدا کا مقابلہ کروں گا۔ پھر سب کو جمع کرکے ایک تقریر کی اور کہا میں تمہارا بڑا خدا ہوں۔ تم موسٰی علیہ السلام کی ایک نہ سننا۔ بس میری اطاعت اور پوجا پاٹ کرتے رہو۔

فرعون مصر کا بادشاہ تھا۔ مصر تقریباً ۷۰۰ ق م میں ایسی سلطنت کا صدر تھا جس کی حکومت اور دبدبہ تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ تجارت کا مرکز تھا۔ تمام تجارتی قافلے یہیں ہوکر گزرتے تھے۔ اس پر ایک خاندان نے فرعون کے لقب سے مدتوں حکومت کی۔ فرعونِ سوم کے زمانہ میں سلطنت انتہائی عروج پر پہونچ چکی تھی۔ چنانچہ اس بادشاہ نے خدائی کا دعوٰی کیا۔ موسٰی علیہ السّلام کے مقابلہ کے واسطے تمام جادوگروں کو جمع کیا۔ لیکن وہ موسٰی علیہ السّلام کے مقابلہ پر جو معجزہ تھا مقابلہ نہ کر سکے۔ بلکہ سب کے سب مشرف بایمان ہوگئے جن کو فرعون نے مار ڈالا۔ اہل مصر کے سامنے اپنی خدائی ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا۔ اس سے اور موسٰی علیہ السلام سے خوب خوب مقابلے ہوئے آخرکار جب فرعون باز ہی نہ آیا تو اللہ نے اس کو ایسا پکڑا کہ اُس کی ساری خدائی خاک میں مل گئی اور دریا میں مع اپنے لشکر کے غرق ہوگیا۔

۴۔ جس اللہ نے آسمان جیسی چیز کو پیدا کردیا اس کے نزدیک جسم کے گل سڑ جانے کے بعد دوبارہ پیدا کردینا کہاں کی مشکل بات ہے۔ جو اللہ تمام چیزوں کی تخلیق پر قادر ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے۔

۵۔ انسان کو اپنے بھلے اور بُرے کاموں کا پتہ قیامت کے دن چلے گا۔ سرکش جہنم میں ہوں گے اور جو خدا سے ڈرتے اور نفس کو حرام خواہشوں سے روکتے ہیں اُن کے لئے جنّت ہے۔

۶۔ لوگ سوال کرتے تھے کہ قیامت کے آنے کا مُعیّن وقت بتا دیا جائے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کا آنا تو لازمی ہے مگر اس کا مُعیّن وقت نہ آپ کو معلوم ہوسکتا ہے۔ نہ کسی اور مخلوق کو بلکہ اُس کا علم اللہ ہی کو ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوئے اور آپ نے قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافر جو آخرت کے منکر تھے تعجب سے اُس کی تفتیش کرنے لگے اور اُس میں طرح طرح کے شک وشبہے نکالنے لگے۔ کوئی کہتا کہ سڑی گلی ہڈیاں کہاں زندہ ہوتی ہیں کوئی کہتا کہ وہ وعدہ ہوگا کب پورا۔ کوئی کہتا یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بس جو کچھ ہے یہیں دنیا کا مرنا جینا ہے۔ اس کے بعد نہ کوئی زندہ ہو اور نہ کچھ اور۔ اور اگر یہ سچ ہے تو پھر ایک بار ہمارے سامنے ہی قیامت کیوں نہیں آتی تاکہ دوسرے آدمی اُس کو دیکھیں اور اُن کو عبرت ہو بُرے کام چھوڑ کر اچھے کاموں میں چل پڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے فاسد خیال کو مٹانے اور جزا وسزا کا قیامت کے دن پر موقوف رکھنے کا حال اس سورۃ میں بیان فرمایا۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً
۱۔ عَمَّ (عَنْ۔ مَا) کس بات کو	۱۷۔ وَّخَلَقْنٰکُمْ (وَ۔ خَلَقْ نَا۔ کُمْ) اور ہم نے تم کو پیدا کیا۔	۳۳۔ سِرَاجًا۔ ایک چراغ
۲۔ یَتَسَآءَلُوْنَ ① آپس میں پوچھتے ہیں	۱۸۔ اَزْوَاجًا ⑧ جوڑے جوڑے	۳۴۔ وَّھَّاجًا ⑬ روشن۔
۳۔ عَنِ النَّبَاِ۔ واقعہ (خبر) سے	۱۹۔ وَّجَعَلْنَا۔ اور ہم نے کیا۔	۳۵۔ وَّاَنْزَلْنَا۔ ہم نے اُتارا (برسایا)
۴۔ الْعَظِیْمِ ② بڑے	۲۰۔ نَوْمَکُمْ (نَوْمَ۔ کُمْ) تمہاری نیند کو	۳۶۔ مِنَ الْمُعْصِرٰتِ۔ پانی بھرے بادلوں سے
۵۔ الَّذِیْ ھُمْ۔ وہ لوگ جو	۲۱۔ سُبَاتًا ⑨ آرام	۳۷۔ مَآءً۔ پانی۔
۶۔ فِیْہِ۔ اُس میں	۲۲۔ وَّجَعَلْنَا۔ اور ہم نے کیا۔	۳۸۔ ثَجَّاجًا ⑭ موسلا دھار
۷۔ مُخْتَلِفُوْنَ ③ اختلاف کرنے والے ہیں	۲۳۔ الَّیْلَ۔ رات کو	۳۹۔ لِّنُخْرِجَ (لِ۔ نُخْرِجَ) تاکہ نکالیں
۸۔ کَلَّا۔ ہرگز ایسا نہیں	۲۴۔ لِبَاسًا ⑩ پردہ کی چیز۔	۴۰۔ بِہٖ۔ اُس سے
۹۔ سَیَعْلَمُوْنَ ④ (سَ۔ یَعْلَمُوْنَ) اُن کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔	۲۵۔ وَّجَعَلْنَا۔ اور ہم نے کیا	۴۱۔ حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮ غلہ اور سبزی۔
۱۰۔ ثُمَّ کَلَّا۔ پھر ہرگز نہیں۔	۲۶۔ النَّھَارَ۔ دن (کو)	۴۲۔ وَّجَنّٰتٍ۔ اور باغ۔
۱۱۔ سَیَعْلَمُوْنَ ⑤ ابھی معلوم ہوا جاتا ہے	۲۷۔ مَعَاشًا ⑪ روزی کمانے کا وقت	۴۳۔ اَلْفَافًا ⑯ آپس میں لپٹے ہوئے (گنجان)
۱۲۔ اَلَمْ نَجْعَلِ۔ کیا۔ نہیں کیا ہم نے	۲۸۔ وَّبَنَیْنَا۔ اور ہم نے ہی بنایا	۴۴۔ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ۔ بے شک دن فیصلے کا
۱۳۔ الْاَرْضَ۔ زمین (کو)	۲۹۔ فَوْقَکُمْ (فَوْقَ۔ کُمْ) تمہارے اوپر	۴۵۔ کَانَ مِیْقَاتًا۔ ہے وقت معیّن
۱۴۔ مِھٰدًا ⑥ فرش۔ گہوارہ۔	۳۰۔ سَبْعًا۔ سات	۴۶۔ یَوْمَ۔ جس دن۔
۱۵۔ وَّالْجِبَالَ۔ اور پہاڑوں کو	۳۱۔ شِدَادًا ⑫ (شدید ۵) مضبوط (آسمان)	
۱۶۔ اَوْتَادًا ⑦ میخیں۔	۳۲۔ وَّجَعَلْنَا۔ ہم نے بنایا۔	

۴۷- یُنۡفَخُ - پھونکا جائے گا۔
۴۸- فِی الصُّوۡرِ - صور (بگل) میں
۴۹- فَتَاۡتُوۡنَ (ف - تَاۡتُوۡنَ) پس تم لوگ آؤ گے
۵۰- اَفۡوَاجًا ﴿۱۸﴾ گروہ گروہ۔
۵۱- وَّ فُتِحَتِ - اور کھولا جائے گا۔
۵۲- السَّمَآءُ - آسمان۔
۵۳- فَکَانَتۡ (ف - کَانَتۡ) پس ہو جائیں گے
۵۴- اَبۡوَابًا ﴿۱۹﴾ دروازے۔
۵۵- وَّ سُیِّرَتِ - اور چلائے جائیں گے
۵۶- الۡجِبَالُ - پہاڑ
۵۷- فَکَانَتۡ - تو ہو جائیں گے
۵۸- سَرَابًا ﴿۲۰﴾ ریت
۵۹- اِنَّ جَهَنَّمَ - بے شک دوزخ
۶۰- کَانَتۡ مِرۡصَادًا ﴿۲۱﴾ ہے گھات
۶۱- لِّلطّٰغِیۡنَ (ل - الطّٰغِیۡنَ) سرکشوں کے لئے
۶۲- مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ ٹھکانا
۶۳- لّٰبِثِیۡنَ فِیۡهَاۤ - رہنے والے ہیں اس میں
۶۴- اَحۡقَابًا ﴿۲۳﴾ مدتوں
۶۵- لَا یَذُوۡقُوۡنَ - نہ چکھیں گے
۶۶- فِیۡهَا - اس میں۔
۶۷- بَرۡدًا - ٹھنڈک
۶۸- وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اور نہ پانی
۶۹- اِلَّا - سوائے

۷۰- حَمِیۡمًا - گرم پانی
۷۱- وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ اور پیپ
۷۲- جَزَآءً - بدلہ ہے
۷۳- وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ پورا پورا۔
۷۴- اِنَّهُمۡ كَانُوۡا - بے شک وہ تھے
۷۵- لَا یَرۡجُوۡنَ - نہیں توقع رکھتے ہیں
۷۶- حِسَابًا ﴿۲۷﴾ حساب (کی)
۷۷- وَّ كَذَّبُوۡا - اور جھٹلایا انھوں نے
۷۸- بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ ہماری آیتیں جھٹلا کر
۷۹- وَكُلَّ شَیۡءٍ - اور ہر چیز
۸۰- اَحۡصَیۡنٰهُ (احصی - نا - ہ) ہم نے اس کو منضبط کر رکھا ہے
۸۱- كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ لکھ کر
۸۲- فَذُوۡقُوۡا - پس تم مزہ چکھو
۸۳- فَلَنۡ - پس ہرگز نہیں۔
۸۴- نَّزِیۡدَكُمۡ - بڑھائیں گے ہم - تم پر
۸۵- اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ مگر عذاب کو
۸۶- اِنَّ - بے شک
۸۷- لِلۡمُتَّقِیۡنَ (لِ - الۡمُتَّقِیۡنَ) ڈرنے والوں کے لئے۔
۸۸- مَفَازًا ﴿۳۱﴾ مراد کا ملنا (کامیابی) ہے
۸۹- حَدَآئِقَ - باغ (ہیں)
۹۰- وَاَعۡنَابًا ﴿۳۲﴾ اور انگور (عنب)
۹۱- وَّكَوَاعِبَ (کاعب) اور نوجوان عورتیں

۹۲- اَتۡرَابًا ﴿۳۳﴾ ہم عمر (ترائب)
۹۳- وَّكَاۡسًا - اور جام شراب
۹۴- دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لبا لب بھری ہوئی
۹۵- لَا یَسۡمَعُوۡنَ - نہ سنیں گے
۹۶- فِیۡهَا - اس میں
۹۷- لَغۡوًا - بیہودہ باتیں
۹۸- وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ اور نہ جھوٹ
۹۹- جَزَآءً - بدلہ ہے
۱۰۰- مِّنۡ رَّبِّكَ - آپ کے رب کی طرف سے
۱۰۱- عَطَآءً - انعام
۱۰۲- حِسَابًا ﴿۳۶﴾ کافی
۱۰۳- رَّبِّ السَّمٰوٰتِ - مالک (ہے) آسمانوں (کا)
۱۰۴- وَالۡاَرۡضِ - اور زمین (کا)
۱۰۵- وَمَا - اور جو کچھ
۱۰۶- بَیۡنَهُمَا - (بَیۡنَ - هُمَا) ان کے بیچ میں ہے
۱۰۷- الرَّحۡمٰنِ - بڑا مہربان ہے۔
۱۰۸- لَا یَمۡلِكُوۡنَ - نہ اختیار ہوگا۔
۱۰۹- مِنۡهُ - اس کی طرف۔
۱۱۰- خِطَابًا ﴿۳۷﴾ بات کرنے کا
۱۱۱- یَوۡمَ یَقُوۡمُ - جس دن کھڑی ہوں گی
۱۱۲- الرُّوۡحُ - ذی روح
۱۱۳- وَالۡمَلٰٓئِكَةُ - اور فرشتے
۱۱۴- صَفًّا ﴿۳۸﴾ صف باندھ کر۔

۱۱۵- لَا یَتَکَلَّمُوْنَ - نہ بول سکیں گے وہ	۱۲۵- شَآءَ - چاہے	۱۳۴- یَنْظُرُ - دیکھے گا (اعمال کو)
۱۱۶- اِلَّا مَنْ - سوائے - اُس شخص کے	۱۲۶- اتَّخَذَ - بنا رکھے -	۱۳۵- اَلْمَرْءُ - ہر آدمی
۱۱۷- اَذِنَ - اجازت دیدے	۱۲۷- اِلٰی رَبِّهٖ - اُس کے رب کی طرف	۱۳۶- مَا قَدَّمَتْ - جو پہلے بھیجا ہے
۱۱۸- لَهُ - جس کے واسطے -	۱۲۸- مَاٰبًا (۳۹) ٹھکانا -	۱۳۷- یَدٰهُ - اُس کے (دونوں) ہاتھوں نے
۱۱۹- الرَّحْمٰنُ - رحمٰن - خدا	۱۲۹- اِنَّآ - ہم نے	۱۳۸- وَیَقُوْلُ - اور کہے گا -
۱۲۰- وَقَالَ - اور کہے گا -	۱۳۰- اَنْذَرْنٰکُمْ (اَنْذَرْنَا - کُمْ) ہم نے تم کو ڈرایا	۱۳۹- الْکٰفِرُ - کافر (انکار کرنے والا)
۱۲۱- صَوَابًا (۳۸) ٹھیک بات	۱۳۱- عَذَابًا - عذاب	۱۴۰- یٰلَیْتَنِیْ - (یَا - لَیْتَ نِیْ) اے کاش میں
۱۲۲- ذٰلِكَ الْیَوْمُ - وہ دن	۱۳۲- قَرِیْبًا ۵ نزدیک آنے والے	۱۴۱- کُنْتُ - ہوجاتا -
۱۲۳- الْحَقُّ ۵ - یقینی ہے -	۱۳۳- یَوْمَ - جس دن -	۱۴۲- تُرٰبًا ع (۴۰) مٹی -
۱۲۴- فَمَنْ - پس جو -		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

۱- قیامت کے متعلق آپس کی پوچھ گچھ بے کار ہے وہ ضرور آکر رہے گی۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝۲ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝۵

(۱) یہ لوگ آپس میں کیا بات پوچھتے ہیں (۲) اُسی بڑے واقعہ (قیامت) کا حال (۳) جس میں یہ (لوگ) اختلاف کرتے ہیں۔ (۴) ہرگز (ایسا) نہیں یہ ابھی جان لیں گے (۵) پھر ہرگز (ایسا) نہیں ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔

۲- خدا کی کامل قدرت نے کائنات عالم کا بے نظیر نظام قائم کیا ہے وہی فنا کرکے دوبارہ پیدا کردے گا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶

(۶) کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا (۷) اور پہاڑ کو میخیں (۸) اور ہم نے تم کو جوڑا بنایا (۹) اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب کیا (۱۰) اور ہم نے رات کو پردہ (کی چیز) بنایا (۱۱) اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا (۱۲) اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ (۱۳) اور ہم نے ایک روشن چراغ (آفتاب) بنایا (۱۴) اور ہم نے ہی پانی بھرے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا۔ (۱۵) تاکہ ہم اُس (پانی) سے اناج اور سبزی نکالیں (۱۶) اور گھنے باغ (پیدا کریں)

۳۔ وقت معین پر قیامت کی آمد کا صور (بگل) بجے گا اور زمین و آسمان سب درہم و برہم ہو جائیں گے

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾

بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے (۱۸) جس دن صور (بگل) پھونکا جائے گا پھر تم (لوگ) گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔ اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے (۲۰) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو جائیں گے

۴۔ اللہ سے بغاوت کرنے والے بدکاروں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اس کا خوفناک منظر

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

(۲۱) بے شک دوزخ گھات کی جگہ ہے (۲۲) سرکشوں کا ٹھکانا ہے (۲۳) وہ بے انتہا زمانہ تک اس میں رہیں گے (۲۴) اس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے (کی چیز) کا (۲۵) سوائے گرم پانی اور پیپ کے (۲۶) پورا پورا بدلہ (ملے گا) (۲۷) بے شک وہ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے (۲۸) اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے (۲۹) اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے (۳۰) پس مزہ چکھو۔ ہم تمہاری سزا بڑھاتے ہی چلے جائیں گے۔

ع ۲ ۳۹

۵۔ نیکوں کے لئے بہشت ہے۔ اور اس کا پر لطف منظر

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾

(۳۱) بے شک خدا سے ڈرنے والوں کے لئے کامیابی ہے (۳۲) باغ ہیں اور انگور (۳۳) اور ایک ہی عمر کی نوجوان عورتیں (۳۴) اور لبالب بھرے ہوئے جام شراب۔ (۳۵) اس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔

۶۔ یہ عطائے رحمٰن ہے۔ کسی کو گفتگو کا موقع نہ ہوگا۔

جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾

(۳۶) یہ بدلہ ہے جو کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے (۳۷) جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان (چیزوں) کا جو دونوں کے درمیان ہیں رحمٰن ہے اس کی طرف سے کسی کو اختیار نہ ہوگا کہ عرض معروض کر سکے

۷۔ تمام فرشتے صف بستہ ہوں گے ہیبت خداوندی کے سبب کوئی بلا اجازت نہ بول سکے گا

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا

(۳۸) اس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔

لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾	کوئی بول نہ سکے گا سوائے اُس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ بات (بھی) ٹھیک کہے۔

۸ قیامت کی کیفیت سے متنبہ کیا جارہا ہے کہ آج اعمال درست کرلو ورنہ سخت حسرت ہوگی

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾	(۳۹) یقینی دن ہے پس جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا رکھے (یہ) ہم نے تم کو ایک جلدی آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اُس دن ہر شخص اُن اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

نوٹ۔ ۱۔ ابتدائے عالم سے لے کر اس وقت تک تمام نبی بتلاتے چلے آئے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی ہر شخص اپنے اعمال کی سزا یا جزا پائے گا اس دعوے کے ثبوت میں طرح طرح کی دلیلیں پیش کرتے رہے مگر نا سمجھ انسان اس سے انکار کرتا ہی رہا۔ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو قیامت کی آمد کی نسبت باتیں بناتے اور اہل حق کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن کچھ ہی دن جاتے ہیں کہ ان کو پتہ چل جائیگا جہاں آنکھ بند ہوئی اور قیامت کا یقین آیا۔

قیامت کی آمد بلا یوم فصل کے ممکن نہیں۔ یوم فصل بغیر عالم کے مٹ جانے اور انسان کے ختم ہو جانے کے آنہیں سکتا اس لئے اس دن کے آنے سے پہلے جزاء و سزا کا طالب ہونا ایک بے کار اور لغو سوال ہے۔

۲۔ ان آیتوں میں قدرت کی زبردست نشانیوں میں سے ایسی نو دلیلوں کو جو بالکل صاف ہیں اور عام لوگوں کی بھی سمجھ میں آجانے والی ہیں بیان فرما کر انہیں سے پوچھا جا رہا ہے کہ جو ذات ان اہم چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ہر ایک چیز کا اس کو علم ہے۔ یہ سارا سلسلہ انسان کے آرام کے لئے تیار کر دیا ہے ہر چیز اپنا اپنا کام معین اصول کے ماتحت کر رہی ہے تو ایسی صورت میں انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ بھی اپنا فرض عبودیت بجا لا رہا ہے یا خود سر بنا ہوا صرف پوچھ ہی رہا ہے اللہ کے نزدیک عالم کا مٹا دینا کون سی بات ہے

۳۔ جس ذات نے اپنی کامل قدرت سے اس نظام کو قائم کیا ہے اُس کے نزدیک اس کو فنا کر دینا اور ملیا میٹ کر دینا کون سی بڑی بات ہے۔ کمہار کھلونے بناتا ہے جب چاہتا ہے بگاڑ دیتا ہے اور پھر سے بنا ڈالتا ہے۔ ایک مصور تصویر بنا کر جب چاہتا ہے مٹا ڈالتا ہے پھر دوبارہ اس سے بہتر بنا لیتا ہے۔ بنانے سے بگاڑنا بہت آسان ہے۔ جب اللہ جل کائنات کا خالق ہے تو قیامت پر اور بعث و حشر پر بھی قادر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم کے منتظر ہیں جب وقت آجائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔ پہلی بار صور پھونکنے پر کوئی زندہ نہ رہے گا۔ دوسری بار پر تمام زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ قیامت کے دن اپنے اعمال کے مطابق الگ الگ ٹولیوں میں اللہ میاں کے دربار میں لاکر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ گو یہ پہاڑ آج کیسے ہی مضبوط معلوم ہوتے ہوں اُس دن تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور یہ تمام نظام ختم ہو جائے گا اور ایک اور ہی عالم ہوگا۔

۴- یہ لوگ چونکہ حساب کے بالکل منکر تھے اور اُن دلیلوں کا جن کو انبیاء علیہم السّلام بتاتے چلے آئے ہیں انکار کرتے تھے ان کے دل میں احکامِ الٰہی کے سچ ہونے کا گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے اُنھوں نے کوئی نیک کام اللہ و رسول کے ارشاد کے مطابق نہ کیا کہ آج کام دیتا اس لئے اس اپنی نافرمانی کی بدولت دوزخ میں طرح طرح کی تکالیف اُٹھائیں گے کسی قسم کا آرام میسّر نہ ہو سکے گا

۵- جنہوں نے اللہ کے حکموں کو کان لگا کر سُنا۔ اللہ سے ڈرتے رہے سارے کام اللہ اور اُس کے رسول کے بتانے کے مطابق کئے وہ بہشت میں ایک پُر لطف زندگی بسر کریں گے۔ اور اُن کو ہر طرح کا آرام و عیش میسّر ہو گا۔

۶- اللہ میاں عادل ہیں ظالم نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُن کی طرف سے جو عذاب اور دُکھ کافروں کو ہو گا وہ ان کے کئے کرتوتوں کی بدولت ہو گا۔ اور مسلمانوں کو جو ثواب و راحت ہو گی وہ اُن کی فرمانبرداری کی وجہ سے ہو گی۔ دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر عین انصاف ہیں۔ پھر اس کے بعد کسی کو کلام کرنے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ اللہ میاں کے جلال و بزرگی کے سامنے کسی کی کیا مجال ہو گی کہ اُس کی مرضی کے خلاف ایک حرف بھی مُنہ سے نکال سکے۔ اور نہ یہ مجال ہو گی کہ اپنے معاملہ میں یا کسی دوسرے کے مقدمہ میں زبان کھول سکے۔ یا اُس کے دربار میں بلا اجازت کچھ التجا کرے یا کوئی نیک آدمی کسی بُرے آدمی کی سفارش کر سکے۔

۷- قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں روح عام فرشتے۔ کروبین اور مقرب فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے جلالت و بزرگی کی وجہ سے کسی کو دم مارنے کی گنجائش تک نہ ہو گی۔ اور جب کسی کو کچھ عرض و معروض کی اجازت ملے گی تو وہ ٹھیک ٹھیک بات عرض کر دے گا۔ انسان کی ہستی ہی کیا ہے جو اللہ میاں کے سامنے مُنہ کھول سکے

۸- دنیا میں جھوٹ اور سچ بُرائی اور بھلائی سب گڑبڑ ہو جاتی ہیں مگر وہاں ہر ایک چیز اپنی اصلی حالت پر نظر آئے گی۔ اس لئے انسان کو فہمائش کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے اعمال درست رکھے کیونکہ قیامت کے روز بُرے عمل ڈراونی شکل میں سامنے آئیں گے۔ خواہ کھلّم کھلّا کئے ہوں یا چھپ کر۔ جب کافروں کو بچت کی کوئی صورت نظر نہ آئے گی تو وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم مٹی ہو جاتے تو اس ہمیشہ کے عذاب اور دائمی مصیبت سے چھٹکارا تو ملتا۔ اور یہ دُکھ درد اور وہ بھی ہمیشہ کا روح کے باقی رہنے کی وجہ سے ہوا۔ اگر کم بخت روح فنا ہو جاتی اور صرف بدن ہی بدن ہوتا تو وہ تو خاک تھا۔ پھر عذاب سے ضرور نجات ہو گئی ہوتی۔

تمت بالخیر

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مُظْهِرِ الْاٰيَاتِ عِبْرَةً لِّلْعَاقِلِيْنَ۔ مُوْجِبِ الْمَزِيْدِ مِنْ نِّعَمِهٖ لِلشَّاكِرِيْنَ

بندہ مظہر احمد ادہمی۔

جمعہ۔ یکم ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ = ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء
(مطبوعہ گورنمنٹ پریس بھوپال)
کتبہ عبد الحمید غفرلہ (فاضل دیوبند)

لَا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾	کوئی بول نہ سکے گا سوائے اُس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ بات (بھی) ٹھیک کہے۔

۸ قیامت کی کیفیت سے متنبہ کیا جا رہا ہے کہ آج اعمال درست کر لو ورنہ سخت حسرت ہوگی

ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾	(۳۹) یقینی دن ہے پس جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا رکھے (۴۰) ہم نے تم کو ایک جلدی آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اُس دن ہر شخص اُن اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

نوٹ۔ ۱۔ ابتدائے عالم سے لے کر اس وقت تک تمام نبی بتلاتے چلے آئے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی ہر شخص اپنے اعمال کی سزا یا جزا پائے گا اس دعوے کے ثبوت میں طرح طرح کی دلیلیں پیش کرتے رہے۔ مگر ناسمجھ انسان اس سے انکار کرتا ہی رہا۔ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو قیامت کی آمد کی نسبت باتیں بناتے اور اہل حق کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن کچھ ہی دن جاتے ہیں کہ ان کو پتہ چل جاتا جہاں آنکھ بند ہوئی اور قیامت کا یقین آیا۔

قیامت کی آمد بلا یوم فصل کے ممکن نہیں۔ یوم فصل بغیر عالم کے مٹ جانے اور انسان کے ختم ہو جانے کے آ نہیں سکتا اس لئے اس دن کے آنے سے پہلے جزاء و سزا کا طالب ہونا ایک بے کار اور لغو سوال ہے۔

۲۔ ان آیتوں میں قدرت کی زبردست نشانیوں میں سے ایسی نو دلیلوں کو جو بالکل صاف ہیں اور عام لوگوں کے بھی سمجھ میں آ جانے والی ہیں بیان فرما کر انہیں سے پوچھا جا رہا ہے کہ جو ذات ان اہم چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ہر ایک چیز کا اس کو علم ہے یہ سارا سلسلہ انسان کے آرام کے لئے تیار کر دیا ہے ہر چیز اپنا اپنا کام معین اصول کے ماتحت کر رہی ہے تو ایسی صورت میں انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ بھی اپنا فرض عبودیت بجا لا رہا ہے یا خود سر بنا ہوا صرف پوچھ بیٹا رہا ہے اللہ کے نزدیک عالم کا مٹا دینا کون سی بڑی بات ہے

۳۔ جس ذات نے اپنی کامل قدرت سے اس نظام کو قائم کیا ہے اُس کے نزدیک اس کو فنا کر دینا اور ملیا میٹ کر دینا کون سی بڑی بات ہے۔ کمہار کھلونے بناتا ہے جب چاہتا ہے بگاڑ دیتا ہے اور پھر سے بنا ڈالتا ہے۔ ایک مصوّر تصویر بنا کر جب چاہتا ہے مٹا ڈالتا ہے پھر دوبارہ اس سے بہتر بنا لیتا ہے۔ بنانے سے بگاڑنا بہت آسان ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کائنات کا خالق ہے تو قیامت پر اور بعث و حشر پر بھی قادر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم کے منتظر ہیں جب وقت آ جائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔ پہلی بار صور پھونکنے پر کوئی زندہ نہ رہے گا۔ دوسری بار پر تمام زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ قیامت کے دن اپنے اعمال کے مطابق الگ الگ ٹولیوں میں اللہ میاں کے دربار میں لا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ گو یہ پہاڑ آج کیسے ہی مضبوط معلوم ہوتے ہوں اُس دن تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور یہ تمام نظام ختم ہو جائے گا اور ایک اور ہی عالم ہوگا۔

۴ - یہ لوگ چونکہ حساب کے بالکل منکر تھے اور اُن دلیلوں کا جن کو انبیاء علیہم السلام بتاتے چلے آئے ہیں انکار کرتے تھے ان کے دل میں احکامِ الٰہی کے سچ ہونے کا گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے اُنھوں نے کوئی نیک کام اللہ و رسول کے ارشاد کے مطابق نہ کیا کہ آج کام دیتا اس لئے اس اپنی نافرمانی کی بدولت دوزخ میں طرح طرح کی تکالیف اُٹھائیں گے کسی قسم کا آرام میسر نہ ہوسکے گا

۵ - جنھوں نے اللہ کے حکموں کو کان لگا کر سنا۔ اللہ سے ڈرتے رہے سارے کام اللہ اور اُس کے رسول کے بتانے کے مطابق کئے وہ بہشت میں ایک پُر لطف زندگی بسر کریں گے۔ اور اُن کو ہر طرح کا آرام و عیش میسر ہوگا۔

۶ - اللہ میاں عادل ہیں ظالم نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُن کی طرف سے جو عذاب اور دُکھ کافروں کو ہوگا وہ ان کے کئے کرتوتوں کی بدولت ہوگا۔ اور مسلمانوں کو جو ثواب و راحت ہوگی وہ اُن کی فرمانبرداری کی وجہ سے ہوگی۔ دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر عین انصاف ہیں۔ پھر اس کے بعد کسی کو کلام کرنے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ اللہ میاں کے جلال و بزرگی کے سامنے کسی کی کیا مجال ہوگی کہ اُس کی مرضی کے خلاف ایک حرف بھی مُنہ سے نکال سکے۔ اور نہ یہ مجال ہوگی کہ اپنے معاملہ میں یا کسی دوسرے کے مقدمہ میں زبان کھول سکے۔ یا اُس کے دربار میں بلا اجازت کچھ التجا کرے یا کوئی نیک آدمی کسی بُرے آدمی کی سفارش کر سکے۔

۷ - قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں روح عام فرشتے۔ کروبین اور مقرب فرشتے۔ صفیں باندھے کھڑے ہوں گے جلالت و بزرگی کی وجہ سے کسی کو دم مارنے کی گنجائش تک نہ ہوگی۔ اور جب کسی کو کچھ عرض و معروض کی اجازت ملے گی تو وہ ٹھیک ٹھیک بات عرض کر دے گا۔ انسان کی ہستی ہی کیا ہے جو اللہ میاں کے سامنے مُنہ کھول سکے

۸ - دنیا میں جھوٹ اور سچ بُرائی اور بھلائی سب گڑبڑ ہو جاتی ہیں مگر وہاں ہر ایک چیز اپنی اصلی حالت پر نظر آئے گی۔ اس لئے انسان کو فہمائش کی جارہی ہے کہ وہ اپنے اعمال درست رکھے کیونکہ قیامت کے روز بُرے عمل ڈراونی شکل میں سامنے آئیں گے۔ خواہ کھُلم کھُلّا کئے ہوں یا چُھپ کر۔ جب کافروں کو بچت کی کوئی صورت نظر نہ آئے گی تو وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم مٹی ہو جاتے تو اس ہمیشہ کے عذاب اور دائمی مصیبت سے چھٹکارا تو ملتا۔ اور یہ دُکھ درد اور وہ بھی ہمیشہ کا روح کے باقی رہنے کی وجہ سے ہوا۔ اگر کم بخت روح فنا ہو جاتی اور صرف بدن ہی بدن ہوتا تو وہ تو خاک تھا۔ پھر عذاب سے ضرور نجات ہو گئی ہوتی۔

تمّت بالخیر

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلًا وَّ آخِرًا ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مُظْهِرِ الْاٰیَاتِ عِبْرَةً لِّلْعَاقِلِیْنَ ۔ مُوْجِبِ الْمَزِیْدِ مِنْ نِّعَمِهٖ لِلشَّاکِرِیْنَ

بندہ مظہر احمد ادہمی۔

(کتبہ عبد الحمید عفی لہ (فاضل دیوبند) (مطبوعہ گورنمنٹ پریس بھوپال) جمعہ ۔ یکم ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ = ۲۱ ر نومبر ۱۹۴۱ء

نقشہ ارض قرآن
یعنے
وہ تاریخی مقامات جن کا ذکر کلام مجید
میں آیا ہے۔
مرتبہ
مظہر احمد ادہمی تھانوی
پیمانہ بحساب انگریزی میل
بحر ابیض
ارض عمان
قاہرہ
بغداد
کربلا
نجف شریف
بابل
کوفہ
عبادان
ایران
مدینہ
بدر
حنین
مکہ
جدہ
عرفات
طائف
وادی القرائے
بنو کلاب
معان
بنی طے
جبل طے
خیبر
احد
جبل مسلمیٰ
عمالق
بنوحرب
حریق
وادی نجران
نجران
شہر سبا
مارب
عدن
حضر موت
راس الفرطق
بحر عرب